

مسائل شافعیہ کا دارالافتاء محمد

رفیع الدین

تصنیف

قطب کوہ کن حضرت علامہ شیخ علاؤ الدین علی قفیعہ مخدوم مہتممی قدس سرہ اعزہ

ترجمہ و تشریح

علامہ مفتی محمود اختر القادری مفتی دارالعلوم محمدیہ

ناشر

رضا فاؤنڈیشن

حضرت ٹوپی والے بابا رحمتہ اللہ علیہ (مسلم)

مسائل شافعیہ کا دار و مدار

فقہ حنفی

تصنیف

قطب کوہ کن جعفر علامیہ شیخ علاؤ الدین علی قفقیہ مخدوم مہنامی قدس اعزہ

ترجمہ و تشریح

علامہ مفتی محمود اختر القادری مفتی دارالعلوم محمدیہ

ناشر

رضا فاؤنڈیشن

حضرت ٹوپی والے بابا رحمتہ اللہ علیہ (مسلم)

اظہارِ تشکر

عرصہ دراز سے ہماری امتنا تھی کہ حضرت مخدوم مہارمی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیف لطیف "فقہ مخدومی" جو عربی میں مسائل شافیہ کا ایک نادر و نایاب مجموعہ ہے وہ اردو ترجمہ و تشریح کے ساتھ شائع کی جائے۔ لیکن فقہ مخدومی کا کوئی صحیح نسخہ دستیاب نہیں تھا۔

اس سلسلہ میں پیش رفت اس وقت ہوئی جب مولانا غلام معین الدین جعفر افریقی صاحب نے فقہ مخدومی کا ایک صحیح نسخہ عنایت کیا اور خواہش ظاہر کی اردو ترجمہ و تشریح کے ساتھ اسے شائع کیا جائے۔

ہم نے ترجمہ و تشریح کیلئے حضرت مفتی محمود اختر صاحب قادری بیروہ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ سے رجوع کیا۔ وہ اپنی کثیر مسطر و قیادت کے باوجود خوش دلی سے اس کام کیلئے تیار ہو گئے۔ اور بڑی تیزی سے کام بھی شروع کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ کتابت کے مراحل بھی طے ہوتے رہے یہاں تک کہ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ میں پوری کتاب کا ترجمہ ہو گیا اور کتابت بھی مکمل ہو گئی۔ مگر چند جوہر کی بناء پر اس کی طباعت نہ ہو سکی۔ کتابت شدہ مواد کاتب کی تحویل میں ہی رہ گیا۔

کتابت شدہ مواد اور کتاب کے سودے کے حصول کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی تھی۔ اور ہم اس سے تقریباً ایک سو سو روپے کے تھے۔ کہ کئی سال بعد الحاج محمد اسماعیل جانی صاحب رضوی کی مخلصانہ کوششوں سے رجب ۱۴۱۵ھ میں کتابت شدہ اوراق کے زیر و کس حاصل ہو سکے جو نامکمل تھے۔ ہم نے مفتی محمود اختر صاحب قادری سے درخواست کی کہ ایک مرتبہ پھر کوشش کریں۔ انشاء اللہ

انشاء اللہ العزیز انہ اس کی طباعت داشتات ضرور ہو جائے گی۔ مفتی صاحب نے دوبارہ کافی محنت کی جس کے نتیجے میں یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو کر بدیہ ناظرین ہے۔

ہم مفتی صاحب کے تہہ دل سے مشکور و ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی کثیر مصروفیات کے باوجود ہماری دیرینہ تمناؤں کی تکمیل کا سامان کیا اور اہل سنت و جماعت غیبی مشاؤون حضرات کو حضرت مخدوم مہمانی قدس سرہ کے علمی فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا ذریعہ موقع فراہم کیا۔ ناظرین اپنی خصوصی دعاؤں میں مفتی صاحب کو ضرور یاد رکھیں۔

الحاج محمد اسماعیل جہانی صاحب، مولانا غلام معین الدین جعفری افریقی صاحب اور ان تمام احباب کا شکر یہ ادا کرتے ہیں جن کی کوششیں و تعاون سے یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصفہ شہود پر جلوہ گر ہوئی

مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں ہمارے بیروں و مرشد سرکار حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ و الترتوان کے فیضانِ کرم سے ہم تمام صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں سے مستفیض رکھے۔ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے اور دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(ابن بجاہ النبی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام)

نقط

رضافی و نڈیشی

عرض مسترجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

حضرت فقیہ مخدوم علی ہامی علیہ الرحمۃ والرضوان جہاں ایک جلیل القدر صاحب کشف و کرامت بزرگ اور اقلیم ولایت کے تاجدار تھے وہیں علم و حکمت کے آفتاب اور علوم ربانی کے بحر زخار بھی تھے آپ کا شمار اس دور کے کثیر التصانیف علماء کبار میں ہوتا ہے آپ نے تفسیر و فقہ اور تصوف کے علاوہ دیگر اہم اور دقیق موضوعات پر قلمی یادگاریں چھوڑیں مگر افسوس کہ اکثر مفقود و نایاب ہیں۔ انھیں میں سے فقہ شافعی میں آپ کی ایک مفید ترین کتاب ”فقہ مخدومی“ ہے چونکہ یہ عربی میں ہے اسلئے بعض مخلص احباب کا صراہہ ہوا کہ میں اسکا اردو میں ترجمہ و تشریح کر دوں تاکہ خواص و عوام سبھی اس سے استفادہ کر سکیں مجھ جیسے کم علم اور معمولی صلاحیت کے انسان کے لئے یہ بڑا ہی دشوار گزار مرحلہ تھا کیونکہ فقہ شافعی میں سیری معلومات بڑی مختصر اور محدود تھی پھر بھی اللہ جل شانہ کے فضل اور اسکے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم کے سہارے اس کا رخیر کو انجام دینے کا عزم کر لیا اور درس و افتاء اور دیگر اہم مصروفیات کے باوجود البسیعی منی والانتہام من اللہ کے مصداق اس ترجمہ و حواشی کی تکمیل اور آندوئے خاطر احباب کی تمہیل کی سعادت نصیب ہوئی۔ فللہ الحمد علی ذلک کثیراً۔

ترجمہ میں حتی الوسع اس کا التزام کیا گیا ہے کہ اصل عبارت کا مفہوم ادا ہو جائے اور ترجمہ اصل مفہوم سے کچھ بھی متجاوز نہ ہو ہاں جو مقامات تشریح و تنقیح طلب تھے

ان کی تشریح و تفسیح مابین القوسین اور حواشی کے ذریعہ کر دی گئی ہے۔ ترجمہ و حواشی کی صحت و استناد کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے مگر انسان ہونے کے ناطے لغزش و غلطی کا بہر حال امکان ہے۔ لہذا علمائے اہلسنت خصوصاً مسائل شافعیہ سے واقفیت رکھنے والے اہل علم حضرات سے مؤدبانہ التماس ہے کہ اگر ترجمہ و حواشی میں کوئی غامی نظر آئے تو کتب کے حوالے سے اسکی نشاندہی فرمائیں مجھے بڑا کرم و احسان ہوگا۔

استاذ گرامی محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ مدظلہ العالی شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں جنکی تربیت فیض رساں نے مجھے کسی قابل بنایا اور مزید میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کثیر مصروفیات کے باوجود ابتدائی چند صفحات کی اصلاح کی اور اس سلسلے میں صحیح رہنمائی فرمائی ساتھ ہی میں ان تمام احباب کا مشکور ہوں جنھوں نے اس امر کی جانب مجھے متوجہ کیا یا کسی طرح کا تعاون پیش کیا خصوصاً محب گرامی جناب مولانا حافظ حفیظ الرحمن القادری صاحب مدرس دارالعلوم محمدیہ ممبئی، گرامی قدر جناب الحاج ضالح محمد صاحب پیرچی والہ حاج رحمت اللہ سبحانی رضوی

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ عزوجل اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اس خدمت کو قبول فرمائے اور مقبول عام و خاص کرے دنیا و آخرت میں اسکی بہترین جزا عطا فرمائے اور مزید خدمت دین متین کی توفیق رفیق بخشے۔ امین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلاۃ والسلام۔

محمود اختر القادری

خادم شعبہ افتاء دارالعلوم محمدیہ ممبئی ۱۱۱- ۲۶ رزی الحجہ ۱۴۳۸ھ

ذکر مصنف قدس سرہ العزیز

ولادت : قطب کوکن قدوة السالکین زبدة العارفين حضرت فقیہ علاؤ الدین علی
مخدوم ہامی قدس سرہ العزیز کی ولادت باسعادت ۱۰۷۶ھ مطابق ۱۳۴۲ء
کو خاندان نوابیت کے معزز گھرانے میں ہوئی آپ کا مولد و منشا عروس البلاد بمبئی کا ایک کُرورت
علاقہ ماہم شریف ہے جسے اس دور میں جہایم کہا جاتا تھا اور اُس پر سلطان گجرات کی
حکومت تھی۔

نام و نسب : آپ کا اسم گرامی علاؤ الدین اور علی ہے قبیلہ پروے تعلق رکھنے کی بنا
پر آپ کے نام کا جزو پرو بھی ہو گیا، کنیت ابوالحسن اور لقب زین الدین ہے مگر فقیہ اور
مخدوم کے لقب سے مشہور ہیں۔

آپ کے والد ماجد شیخ احمد بہت بڑے عالم اور ولی کامل تھے۔ کوکن کے
دولت مند تاجروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت ناخدا
حسین انکولیا بھی بڑی عابدہ زاہدہ صاحبہ مقامات عالیہ تھیں۔

آپ کے اجداد عربی الاصل تھے جو حجلج بن یوسف سقنی کے مظالم سے تنگ آکر
ہندوستان میں پناہ گزیں ہو گئے تھے۔ ①

تعلیم و تربیت : آپ کے والد ماجد مولانا شیخ احمد قدس سرہ العزیز بہت بڑے

عالم اور متقی و پرہیزگار شخص تھے انھوں نے اپنے ہونہار صاحبزادے کی ذہانت اور تحصیل علم کا ذوق و شوق دیکھ کر آپ کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی جانب توجہ فرمائی اور بہت ہی مختصر عرصہ میں آپ حدیث، فقہ، تفسیر، منطق، فلسفہ و غیرہ علوم کی تحصیل سے فارغ ہو گئے۔^① آپ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی فاطمہ بڑی نیک و پرہیزگار عورت تھیں لہذا بزرگ ماننا آپ کی تعلیم و تربیت نے آپ کو ظاہری و باطنی کمالات کا جامع بنا دیا یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام نے بھی آپ کی تربیت میں بڑا حصہ لیا ہے چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا تو مزید تحصیل علم کیلئے والدہ ماجدہ سے سفر کی اجازت چاہی انھوں نے فرمایا بیٹا اعلیٰ! تمہاری جدائی میرے لئے ناقابل برداشت ہے میں دعا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ سبب و اسباب ہے وہ غیب سے تمہارے شوق کی تکمیل کا سامان پیدا فرمائے گا چنانچہ رات میں والدہ نے دعا کی اور نماز فجر بعد جب آپ معمول کے مطابق ساحل سمندر پر چل قدمی کے لئے نکلے تو ایک بلند چٹھڑ پر ایک نورانی صورت بزرگ کو تشریف فرما دیکھا آپ نے سلام عرض کیا انھوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا تم علم معرفت کی تحصیل کا شوق رکھتے ہو تو روز صبح کو یہاں آجایا کرو میں خضر ہوں تمہاری تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں بھیجا ہے یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا چنانچہ روزانہ صبح کو اس جگہ آپ جا کر حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام سے علم معرفت حاصل کرنے لگے ایک دن والدہ صفا کے دریافت فرمانے پر جواب دینا خلاف ادب سمجھ کر آپ نے یہ راز ظاہر کر دیا مگر دوسرے دن جب آپ سمندر کے کنارے پہنچے تو وہاں حضرت خضر کو ہمیں پایا بہت ہی آزرده خاطر

۱۔ سمارتخ النوائط

عہ دربار مخدوم نامی رسالہ میں نو برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہونا بتایا گیا ہے ۱۲

ہوئے اور والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا سنایا انھوں نے تسلی دی اور اس رات
 پھر دعا کی چنانچہ دوسرے دن عصر کے وقت حضرت خضر علی نبینا وعلیہ السلام آپ کو راہ میں
 ملے اور فرمایا کہ حکمِ خدا سے تمہیں علمِ لدنی عطا ہوا، پھر دریا کنارے گھٹائے خیمتِ الہی کا
 ایک لقمہ اپنے منہ سے نکال کر آپ کو کھلا دیا اور فرمایا کہ تمہاری والدہ کی دعا مقبول ہوئی
 خدا کے فضل سے تمہیں علوم ظاہری و باطنی میں کمال عطا ہوا اور خلعتِ ولایت سے سرفراز
 کئے گئے۔ لہذا جب آپ نمازِ مغرب کے فارغ ہوئے تو اپنے سینے کو جمیع علوم کا گنجینہ پایا ذلک
 فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ①

عادات و خصائل: آپ بچپن ہی سے نیک اور پاکیزہ عادات و اطوار کے جامع
 تھے، نہایت باادب، فرمانبردار اور والدین کے خدمت گزار تھے فیاض و کشادہ دست
 حاکم مندوں کے حامی و مددگار اور بڑے مہمان نواز تھے۔

والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اور خدمت کے نیک جذبات کا اندازہ اس واقعہ
 سے ہوتا ہے کہ ایک ات عشاء بعد آپ کی والدہ محترمہ نے آپ سے پانی طلب کیا جب پانی
 لے کر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ والدہ صاحبہ کی آنکھ لگ گئی ہے، بیدار کرنا ادب کے خلاف جانا
 اور پانی کا پیار لے ساری رات کھڑے رہے صبح جب انکی آنکھ کھلی تو دریافت فرمایا،
 بیٹا! کب سے پانی لے کر کھڑے ہو؟ عرض کیا سونے سے پہلے آپ نے پانی طلب کیا تھا
 اسی وقت سے آپ کے بیدار ہونے کے انتظار میں کھڑا ہوں۔

والدہ ماجدہ کو آپ کی یہ سعادت مندانہ ادا بہت پسند آئی اور فوراً وضو کر کے
 ربِ قدیر کے حضور سجدہ ہو گئیں اور اپنے بیٹے کی سربلندی و سرفرازی کیلئے دعائیں

یا ضمیر الانسان لزیارة المشتاقین الی ذکر الرحمن

کیں۔ یہ ماں کی دعاؤں کا ہی اثر تھا کہ آپ علوم ظاہری و باطنی میں درجہ کمال کو پہنچ گئے اور مرتبہ ولایت پر فائز ہوئے۔

عبادت و ریاضت، آپ بڑے ہی متقی و پرہیزگار عابد شب زندہ دار شخصیت کے مالک تھے آپ پر مراقبہ اور استغراق کی کیفیت غالب رہتی تھی۔ آپ کی استغراقی کیفیت کا ایک بڑا ہی عجیب و غریب واقعہ الحبل المتین فی تقویۃ الیقین میں منقول ہے کہ بادشاہ وقت کی بہن آپ کے نکاح میں تھیں ایک دن بادشاہ کی بیگمات اسکی بہن سے ملاقات کے لئے شیخ کے مکان پر آئیں۔ شیخ اسوقت دروازے کی دہلیز پر بیٹھے ہوئے تھے بیگمات کو اندر آنے میں تردد ہوا شیخ کی والدہ موجود تھیں انھوں نے کہا کیوں توقف کر رہی ہو چلی آؤ آخر رکاوٹ کیا ہے؟ انھوں نے کہا ہم کیسے آئیں شیخ تو دہلیز پر تشریف فرما ہیں ہمیں دیکھ لیں گے شیخ کی والدہ نے فرمایا وہ استغراق کے عالم میں ہے اسے نہ تو تمہارا ہوش ہے اور نہ ہی دنیا و مافیہا کا۔ یہ سنکر شاہی بیگمات اندر داخل ہو گئیں اور شیخ کی والدہ سے اس بات کی دلیل مانگی۔ والدہ صاحبہ انکے پاس آئیں اور کہا بیٹا علی! اس تہمند سے پردہ پوشی کر لو اور اپنے کپڑے دھونے کے لئے دیدو! آپ اسوقت صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے تھے فوراً ہی اپنے کپڑے اتار دیئے اور تہمند پہن کر بیٹھ گئے کچھ دیر بعد انکی والدہ دوسرے میلے کھیلے کپڑے لے آئیں اور کہا کہ اپنے کپڑے پہن لو آپ نے وہی میلے کپڑے پہن لئے انھیں بالکل ہوش نہ تھا کہ کیا پہنا اور کیا اتارا۔ ①

اس واقعہ سے جہاں آپ کے استغراق و محویت اور یاد الہی میں انہماک کا اندازہ ہوتا ہے وہیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ بادشاہ وقت کے گھرنے سے آپ کا رشتہ تھا اسوقت کا بادشاہ

سلطان احمد شاہ دلی گجرات تھا جس نے اپنے نام پر احمد آباد شہر تعمیر کرایا ہے۔

درس و تدریس : مہاتم شریف میں ایک مدرسہ تھا جہاں تشنگانِ علوم دور دراز علاقے کشاں کشاں حاضر ہوتے اور آپ انہیں علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ فرماتے مگر افسوس کہ آج آپ کی بارگاہ کے فیض یافتہ تلامذہ کا پتہ نہیں چلتا اور نہ ہی آپ کے حلقہٴ درس کی کیفیات کا صحیح اندازہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ مورخین اس سلسلہ میں خاموش نظر آتے ہیں۔
صرف دو شاگردوں کا تذکرہ ملتا ہے : حضرت شیخ محمد سعید کوکنی رتناگیری علیہ الرحمہ۔
۲۔ حضرت علامہ بدر الدین محمد بن ابوبکر المنجدی الدعائینی علیہ الرحمہ۔

کشف و کرامات : حضرت مخدوم علی مہاتمی قدس سرہ العزیز دلی کامل اور صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے آپ کی ذات بابرکات سے بیشمار کرامتوں کا ظہور ہوا ہے جن میں سے چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱) مہاتم میں ایک ہندو تاجر تھا جس کا جہاز سامان تجارت لے کر کہیں رداڑ ہوا اور سات سال ہوئے واپس نہیں آیا اور نہ ہی اس کا کچھ پتہ چلا تا جرنے بڑے بڑے بند تلوں اور بنجومیوں سے دریافت کیا سب نے یہی جواب دیا کہ جہاز ڈوب گیا ہے اسکے ایک مسلمان دوست نے حضرت مخدوم مہاتمی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض حال کا مشورہ دیا، اس نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مدعا پیش کیا۔ آپ نے کہا گھبرانے کی بات نہیں جاؤ انشاء اللہ تعالیٰ آج شام کو تمہارا جہاز واپس آجائے گا، یہ سن کر تاجر بہت مسرور ہوا اور ساحل پر پہنچ کر جہاز کا انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ اس کا جہاز بمبئی کے ساحل سے آگیا۔ جہاز اور سامان کو صحیح سلامت دیکھ کر وہ آپ کی بزرگی کا قائل ہو گیا اور فوراً بیوی بچوں کے ساتھ حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گیا۔ (ضمیر الانسان)

(۲) آپ کی ایک باندی تھی جو آپ کے کپڑے دھل کر اسکا دھون پی جایا کرتی تھی جبکی برکت سے وہ صاحبہ کشف ولیہ ہو گئی ⑤

(۳) ایک دن ایک مسافر فقیر آپ سے ملاقات کے لئے مہائم تشریف لائے اور سب بد میں آپ سے ملاقات کی گھر آکر آپ نے انکے لئے باندی سے کھانا بھجوا یا، کمینز جب مسجد میں آئی تو فقیر کو موجود نہیں پایا اس نے مشرق و مغرب کی طرف نظر دوڑائی تو انھیں خانہ کعبہ میں بیٹھا ہوا دیکھا چنانچہ وہ اسی قدم پر حرم شریف پہنچی اور اُن سے کہا کہ میرے آقا نے آپ کے لئے کھانا بھیجا ہے۔ کہتے ہیں کہ فقیر کی صورت میں یہ حضرت خواجہ خضر علی نبینا وعلیہ السلام تھے۔ ⑤

تصانیف : ہندوستانی علماء میں جنہوں نے عربی زبان میں بیش بہا اور گرانقدر تصنیفات کا ذخیرہ چھوڑا ہے ان میں حضرت مخدوم علی مہامی علیہ الرحمۃ کا مقام بہت بلند و بالا ہے۔ آپ کی زندگی کا بڑا حصہ تصنیف و تالیف میں گزرا آپ کی تصنیفات میں فلسفہ و تصوف کا بڑا امتزاج پایا جاتا ہے آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں تصوف کے حقائق پر بحث کی اور بہت سے مختلف فیہ مسائل کو قرآن و سنت کی روشنی میں واضح اور ثابت کیا۔ آپ کی کتابوں میں عربی زبان و ادب کے جملہ محاسن کے ساتھ ساتھ ائمہ متکلمین جیسا بہترین طریقہ استدلال پایا جاتا ہے۔

آپ کی تصنیفات کثیر ہیں مگر افسوس کہ ان میں سے چند ہی آج دستیاب ہیں اور بہت سی ضائع ہو گئیں یا غیر مطبوعہ ہیں چنانچہ مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کے وزیر ابوالفضل نے اپنی کتاب آئین اکبری میں لکھا ہے

شیخ علی پرو، پور مولانا احمد مہاشائی
برصورت و معنی شناسا اکمد
دعائق رابروش شیخ محی الدین
ابن عربی برگذار، فراواں نامہ
آگہی از دیادگار بیشتر نسر و بردہ ①

مولانا احمد مہاشائی کے صاحبزادے شیخ علی پرو
ظاہر و باطن کے ادائناس ہو کر تشریف لائے
شیخ محی الدین ابن عربی کے انداز پر حقائق
کو پیش کرتے ہیں علم و حکمت کی بہت سی
یادگار چھوڑیں لیکن ان میں سے بیشتر ضائع ہو گئیں۔

آپ کی جو تصانیف موجود ہیں یا جن کا ذکر کتابوں میں پایا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ تبصیر الرحمن و تبصیر المنان بعض مائشیرالی اعجاز القرآن۔ یہ تفسیر قرآن
آپ کا سب سے بڑا تصنیفی شاہکار ہے جو تفسیر رحمانی اور تفسیر مہاشائی کے نام سے
مشہور ہے۔ کتب تفاسیر میں اسے یہ امتیاز و خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں التزام کے
ساتھ تمام کلام پاک کی آیات کریمہ کے باہم دیگر مربوط ہونے کو بڑے ہی دل نشین انداز
میں بیان کیا گیا ہے یہ مصرعے شائع ہو چکی ہے۔

۲۔ انعام الملک السلام باحکام حکم الاحکام۔ احکام شرع کی حکمتیں اور
اور اسرار کے بیان میں ہے۔

۳۔ اولۃ التوحید، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے نظریہ توحید کی تائید میں۔

۴۔ اولۃ التائید فی شرح اولۃ التوحید، مذکورہ بالا رسالہ کی شرح (مطبوعہ)

۵۔ النور الازہر فی کشف سر القضا والقدر، مسئلہ تقدیر کی تشریح میں

مختصر رسالہ۔

۶۔ الضوء الاظہر فی شرح النور الازہر۔ مذکورہ بالا رسالہ کی شرح (مطبوعہ)

۷۔ نصوص النعم فی شرح فصوص الحکم مسئلہ و مدۃ الوجود پر
شیخ الاکبر کی موکدہ آراء تصنیف فصوص الحکم کی بے نظیر شرح۔

۸۔ الرتبة الرفیعة فی الجمع والتوفیق بین اسرار الحقیقة و
انوار الشریعة، شیخ اکبر پر اعتراض کرنے والوں کے جواب میں۔

۹۔ امحاض النصیحة شیخ اکبر کے دفاع میں دوسری کتاب۔

۱۰۔ نوار اللطائف فی شرح عوارف المعارف، حضرت شیخ شہاب الدین

سہروردی قدس سرہ العزیز کی مشہور تصنیف عوارف المعارف کی شرح۔

۱۱۔ مشرع الخصوص فی شرح الفصوص۔ شیخ صدر الدین قولوی کی
کتاب "فصوص" کے مضامین کی بے نظیر شرح۔

۱۲۔ ترجمہ و شرح لمعات عراقی۔ شیخ فخر الدین عراقی علیہ الرحمہ کی فارسی
کتاب، لمعات کا عربی ترجمہ و حاشیہ۔

۱۳۔ مرآة الحقائق۔ شیخ محمد عز الدین المغربی کی فارسی کتاب
جام جہاں نما کا عربی ترجمہ۔

۱۴۔ ارادة الدقائق شرح مرآة الحقائق۔ مذکورہ بالا ترجمہ کی شرح۔

۱۵۔ اسجلاء البصر فی الرد علی استقصاء النظر۔ شیعہ عالم ابن
مطہر الحلی کے جواب میں لکھی گئی کتاب (افسوس کہ ضائع ہو گئی)

۱۶۔ الوجود فی شرح اسماء المعبود۔ اسماء حسنی باری تعالیٰ کی شرح

۱۷۔ فقہ مخدومی۔ پیش نظر کتاب

۱۸۔ فتاویٰ مخدومیہ، آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ۔

۱۹۔ رسالہ عجیبہ۔ سورہ بقرہ کی آیت المذکک الکتاب لا یریب فیہ

ہدی للمعتقین الایۃ کے وجہ اعراب کے بیان میں جس میں آپ نے

آیت مذکورہ کے بارہ کروڑ تراسی لاکھ چوالیس ہزار پانچ سو چوبیس

(۱۲۸۳۲۲۵۲۲) وجہ اعراب تخریج کئے۔

سفر آخرت: ۷، جہادی الاخری ۸۳۵ مطابقت فروری ۱۳۲۱ھ کا دن گذرا

کر جمعہ کی شب میں آپ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

جمعہ کے دن تدفین عمل میں آئی۔

مادہ تاریخ وفات: "جنات الفردوس" ہے۔

آج بھی آپ کا آستانہ مرجع خلافت ہے۔ ہزاروں حاکمین اور عقیدت کیش

روزانہ حاضر ہوتے ہیں اور اس دریائے فیض سے سیلاب ہوتے ہیں۔ رب قدیر اپنے حبیب

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں حضرت مخدوم مہامی علیہ الرحمۃ والرضوان کے روحانی

و علمی فیض سے ہم تمام طالبان علوم کو مستفیض فرمائے (آمین بجاہ النبی سید المرسلین

علیہ الصلوۃ والسلام)

محمود اختر قادری

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۰۸ھ

خادم افتاء دارالعلوم محمدیہ ممبئی ۳

۶ اگست ۱۹۸۸ء

خطیب مئار مسجد حاجی علی درگاہ ممبئی ۲۶

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۷	کامل غسل کا طریقہ	۱	طہارت کا بیان
۲۸	غسل کی سنتیں	۰	وہ پانی جس سے طہارت جائز ہے
۲۹	انحال مسنونہ	۲	پانی کی قسمیں
۳۰	تیمم کی شرطیں	۴	قلین کی مقدار کی تفصیل
۳۱	تیمم کے فرائض	۰	نجاست کا بیان
۰	پاک کمنی	۷	ناپاک چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ
۳۲	تیمم کے ارکان	۰	دباغت کا حکم
۳۳	تیمم کی سنتیں	۸	ازالہ نجاست
۳۴	نواقص تیمم	۹	برتن وغیرہ اور سونے چاندی کے استعمال کا حکم
۰	تیمم کے احکام	۱۰	مرد کو ریشم پہننے کا حکم
۳۷	تیمم کے اسباب	۱۱	وضو کی شرط
۳۸	موزوں پر مسح کا بیان	۰	تحری کا بیان
۳۹	نواقص مسح	۱۲	وضو کے فرائض
۴۰	حیض کا بیان	۱۵	وضو کی سنتیں
۴۲	استحاضہ کا حکم	۱۸	آداب خلا
۴۳	حیض و استحاضہ کی مختلف صورتیں	۱۹	آداب وضو
۴۴	نفاس کا بیان	۰	استنجا
۴۵	وجوب نماز کی شرطیں	۲۱	نواقص وضو
۰	نماز کی شرطیں	۲۳	حدث کا حکم
۴۶	نماز کے فرائض	۰	جنابت کا حکم
۴۷	نماز کی سنتیں	۲۴	حیض و نفاس کا حکم
۵۳	سفن الباض	۰	موجبات غسل
۵۴	نماز باطل کر موالی چیزیں	۲۷	غسل کے فرائض

۸۰	نمازِ جنازہ	۵۵	سجدہ سہو
۹۱	نا تمام بچے کا حکم	۵۶	مرد و عورت میں اختلاف ہیأت
۹۲	شہید کی تعریف اور اس کا حکم	۵۷	اوقات مکروہہ
»	قبر و دفن کا بیان	۵۸	وہ لوگ جن پر نماز فرض ہے
۹۳	تعزیت اور حاضری	»	اذان و اقامت
۹۴	سونا چاندی اور ریشم کا استعمال	۶۱	مسواک
۹۵	زکوٰۃ کا بیان	۶۲	نفل نمازیں
۹۷	اونٹ کی زکوٰۃ	۶۵	جماعت کا بیان
۹۸	گائے کی زکوٰۃ	۶۶	امی اُرت اور الشغ وغیرہ کی امامت کا حکم
۹۹	بکری کی زکوٰۃ	۶۷	امام کا تقدم اور صفوں کی ترتیب
»	دو آدمیوں کے مشترکہ جانوروں کی زکوٰۃ	۶۸	نماز مسافر کا بیان
۱۰۰	سونا چاندی اور پھلوں کی زکوٰۃ	۷۰	دو نمازوں کے درمیان جمع کرنے کا بیان
۱۰۱	مال تجارت کی زکوٰۃ	۷۲	امام سے چند مسائل دریافت کرنا واجب
۱۰۲	کان اور دھنسنے کی زکوٰۃ	۷۳	امام کی غصلیں
»	صدقہ فطر	۷۴	شافعی امام کو حنفی مقتدیوں کی رعایت کا حکم
۱۰۳	مصارف زکوٰۃ	۷۵	حنفی امام کو شافعی مقتدیوں کی رعایت کا حکم
۱۰۵	روزہ کا بیان	۷۷	جمعہ کی شرطیں
»	رویتِ ہلال	۷۸	خطبہ کے ارکان
۱۰۶	روزہ کی شرطیں	»	خطبہ کی سنتیں
۱۰۷	روزہ کے فرائض	۷۹	جمعہ کے بعض مسائل
»	روزہ توڑنے والی چیزیں	۸۰	عیدین کا بیان
۱۰۹	رمضان المبارک کا احترام	۸۱	تکبیر شریقی
۱۱۰	روزے کی سنتیں	۸۲	گھن کی نماز
۱۱۱	روزے کے مستحبات	۸۳	نماز استسقاء
۱۱۲	روزے کا کفارہ اور فدیہ	۸۶	نماز خوف

۱۳۰	ذبح کے مسائل متفرقہ	۱۱۴	ہیت کی طرف سے قدس شریف کا بیان
۱۳۱	وہ جانور جو بغیر ذبح کے حلال ہیں	۱۱۳	اعذکار کا بیان
۱۳۲	آل ذبح	۱۱۲	حج کا بیان
۱۳۳	شکاری جانور	-	حج واجب ہونے کی شرطیں
۱۳۴	جانور اور اس کے بچے کے درمیان تطہیر کا مسئلہ	۱۱۵	ارکان حج
۱۳۵	کفار کے ہتھیار میں سحرکت کا حکم	-	عمہ کے ارکان
۱۳۶	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند خصائص	-	واجبات حج
۱۳۷	نکاح کا بیان	۱۱۶	سنتن حج
-	نکاح کے لئے عورت کو دیکھنا	۱۱۷	محرمات احرام
۱۳۸	نکاح کا پیام	۱۲۰	دمار واجبہ
-	پیام و نکاح کا خطبہ	۱۲۱	میقات کی تفصیل
۱۳۹	طریقہ عقد	۱۲۲	مستحبات احرام
۱۴۰	ارکان نکاح	-	لبیک و دعاء
۱۴۱	گواہوں کے صفات	۱۲۳	طواف وسعی
-	ولایت اجبار	۱۲۴	دعائے طواف
-	اجازت نکاح	-	دعائے سعی
۱۴۲	اولیائے نکاح	۱۲۵	خرید و فروخت کا بیان
۱۴۳	کفو کا بیان	-	شرط بیع
۱۴۴	نکاح عبد	۱۲۶	بیع کے متفرق مسائل
-	محرمات کا بیان	۱۲۷	شرائط منیع
۱۴۵	طلاق کا بیان	-	بیع سلم
۱۴۶	تعلیق طلاق	۱۲۸	ذبح کا بیان
۱۴۷	کمن امور میں گواہی دینا واجب ہے	-	کامل زکاة شرعی
-	عدت کا بیان	۱۲۹	ذبح میں کراہت و استحباب
۱۴۸	سوگ کا بیان	۱۳۰	ذبح کر نیکا طریقہ
-	-	-	ذبح اور نحر کا فرق
-	-	-	ذبح کی شرط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ
وَالِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا
تمام تعریفیں اللہ کیلئے جو تمام جہان کا رب ہے
اور آخر میدان پر مہیزگاروں کے ہاتھ ہے اور درود
وسلام نازل ہو اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
اور ان کی تمام آل و اصحاب پر۔

هَذَا كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

قال الله تعالى "وانزلنا من
السماء ماء طهورا" يشترط
لرفع الحدث والخبث ماء
مطلق. المياه التي يصح
التطهير بها سبعة مياه
ماء السماء وماء البحر وماء
النهر وماء البرد وماء العين
وماء البئر وماء الثلج:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اور آسمان سے ہم
نے پاک کرنے والا پانی اتارا"۔ حدث اور
نجاست دور کرنے کے لئے مطلق
شرط ہے۔ وہ پانی جس سے پاک کرنا
جائز ہے سات ہیں۔ بارش کا پانی، دریا
کا پانی، نہر کا پانی، برف کا پانی،
چشمے کا پانی، کوئیں کا پانی، اولے کا
پانی۔

۱۔ مطلق وہ پانی ہے جو صرف لفظ "پانی" سے سمجھا جاسکے جیسے کوئیں، بارش وغیرہ کا پانی جو صرف پانی کہنے سے سمجھ میں
آجاتے ہیں جس پانی میں زعفران یا اس کے مثل کوئی چیز مل گئی ہو وہ مطلق نہیں اس سے وضو یا غسل نہیں ہوگا اور نہ ہی اس سے کوئی
ناپاک چیز پاک کی جاسکتی ہے ۱۲۔ محمود اختر قادری

والماء على أربعة أقسام
 طاهر مطهر غير مكروه
 وهو الماء المطلق الذي
 يقع عليه اسم الماء بلا
 إضافة وطاهر مطهر
 مكروه وهو الماء المتشمس
 في اناء منطبع بوقت حار
 وبلد حار قال عليه السلام
 يا حميراء لا تفعلی فانه یورث
 البرص والجذام وطاهر
 غیر مطهر وهو الماء المستعمل
 فی فرض الطهارة وهو غیر
 طهور فان بلغ الماء المستعمل
 قلتین عاد طهورا ولا ینجس
 کثیر الماء بملاقات
 النجاسة فان تغیر به أصار
 پانی کی چار قسمیں ہیں: (۱) طاهر مطہر غیر مکروہ
 اور یہ وہ مطلق پانی ہے جس کو نجس کسی
 قہ کے پانی بولا جاتا ہے۔
 (۲) طاهر مطہر مکروہ: اور یہ وہ پانی ہے
 جو گرم ملک اور گرم وقت میں (سولنے
 چاندی کے سوا کسی اور) دھات کے
 برتن میں دھوپے گرم ہو گیا ہو۔ کیوں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اے حمیراء (عائشہ صدیقہ) اس کا استعمال مت
 کرو کہ اس سے برص اور جذام پیدا ہوتے ہیں
 (۳) طاهر غیر مطہر وہ پانی ہے جو کسی فرض طہارت
 میں استعمال ہو چکا ہو اور یہ پاک کرنے والا
 نہیں ہے ہاں اگر مستعمل پانی دو قلعے ہو جائے
 تو پاک کرنے والا ہو جاتا ہے۔ ماکثیر (یعنی
 دو قلعے یا اس سے زائد پانی) نجاست کے ملنے
 سے ناپاک نہیں ہوتا ہاں اگر نجاست سے

۱۱۔ قیولی میں ہے، قوله اناء منطبع ای منطرق ای شانہ ذلک الا النقدین ۱۲ (ج ۱ ص ۱۹)

۱۲۔ قلتین کی تشریح حضرت مصنف قدس سرہ نے اس باب کے اخیر میں فرمائی ہے۔ ۱۲

نجسًا وقليله ینجس بملاقات
 النجاسة فان بلغ قلتین من
 محض الماء ولا تغیر عاد طهورًا
 والا لم یطهر والمتغیر بما خالطه
 من الطاهرات طاهر غیر طهور
 ولا یضر تغیر الذی لا یمنع و
 وقوع الاسم علیه ولا یضر
 التغیر بطول المكث ولا یضر
 التغیر بالطين والطحلب وما فی مقر
 الماء وممره وبالمجاور كالعود والذهن
 وبالتراب والملح المائی وان طرحا فیه
 وماء نجس وهو الماء الذی حلت فیه
 النجاسة وهو دون القلتین
 تغیر اولم یتغیرا وکان قلتین
 فتغیر بهما بلون او طعم او ریح
 فطهره بزوال نفسه او

(اسکا رنگ بویامزہ) بدل جائے تو ناپاک ہو جائیگا
 اور تھوڑا پانی (جو دو قلعے سے کم ہو) وہ نجاس کے ملنے
 ہی ناپاک ہو جائیگا۔ پھر اگر یہ ناپاک ٹانی خالص پانی
 سے مل کر دو قلعے ہو جائے اور اس میں کچھ تغیر رہے
 تو پاک کرنے والا ہو جاتا ہے ورنہ یہ پاک نہیں
 ہوگا اور وہ پانی جو پاک چیزوں کے ملنے سے متغیر
 ہوا ہو وہ طاهر غیر مطہر ہے (پانی پاک ہے لیکن پاک
 کر نیوالا نہیں ہے) اور ایسا تغیر مضر نہیں جو پانی کو
 پانی بولنے سے مانع نہ ہو اور جو تغیر ایک جگہ پانی کے
 ٹکے رہنے سے پیدا ہو وہ بھی مضر نہیں اور ایسا تغیر بھی
 نقصان نہیں جو مٹی یا کائی اور اس چیز سے ہوا ہو
 جو پانی کے ٹھہرنے اور گزرنے کی جگہ میں ہو اور
 (وہ تغیر بھی مضر نہیں) جو مجاور سے ہوا ہو جیسے لکڑی
 اور سیل اور (وہ تغیر بھی مضر نہیں) جو مٹی اور سمندری
 نمک سے ہوا ہو اگرچہ یہ دونوں چیزیں ٹانی میں آئی گئی ہوں
 (۴) ناپاک پانی۔ اور یہ وہ پانی ہے جس میں نجاست آگئی

لہ یعنی کسی پاک چیز کی بہت ہی حقیف آمیزش سے جو تغیر ہو ۱۲

بہارہ الحسن

وقدر ماء الكثیر قلتان وهو
خمسمائة رطل بالغدادی
تقریباً ای فلا یضر نقصان
رطلین ویضر الكثیر علی
المذهب۔

واعلم ان القلتین فی الراكد
مقدار ذراع وربیع فی الطول
وذراع وربیع فی العرض و
ذراع وربیع فی العمق۔

ہو اور وہ دو قلعے تک ہوتے ہیں جو یاد ہو یا دو قلعے ہو
اور انہما کے رنگ لڑو یا بوبل سجاد جو آب کثیر کسی بنی
متغیر ہو اسکا تغیر خود بخود ذائق ہو جائے یا دوسری پانی
دور ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا۔

آب کثیر کی مقدار دو قلعے ہیں جو تقریباً پانچ سو
بغدادی رطل ہوتے ہیں یعنی ایک دو رطل کی
کمی مضر نہیں اور اس کی زیادہ کمی مضر ہے برائے مذ
جان لو کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں
قلتین کی مقدار سوا ہاتھ لمبائی سوا
ہاتھ چوڑائی اور سوا ہاتھ گہرائی
ہے۔

نجاست کا بیان

بَابُ النَجَاسَةِ

ھی المسکر المائع والکلب
والخنزیر وما تولد منهما و
من احدهما ومن حیوان طاهر

لہ بغدادی رطل کا وزن ایک سو اٹھائیس اور چار ساتویں ۲۸ اہل فہم کے برابر ہے اور ایک دیم تین ملے اور ایک ل کے برابر ہے
ساتھ آخرت میں ہے آب قلین تول میں تخمیناً پانچ سو رطل بغدادی ہوتا ہے جو انگریزی تول سے ہائے زیادہ میں جب کہ بارہ ماش کا ایک تول اور اس تول
کا ایک سیر اور چالیس سیر کا ایک سیر دن کے تخمیناً چھ من کچھ اور ہوتا ہے ۱۰۰ ماش قرانی اظم لے ۵ پائش اس عرض کہ ہے میں کی شکل دیکھو
اگر عرض گول ہے تو کی سائے میں ایک ہاتھ ہے یعنی اس کے دائرہ کا ہر قطر پائش میں ایک ہاتھ ہو اور گول کی شکل ہاتھ ہو (طوبی و سامان آخرت)

والبول والغائط والردث
والمذی والودی ومنی غیر
الادی والدم والصدید و
القح والقی والخمر والنبیذ
والمیة الاسمک والحراد و
الادی وما لا یوکل لحمه اذا
ذبح وشعر المیة وعظمها نجس
الا شعر الادی والمراد بالمیة
زائلة حیوة بلا ذبح شرعی
وشعر ما لا یوکل لحمه اذا انفصل
عنه فی حال حیوة غیر الادی
ولبن ما لا یوکل لحمه سوی
الادی وما ینجس بذلك.

ملک نشید ہو پیشاب پانچ شانہ لید
مذی ودی غیر آدمی کی منی، خون،
پیپ، زرد پانی، قے، شراب، نبیذ
مردار جو مچھلی، مڈی اور آدمی کے
سوا ہو اور وہ جتانور جس کا گوشت
حرام ہو جب ذبح کر دیا جائے، مردار
کے بال اور اس کی ہڈی ناپاک ہے
مگر آدمی کے بال کہ یہ پاک ہیں اور مردار
سے مراد وہ ہے جو بغیر ذبح شرعی کے مر
جائے۔ انسان کے سوا جس کا گوشت ہمیں
کھایا جاتا اس کا بال جب اس کی زندگی میں اس
سے الگ ہو، انسان کے علاوہ جس کا گوشت نہیں
کھایا جاتا اس کا دودھ اور جو چیز ان ناپاک
اشیاء سے ملکر ناپاک ہو۔

وما یغفی عن شی من النجاسة
الا الیسیر من الدم و یعرف

اور نجاست میں سے کچھ بھی معاف نہیں مگر
معمولی سا خون (معاف ہے) اور زیادتی

۱۱۔ خمر وہ شراب جو انگور سے بنائی گئی ہو۔ نبیذ اس شراب کو کہتے ہیں جو منقہ وغیرہ سے بنائی
جائے۔ ۱۲۔ شرح منہاج
۱۳۔ یعنی جس جتانور کا گوشت حلال نہیں اس کو شرعی طور پر ذبح کر دیا جائے چب بھی وہ
ناپاک ہی ہے۔ ۱۴۔

الكثير والقليل بالعادة و
يستثنى منها ميتة لانفس
لها سائلة كالخنفسا والذباب
والنمل والنحل والقمل
والبرغوث اذا ماتت في الاناء
وفيه الماء او مائع اخر لم
تنجسه ما لم تطرح فيه لان
طرحته فيه او غيرته فانه
ينجس الماء والمائع ويعفى
عمالا يدركه الطرف لقلته
ورطوبة فرج الحيوان
الطاهر طاهر والعلة و
المضغة ورطوبة فرج المرأة
ليست من النجاسات .
وماء القروح والنفطات فان
كان له رائحة كريهة فهو

لوئی کی پہچان عادت سے ہوتی ہے ناپاک
اشیاء میں سے اس مردہ جانور کا حکم
الکسے جس میں بہنے والا خون نہ ہو جیسے
گہوڑا، بکھی، پیونٹی، شہد کی مکھی
ہوں اور پشہ جب یہ ایسے برتن میں مرجائیں
جس میں پانی یا کوئی بہنے والی چیز ہو تو اس
کو ناپاک نہیں کرتے جب تک کہ یہ اس میں
ڈلے نہ جائیں۔ ہاں اگر یہ اس میں ڈالے
جائیں یا (خود گزر کر) متغیر کر دیں تو پانی
اور بہنے والی چیز ناپاک ہو جائے گی۔ اتنی
نجاست موافق ہے جو اپنی کمی کی وجہ سے
نظر نہ آئے اور پاک جاندار کے پیشاب کے مقام
کی رطوبت پاک ہے علقہ مضغہ اور
عورت کے اگلے مقام کی رطوبت ناپاک نہیں ہے
زخموں اور آبلوں کا پانی اگر بدبودار ہو تو
وہ ناپاک ہے۔ زندہ جانور کے بدن سے

۱۵۔ وہ حمل جو گاڑھے خون کی شکل میں ہو اور گوشت نہ ہو اہو۔ ۱۲

۱۶۔ وہ حمل جو گوشت بن گیا ہو ۱۳

۱۷۔ باقی وغیرہ میں پہلے انہیں کیڑوں کو مار کر قصداً ڈالا تو پانی وغیرہ نجس ہو جائے گا ۱۱ (سلمان آخرت ص ۶)

نجس. والمجزاء المنفصل من
الحی کیتہ لا شعر الماکول
وریشہ وبیضہ وانفحتہ
والمسک وفارة المسک.
فصل: ویطهر من النجاسات
الخمر اذا تخللت وليس فیها
عین ولم تلافها نجاسة
لجنتیة وان نقلت من الظل
الی الشمس او بالعکس
والجلد الذی نجس بالموت
یطهر ظاهره وباطنه بالدباغ
وهو نزاع الفضلات بادویة
حریفة ولو نجسة لکن الجلد
بعد الدباغ کثوب النجس
لا بد من غسله لا بالتزاب
والتشمیس ولا یجب استعمال

جدا ہونے والا کوئی حصہ اس کے
مردار کی طرح ہے ہاں صلال جانور کے بال
پر اور اس کے انڈے۔ الفحہ مشک اور
مشک کا نافہ ناپاک نہیں۔
فصل: (نجس چیزوں کے پاک کرنے کا بیان)
نجاستوں میں سے شراب جب سرکہ ہو جائے
تو پاک ہو جاتی ہے جبکہ اس میں کوئی جرم الی
چیز نہ پڑی ہو اور نہ ہی (اس شراب پر) کوئی
دوسری نجاست ملی ہو اگرچہ وہ (شراب) سرکہ
بنی ہو سایہ دھوپ کے سایہ میں منتقل
کر نیکی وجہ سے وہ چمڑا جو جالوسے مرنے سے ناپاک
ہو گیا دباغت سے وہ اندر باہر سے پورا پاک ہو جاتا
ہے۔ دباغت یہ ہے کہ چمڑے کے فضلات
(گوشت خون وغیرہ) کو ایسی دواؤں سے جینکا مزہ
بہت تیز ہو صاف کر لیا جائے اگرچہ وہ ناپاک ہو
لیکن ایسا چمڑا دباغت کے بعد نجس کچھ کی طرح

۱۔ صلال جانوروں کے بچے کے شکم میں جو دودھ جیسی رطوبت ہوتی ہے اسی کو الفحہ

کہتے ہیں ۱۲۔

۲۔ جیسے درخت سلم کے پتے اور بھپٹکری وغیرہ ۱۲۔

وَلَوْ وَقَعَتْ فَاذَةً فِي بَيْرٍ وَمَا نَهَا
كَشِيرٌ وَتَمَعَطَ شَعْرَهَا نَزَمَ جَمِيعَهَا
وَيَشْتَرِطُ وَرُودُ الْمَاءِ الْقَلِيلِ
عَلَى الْمَغْسُولِ لَا عَصْرَهُ. وَالْغَسَالَةُ
تَنْفَصِلُ بِلا تَغْيِيرٍ وَزِيَادَةُ وَزَنٍ
حَكَمُهَا حَكَمُ مَغْسُولِهَا وَلَوْ وَقَعَتْ
هَرَّةٌ أَوْ فَارَةٌ أَوْ طَائِرٌ فِي مَاءٍ قَلِيلٍ
أَوْ مَائِعٍ آخَرَ وَانْغَمَسَتْ وَ
خَرَجَتْ حَيَّةٌ لَمْ تَنْجَسْ
بِالْمَنْفَذِ وَلَوْ تَنْجَسَ مَائِعٌ
وَلَوْ دَهْنًا تَعَذَّرَ تَطْهِيرُهُ.

اگر کھنویں میں چوبہا گر جائے اور اس کا
پانی کثیر ہو اور اسکے بال بکھر جائیں تو اس کھنویں
کا تمام پانی نکالا جائے جو چیز دھوئی جائے اس پر
آبِ قلیل کا گذرنا شرط ہے بخوڑنا ضروری نہیں
اور دھونے والے کو جگہ ہو جائے اور اس میں نہ کوئی
تغییر ہو اور نہ ہی وزن کی زیادتی تو دھلی ہوئی چیز
کے حکم میں ہے اور اگر آبِ قلیل یا کسی دوسری
بہنے والی چیز میں بلی یا چوہا یا پرندہ گر کر ڈوبے
اور زندہ نکل آئے تو محض انکے منفذ سے پانی
ناپاک نہیں ہوگا۔ پانی کے سوا اگر کوئی بہنے والی
چیز اگرچہ قلیل ہی ہو ناپاک ہو جائے تو اس کا پاک کرنا
دشوار ہے۔

فصل یحل استعمال کل اثناء
طاهر و یحرم من الذہب و
الفضة استعمالا واتخاذا
فصل (برتن وغیرہ کا حکم) ہر پاک برتن کا
استعمال کرنا حلال ہے سونے اور چاندی کا برتن
استعمال کرنا اور رکھنا حرام ہے ہاں سونے یا

۱۱۔ جو پانی دو قتلے کی مقدار میں ہو اسکو آبِ کثیر اور جو اس سے کم ہو اسکو آبِ قلیل کہتے ہیں ۱۲۔
۱۳۔ یعنی جس مقام کو دھوا گیا ہے اگر وہ پاک ہو گیا ہے تو اسکا دھون بھی پاک ہے اگر وہ ناپاک ہے تو اسکا
دھون بھی ناپاک ہے۔ ۱۴۔
۱۵۔ یعنی مخسرج نجاست پر پانی گذرنے سے نجس نہیں ہوگا البتہ اگر آدمی استنجاء دھوئے بغیر تھوڑے پانی میں
اتر جائے تو اس جگہ پانی پہنچنے سے نجس ہو جائے گا۔ ۱۶۔
۱۷۔ پانی کے علاوہ دوسری بہنے والی چیز اگر ناپاک ہو جائے اور وہ جانور کے پلانے یا جملانے وغیرہ کے
کام میں لانے کے قابل نہ ہو تو اسکو بہا دیں ۱۲ (ظہوبی ج ۱ ص ۷۷)

المموه. لا المتخذ من الياقوت
ونحوه والمضيب بذهب او فضة
وضبة كبيرة فوق قدر الحاجة
حرام وموضع الاستعمال و
غيره سواء ويحرم على الرجال
التحلي بالذهب لا اتخاذ انف
وشد سن. ويجعل له بالفضة
اتخاذ الخاتم مثقالا ولها
لبس انواع التحلي من الذهب
والفضة وما نسج بهما لافيه
اسراف كالخلخال وزنه مائتا
مثقال. وللرجال تحلية
المصحف بالفضة والمرأة
بهما ويحرم على المرأة تحلية
الات الحرب ويحرم على
الرجل لبس الحرير.

چاندی سے (قلعی کیا ہو) حرام نہیں) یا قوت اور
اسکے مثل (عقیق، بلور، مرو، غیر) سے بنے ہوئے
برتن حرام نہیں۔ اور جس برتن میں سونے یا
چاندی کا ہوند ہو وہ بھی حرام نہیں ہاں اگر ہوند
ضرورت سے زیادہ بڑا ہو تو حرام ہے۔ (اس
بندش میں) استعمال اور غیر استعمال دونوں جگہوں
کا حکم یکساں ہے اور مردوں پر سونے کا زیور پہننا
حرام ہے ناک بنوانا اور (سونے کے تارے) دانٹ
باندھنا حرام نہیں۔ مرد کے لئے ایک مثقال (۱۰۰) مقدار
چاندی کی انگوٹھی جائز ہے اور عورت کے لئے سونے چاندی
کے ہر قسم کے زیور اور (سونے چاندی کے تارے) بنے ہوئے کپڑے
جائز ہیں لیکن اس میں اسراف کرنا مثلاً دو سو مثقال کا
پازیل طالع نہیں۔ مردوں کیلئے مصحف شریف چاندی
اور عورتوں کیلئے سونے چاندی دونوں کے مطلقاً کرنا جائز
ہے۔ عورت پر جنگی سامان کا (سونے چاندی) نقش و نگا
کرنا حرام ہے۔ مرد کو ریشم پہننا حرام ہے۔

۱۱۔ قلعی ایسی ہو کہ برتن کو آگ پر رکھ کر قلعی آٹا میں تو کچھ ہاتھ نہ لگے اور اگر کچھ سونایا چاندی قلعی آٹا میں پر ملے تو
ایسی قلعی کہ سونے برتن کا وہی حکم ہے جو سونے چاندی کا ہے ۱۲۔
۱۳۔ یعنی جو بندش جائز ہے وہ استعمال اور غیر استعمال دونوں جگہ جائز ہے اور جو ناجائز ہے وہ دونوں
جگہ ناجائز ہے ۱۴۔
۱۵۔ ایک مثقال ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے ۱۲۔ ۱۳۔ دو سو مثقال بچھتر تو لے ہوئے ۱۴۔

ويجمل للرجل لبسه للضرورة
كالحر والبرد المهلكين. ويجوز
للحاجة الاستصباح بالدهن
النجس ويجوز للحاجة كجرب
وحكة ودفع القمل. ولو ببط
فوق الديباج ثوب قطن وجلس
عليه لم يحرم ويجمل المطرف
والمطرف على قدر العادة.

فصل وشرط الوضوء واحد
وهو ان يكون الماء طاهراً
مطهرًا واذا اشتبه عليه ماء
طاهر بمتنجس ولو على الاعمى
وهو قادر على اليقين اجتهد
وتوضأ بما ظن طهارته كافي
ميتة ومذكاة واخت رضاع
واجنبية وفي ماء وبول يريقهما
واحدهما في الآخر ثم تيمم

اور ضرورت کی وجہ سے ریشم مرد کیلئے حلال ہے۔
جیسے ہلاک کر دینے والی گرمی یا سردی میں ضرورت
کے وقت ناپاک تیل سے چراغ جلانا جائز ہے
اور ضرورت کے وقت (ناپاک تیل کا استعمال بھی)
جائز ہے۔ جیسے خاکش کھجالی اور جوں مارنے کے
لئے۔ اور ریشمی کپڑے پر سوئی کپڑا بچھا کر بیٹھے
تو حرام نہیں ہے۔ عادت کے موافق ریشم کی کوٹ
اور بیل بٹے والا کپڑا حلال ہے۔

(وضو کی شرط اور تحریر کا بیان)
وضو کی شرط ایک ہی ہے۔

وہ یہ کہ پانی خود بھی پاک ہو اور پاک ٹھہرنا والا ہو
جب پاک اور ناپاک پانی میں کسی کو شبہ ہو جائے اگر
وہ نامینا ہو اور یقین حاصل کر سکتا ہو تو تحریر کرے
اور جس پانی کے پاک ہونے پر گمان غالب ہو جائے اس
وضو کرے۔ مرد اور ذبح کئے ہوئے جانور میں
رضاعی بہن اور اجنبیہ میں مشبہ ہو تو اجتہاد جائز
ہے پانی اور پیشاب میں مشبہ واقع ہو تو

سبب علامتوں اور قریبوں کی بنیاد پر غور و خوض کے بعد کوئی ایک دئے قائم کرنے کو تحریر کہتے ہیں۔ مثلاً رنگ
تو یا ذائقہ یا کسی اور قریب سے۔ پاک اور ناپاک پانی میں فرق معلوم کرے ۱۲
سے یعنی مرد اور ذبح کیا جانور مل گیا اور معلوم نہ ہو کہ کونسا جانور ذبح ہوا ہے تو اجتہاد کے ذریعے ان میں سے

کسی ایک کو حلال قرار دینا جائز ہے بلا کسی طرح دو طریقوں میں ایک خالص بہن ہو دوسری اجنبیہ مگر معلوم
نہ ہو سکے کہ کون رضاعی بہن ہے اور کون اجنبیہ تو اجتہاد کے ذریعہ کسی ایک کو اجنبیہ قرار دیکر اس سے نکاح جائز

واذا استعمل بباطن طهارته
اراق الاخرند با۔

وفي ماءٍ وماءٍ ورد يتوضا بكل
واحدٍ منهما مرة فان لم يفعل
وتغير اجتهدا لم يفعل بالثاني
بل تيمم ولا اعادة عليه او
اخبار بنجاسة الماء مقبول
الرواية وبين السبب او كان
فقيها موافقا اعتماد قوله۔

دونوں کو بہانے یا ایک کو دوسرے میں ملانے پھر تيمم
کرے اور جبے نوں میں سے ایک کو پاک گمان کر کے
استعمال کرے تو دوسرے کو بطور استحباب بہاؤ کے
اور جب پانی اور عرق گلاب میں شبہ ہو چکا تو دونوں
میں سے ہر ایک کے ایک ایک مرتبہ وضو کرے۔ پھر اگر
نلپاک گمان کیا، اگر بسے نہ پھینکا اور اسکی تحری
بدل گئی تو اب بعد والی تحری پر عمل کرے بلکہ تيمم کرے
اور (اس تيمم سے جو نماز پڑھی) اسکو لوٹانے کی ضرورت
نہیں اور اگر پانی کے ناپاک ہونے کی خبر کوئی ایسا
شخص جسکی بات قابل اعتبار ہے اور نلپاک ہوئی
وجہ بھی بیان کرے یا وہ شخص فقیہہ تيمم مذہب کے تو
اسکی بات پر اعتماد کیا جائے گا۔

فصل :- (فرائض وضو کا بیان)

فصل :- وفروض الوضو ستة
احدها النية عند غسل الوجه
واقترانها فلو تاخرت عنه لم
يجز وكن الوقت قد تمت عليه لم
يكن عنه فينوي رفع الحدث

وضو کے فرض چھ ہیں۔ پہلا فرض منہ دھوتے
وقت نیت کرنا اور نیت کا متصل ہونا لہذا
اگر چہرہ دھلنے کے بعد نیت کی تو جائز نہیں
اسی طرح چہرہ دھلنے سے پہلے نیت کی (اور چہرہ

۱۔ دونوں کو پھینکا یا ملایا نہیں اور تيمم کر کے نماز پڑھ لی تو اس نماز کو لوٹانا چاہیے ۱۲ (شرح منہاج)
۲۔ بلکہ افضل یہ ہے کہ ایک کو استعمال کرنے سے قبل ہی دوسرے کو گرا دے ۱۳ (فیہدی ج ۱ ص ۲)
۳۔ یعنی وہ شخص مسائل نجاست و طہارت سے باخبر ہو ۱۴

او بعض احداثہ او غیرھا
 غلطاً و استباحۃً مفتقر الی
 الطہارۃ او اداء فرض الوضو
 لا ما یتحب لہ کمس المصحف
 او طواف الکعبۃ او المکث
 فی المسجد وقراءۃ القرآن
 و دائم الحدث کالمستحاضۃ
 ینوی الاستباحۃ او اداء
 فرض الوضوء دون دفع
 الحدث۔ ولا یضر قصد
 التبرد مع النیۃ المعتبرۃ۔
 ویجب اقترانھا باول غسل
 الوجه ولا یضر تفریقھا
 علی الاعضاء۔

دھلتے وقت رہی) تو وضو نہیں ہوا (وضو کرنے
 والا) مطلق حدث یا کسی ایک حدث کے دور کرنے
 کی نیت کرے یا غلطی سے غیر طاری حدث کے دور
 کرنے کی نیت کرے یا ایسے کام کے مباح ہونے کی
 نیت کرے جسکے لئے وضو ضروری ہو (جیسے نماز و
 طواف وغیرہ) یا فرض وضو ادا کرنے کی نیت کرے جن
 امور کے لئے وضو مستحب ہے انکی نیت کرنا کافی نہیں جیسے
 مصحف شریف کا چھونا خانہ کعبہ کا طواف کرنا، مسجد
 میں ٹہرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا جسکا
 حدث دائمی ہو جیسے استحاضہ والی عورت وہ نماز
 مباح کرنیکی یا فرضیہ وضو ادا کرنیکی نیت کرے حدث
 دور کرنیکی نیت کرے۔ جس نیت کا اعتبار ہے
 اسکے ساتھ ٹھنڈک حاصل کرنیکا ارادہ ہو تو کوئی
 حرج نہیں۔ چہرہ دھونے کے شروع ہی میں نیت کا
 متصل کرنا واجب ہے اور اعضاء وضو پر جدا جدا
 نیت کرنا مضر نہیں۔

والثانی غسل الوجه وهو

دوسرا فرض چہرہ دھونا۔ چہرہ سر کے بال

۱۔ مصحف شریف کے چھونے کی اور کبیر شریف کے طواف کی نیت کرنا کافی ہے۔ (شرح منہاج ج ۱ ص ۱۲۰)
 ۲۔ یعنی چہرہ دھونے وقت اگر وضو کے ایک رکن کی ادائیگی کی نیت کرے اسی طرح الگ الگ بقیہ اعضاء
 کے ساتھ تو جائز ہے ۱۲۰

مابين منابت شعر الرأس
غالباً ومنتهى الذقن واللحيتين
طولا ومابين الاذنين في
العرض. ويجب غسل باطن
الخفيف من اللحية وظاهر
الكثيف والخارج منها ،
فيدخل فيه موضع الغم
دون موضع التحذيف والصلع
والنزعتين وهما البياضان
المكتنفان للناصية وقيل
موضع التحذيف من الوجه
ويجب غسل الشعور الخفيفة
على الوجه غالباً كالأهداب
والحاجبين والعذارين
والشاربين والعنفقة و
شعر الخد ظاهراً وباطناً.

عام طور پر اُگنے کی جگہ سے تھوڑی اور دونوں
کٹوں کے آخر تک لبائی میں ہے اور ایک
کان سے دوسرے کان تک پڑائی میں ہے۔
ہلکی داڑھی کا اندرونی حصہ یعنی جلد بھی
دھونا اور گھسی داڑھی کا ظاہری حصہ اور وہ
بال جو چہرہ کی حد سے باہر لٹکے ہیں ان کا دھونا
واجب ہے، پیشانی کے جس حصہ پر بال اگتے
ہیں وہ چہرہ میں داخل ہے۔ ابتدائے رخسار اور
کنپٹی کے درمیان ہلکے بال اُگنے کی جگہ سر کا
اگلا حصہ جہاں کے بال گر گئے ہوں اور پیشانی
کے دونوں کنارے چہرے میں داخل نہیں۔ نزعتیں
ان دونوں سفیدیوں کو کہتے ہیں جو پیشانی
کو دونوں جانب گھیرے ہوئے ہیں۔ اور
کہا گیا ہے کہ ابتدائے رخسار اور کنپٹی کی درمیان
جگہ جہاں ہلکے بال اگتے ہیں چہرے میں داخل ہے چہرے پر عموماً
جو بال کٹا ہوتے ہیں بے پلک ابرؤں کا موچہ کی او داڑھی
کے بال ان سب پر وئی او اندرونی حصہ دھونا واجب ہے۔

۱۵ امام نووی نے اسی قول کو اصرار قرار دیا ہے۔ امام غزالی نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے جبکہ امام نووی نے جمہور
کے نزدیک تحذیف کا چہرے میں نہ ہونا بیان کیا ہے ۱۶ (شرح منہاج)

الثالث:- غسل الیدین مع المرفقین وما علیہا وما یحاذیہما من ید زائدة فاذا اشتبهت فکلتیہما والمقطوع من الساعد یغسل الباقی ومن المرفق رأس العضد ومن فوقہ یتحب باقیہ۔

الرابع:- مسح شی من بشرۃ الرأس ویکفی الغسل والبیل بلاندرک وکراہیۃ۔

الخامس:- غسل الرجلین مع الکعبین وشقوقہما۔ السادس:- الترتیب کما ذکرنا۔

فصل:- سنن الوضوء تسعة عشر السواک عرضا بخشن

تیسرا فرض:- دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا، دونوں ہاتھوں پر جو (بال وغیرہ) ہوں اور زائد ہاتھ کا وہ حصہ جو اصلی ہاتھوں کے مقابل ہو۔ (ان سب کا دھونا بھی فرض ہے) جب اصلی اور زائد ہاتھ میں شک ہو جائے تو دونوں ہاتھوں کا دھونا ضروری ہے جس کا ہاتھ کلانی سے کٹا ہو وہ بائیں کو دھولے اور کہنی سے کٹا ہو تو بازو کا سب سے اوپر کہنی کے اوپر سے کٹا ہو تو باقی کا دھونا مستحب ہے۔ چوتھا فرض:- سر کے کچھ حصہ کا مسح کرنا۔ دھونا اور ترک کرنا بغیر کسی استجاب کے کراہت کے کافی ہے۔

پانچواں فرض:- دونوں پیروں کا ٹخنوں اور پیروں کی درازوں سمیت دھونا۔ چھٹا فرض:- اسی ترتیب سے وضو کرنا جس طرح ذکر کیا گیا ہے۔

فصل:- (وضو کی سنتوں کا بیان) وضو کی سنتیں انیس ہیں مسواک کرنا دانتوں کی

۱۔ سر کے حدود میں جو بال ہیں ان میں ایک یا چند بالوں کا مسح بھی کافی ہے ۱۲
۲۔ یعنی پانچوں بند وضو میں پہلے نیت کرنا، پھر منہ دھونا، پھر ہاتھ کا کہنیوں سمیت دھونا، پھر سر کا مسح کرنا، پھر دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا ان فرائض کو یکے بعد دیگرے ادا کرنا ترتیب سے ادا کرنا مستحب ہے ۱۳

والتَّسْمِيَةُ فِي ابْتِدَاءِ الْوُضُوءِ
وَتَسْلُ الْكَفَّيْنِ إِلَى الْكَوْعَيْنِ
وَالْمُضْمَضَةِ وَالْمَبَالِغَةِ فِيهِ
إِلَّا لِلصَّائِمِ وَالْأَسْتَنْشَاقِ
وَالْمَبَالِغَةِ فِيهِ إِلَّا لِلصَّائِمِ
وَتَثْلِيثِ الْغَسْلِ وَالْمَسْحِ وَ
عِنْدَ الشُّكِّ يَأْخُذُ بِالْيَقِينِ
وَتَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ الْكَثَّةِ
وَالْأَبْتِدَاءُ بِالْيَمَنِ وَتَطْوِيلِ
الْفَرَةِ وَالتَّحْجِيلِ وَمَسْحِ
جَمِيعِ الرَّأْسِ مِنْ مَقْدَمِهِ فَإِنْ
عَسِرَ رَفْعُ الْعِمَامَةِ كَمَلْ عَلَى
الْعِمَامَةِ وَمَسْحِ الْأَذْنَيْنِ
ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا بِمَاءٍ
جَدِيدٍ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسْحِ
الْعُنُقِ بِبَلَلِ الرَّأْسِ وَالْأَذْنَيْنِ

جوڑائی میں کسی کھڑے چہرے، وضو کے
شروع میں بسم اللہ پڑھنا، دونوں ہتھیلیوں کو
گھٹوں تک دھونا، کلی کرنا اور اس میں مبالغہ
کرنا غیر روزہ دار کے لئے، ناک میں پانی چڑھانا
اور اس میں مبالغہ کرنا مگر روزہ دار مبالغہ نہ کرے
غسل (دھونا) اور مسح کا تین تین مرتبہ ہونا
تعداد میں شک ہو تو یقین پر عمل کرے۔ گھنی
داڑھی کا خلال کرنا، داہنی جانب سے شروع
کرنا، چہرے ہاتھ پاؤں دھونے میں وسعت
دینا، پوئے سر کا مسح کرنا سر کے اگلے حصے سے
اگر عمامہ کا اتارنا دشوار ہو تو عمامہ ہی پر مسح
مکمل کر لے۔ تین مرتبہ پانی سے کانوں کے
ظاہر و باطن کا مسح کرنا، سر اور کانوں کے مسح
سے بچی ہوئی تری سے گردن کا مسح کرنا۔ بائیں
ہاتھ کی چھنگلیا سے پیروں کی انگلیوں کا
خلال کرنا دائیں پیر کی چھنگلیا کے نیچے سے

۱۱۔ مسواک کیلئے مسکے بہتر پیلو کی گڑھی ہے پھر گھجور کی پھر زیتون کی پھر در کپڑے وغیرہ سے دانتوں کو صاف کیا تو
سنت مسواک (دوا ہو گئی) (سنان اخوت)
۱۲۔ یعنی جتنی جگہ کا دھونا فرض ہے اسکے اطراف میں کچھ بڑھانا
۱۳۔ یعنی سر پر عمامہ ہے اور اسکو اتارنے بغیر سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرے اور پورے عمامہ پر ہاتھ پھیر لے تو مستحب
مسح اور اہوجائے کا ادا اگر صرف عمامہ پر مسح کیا اور سر کے کسی حصے پر ہاتھ نہ گیا تو مسح نہ ہوا ۱۴۔

وَتَخْلِيلُ اصْبَاحِ الرَّجُلَيْنِ
بِخَنْصَرٍ أَيْدِي السَّرِيءِ مَنْ
أَسْفَلَ خَنْصَرٍ أَيْمَنِ الْاَلِ
خَنْصَرٍ أَيْسَرِيءٍ. وَالتَّكْرَارُ
ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَالْمَوَالَاةُ فِي غَسْلِ
الْأَعْضَاءِ، وَأَنْ لَا يَسْتَعِينُ فِي
وَضُوئِهِ أَحَدًا وَأَنْ لَا يَنْفِضَ
يَدِيهِ بَعْدَ الْوَضُوءِ، وَأَنْ
لَا يَنْشِفَ أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوَضُوءِ
وَأَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي أَثْنَائِهِ وَ
أَنْ يَقُولَ بَعْدَ الْفَرَاغِ -

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى
جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

بائیں پیر کی چھنگلیا تک۔ ہر رکن کا تین
تین بار ادا کرنا۔ اعضاء کو پے درپے دھونا
(کہ پہلے والا سوکھنے نہ پائے)
وضو کرنے میں کسی سے مدد نہ لینا۔
وضو کے بعد ہاتھوں کو نہ بھاڑنا۔
وضو کے بعد اعضاء کو نہ پوچھنا۔
وضو کے درمیان کلام نہ کرنا۔
وضو سے فارغ ہو کر
یہ (دعا) پڑھنا۔

پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا
نام برکت والا ہے۔ اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے
سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا
کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور
گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بند اور رسول
ہیں۔ تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف

۱۷۔ رد مال وغیرہ سے اس طرح نہ پوچھے کہ اعضاء وضو خشک ہو جائیں البتہ ایسے قطرات کو جذب کر لینا
چھٹے ٹپکنے وغیرہ کا خیال ہو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحب ہے ۱۲ (سامان آخرت ص ۱۷)

وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
 اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي مِنَ
 التَّوَابِينَ وَاجْعَلْ لِي مِنَ
 الْمُتَطَهِّرِينَ وَاجْعَلْ لِي مِنَ
 عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي
 عَبْدًا صَبُورًا شَكُورًا
 وَاجْعَلْ لِي مِنَ الذِّبْنَ لَا
 خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
 ودعاء الاعضاء لا اصل له۔
فصل :- يقدم الداخل
 الى الخلاء يساره والخارج
 يمينه وبعبارة المسجدة
 وينحى ذكر الله تعالى
 واسم رسوله ويعتمد في
 جلوسه على يساره ولا يكلم
 على البول والغائط
 ولا يستقبل القبلة

توبہ کرتا ہوں۔
 الہی تو مجھے توبہ کر لے والوں
 اور پاکیزہ
 لوگوں میں کر دے۔
 اور مجھے اپنے نیک بندوں میں کر دے
 اور مجھے صبر کرنے والا شکر گزار بندہ
 بنادے اور مجھے ان لوگوں میں کر دے
 جن پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔
 اعضاء کی دعاؤں کی کوئی اصل نہیں ہے۔

فصل (آداب خلاء کا بیان) پاخانہ میں
 داخل ہونے والا پہلے بائیں پاؤں رکھے اور
 اس سے نکلنے والا پہلے دایاں قدم نکالے اور
 اسکے برخلاف مسجد میں (دائیں قدم سے داخل
 ہو اور بائیں قدم سے نکلے) اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک جس چیز پر ہوا اسکو
 علیحدہ کر دے۔ میٹھنے میں بائیں پاؤں پر زور ڈالے
 پیشاب پاخانہ کرتے وقت ہانڈ کرے نہ کوہریلے منہ کرے

۱۵: یعنی دعا کے اعضاء حدیث صحیح یا حدیث حسن سے ثابت نہیں لیکن حدیث ضعیف سے ثابت ہے۔
 اور فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے ۱۲
 (شرح منہلج الطالبین وحاشیہ قلیونی ج ۱ ص ۱۵)

ولا يستدبرها وفي الصحراء حرام
ولا يستقبل الشمس والقمر ويبعد
اعين الناس ويسترو بسكت ولا يبول
في ماء راكد وحجر ومهبط ريح ومتحدث
الناس والطريق وتحت الشجرة المثمرة
ولا يستنجي بالماء موضع الفراغ
فصل وفي الوضوء اربعة آداب
ان يستقبل القبلة وان يجلس
على موضع عال وان يجعل الاذاء
ان كان واسعاً عن يمينه وعن
يساره ان صب منه وان يقول
بعد الوضوء شهادة .

فصل - والاستنجاء واجب
من البول والغائط ويستبرئ من
البول كما قال عليه السلام استنزهوا
من البول فان عامة عذاب القبر منه
ويجب الاستنجاء بالماء او الحجر
من البول والغائط .

اور نہ پیچھ کرے اور میدان میں دونوں باتیں حرام
سورج اور چاند کی طرف رخ نہ کرے اور لوگوں کی نظروں
سے دور چلا جائے پردہ کرے اور خاموش بیٹھے ٹھہرے ہوئے
پانی اور سوراخ میں ہوا رخ پر لوگوں کے بات چیت کی جگہ
اور راستہ میں اور پھلدار درخت کے نیچے پیشاب کرے جس جگہ
پاخا یا پیشاب کرے اسی جگہ پانی سے استنجاء نہ کرے
فصل : (آداب وضو کا بیان) وضو میں چار
آداب ہیں قبلہ ہونا، اونچی جگہ بیٹھنا برتن اگر
کشادہ ہے (جس کے چلو چلو پانی نکالا جائے گا) تو اسکو اپنی
دائیں جانب کھنا اور اگر ایسا کہ جھکا کر مانی گرایا
جاتا ہے تو اسکو بائیں طرف کھنا، وضو سے فارغ
ہو کر کلمہ شہادت پڑھنا۔

فصل (استنجاء کا بیان) پیشاب پاخانہ کے
بعد استنجاء کرنا واجب ہے اور پیشاب کے بعد استبرائے کرے
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
پیشاب کی خوب صفائی کرو کیونکہ اکثر عذاب قبر
پیشاب کی وجہ سے ہے پیشاب اور پاخانہ کے بعد
پانی یا پتھر سے استنجاء کرنا واجب ہے۔

وَيَسْتَحِبُّ أَنْ يَتَّبَعَ الْحَبَّارَةَ
بِالْمَاءِ وَالْجَمْعِ أَفْضَلُ وَمَا فِي
مَعْنَى الْحَبِّ كُلِّ جَامِدٍ طَاهِرٍ
فَالْعَلِيُّ غَيْرُ مُحْتَرَمٍ وَيَجُوزُ
بِالْجِلْدِ الْمَدْبُوعِ وَيَجْزِيهِ
أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى الْمَاءِ أَوْ حَجَرٍ
لَهُ ثَلَاثَةُ أَطْرَافٍ وَسَنَنْ
الْأَيْتَانِ وَأَنْ يَمُرَّ كُلُّ حَجَرٍ
عَلَى جَمِيعِ الْمَوَاضِعِ وَأَنْ
يَسْتَنْجِيَ بِسَيَّارَةٍ فَلَا يَسْتَنْجِيَ
بِالْحَجَرِ النَّجَسِ وَالزَّجْجِ
الْأَمْسِ وَالْمَطْعُومَاتِ فَإِنْ لَمْ
يَنْقُ بِثَلَاثِ مَسْحَاتٍ وَجَبَ
الزِّيَادَةُ وَيَجِبُ الْأَسْتَنْجَاءُ
لِدَوْدٍ وَنَحْوِهِ وَأَنْ لَمْ يَلُوثْ
وَيَقُولُ عِنْدَ دُخُولِهِ
بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے کے بعد پانی سے استنجا
کے کہ دونوں کا جمع کرنا افضل ہے۔ پتھر سے
مراد ہر مٹی ہوئی پاک اور نجاست کو صاف
کر نیوالی بے قدر چیز ہے جس پتھر کی دباغت
ہو گئی ہو اس سے استنجا جائز ہے۔ صرف
پانی سے یا صرف ایک ہی ڈھیلے کے تین
گوشتوں سے استنجا کرنا کافی ہے۔ سنت
ہے کہ ڈھیلے طاق ہوں اور ہر ڈھیلے کو پورے
نجاست پر پھیرے اور بائیں ہاتھ سے استنجا
کرے۔ ناپاک ڈھیلے چکنے شیشے اور کھلانے
والی چیزوں سے استنجا نہ ہوگا۔ ڈھیلے سے
تین بار پونچھنے سے صفائی نہ ہو تو مزید ڈھیلوں
کا استعمال واجب ہے۔ (پیشاب پاخانہ
کے راستے سے) کیرا یا اس جیسی کوئی چیز
نکلے تو استنجا واجب ہے۔ اگرچہ نجاست
سے آلودہ نہ ہو۔ پاخانہ میں داخل ہوتے وقت
یہ دعا پڑھے بسم اللہ۔ اللہ کے

۱۔ ظاہر بھی ہے کہ جب کپڑے وغیرہ نجاست کی رطوبت سے آلودہ نہ ہوں تو استنجا واجب نہیں مگر مستحب ہے
(شرح منہاج الطالبین ج ۱ ص ۴۳)
۲۔ شرح منہاج و دیگر کتب معتبرہ میں ہے۔ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

مِنَ الرَّجْسِ النَّجِسِ الْخُبْثِ
الْمُخْبِثِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
وَعِنْدَ خُرُوجِهِ غُفْرَانُكَ
اللَّهُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَذْهَبَ عَنِّي الْكَذِبَ وَعَمَارِي

نام سے شروع ہے اللہ میں تیری پناہ
لیتا ہوں۔ گندگی، ناپاکی، پلیدی، برائی والے
شیطان ملعون ہے اور نکلنے کے بعد پڑھے
غفرانک الخ لے اللہ میری مغفرت فرما
حمد ہے اللہ کیلئے جس نے گندگی مجھ سے دور کر دی
اور مجھے عافیت دی۔

فصل: والذي ينقض الوضوء
خمسة اشياء احدها الخارج
من احد السبيلين قبلاً
او دبراً ولونادر الا المني
والثاني النوم لا نوم القاعد
مفضيا بمحل الحدث الى
الارض فلو انسد المعتاد
وانفتح تحت المعدة فالخارج
منه ناقض دون ما فوقها
مطلقاً او تحتها والمعتاد
منفتح، والثالث زوال العقل

فصل: (نواقض وضو کا بیان) جو چیزیں وضو
تور دیتی ہیں وہ پانچ ہیں ایک یہ کہ منی کے
سوا جو چیز آگے یا پیچھے کی شرمگاہ سے نکلے
اگرچہ وہ چیز نادر ہی ہو (جیسے کھڑا وغیرہ)
دوسرا ناقض وضو سونا ہے مگر اس طرح بیٹھ
کر سونا کہ حدث کی جگہ زمین سے لگی ہو (قبض
وضو نہیں) اگر پاخانہ پیشاب کا متقام بند ہو گیا
اور مودہ کے نیچے سوراخ ہو گیا تو اس سوراخ
جو چیز نکلے وہ ناقض وضو ہے۔ اور اگر سوراخ
مودہ کے اوپر ہے (خواہ پاخانہ پیشاب کا سوراخ
بند ہو یا نہ بند ہو) یا مودہ کے نیچے ہے مگر پاخانہ

۱۵۔ غفرانک کی تین مرتبہ تکرار مستحب ہے ۱۲۔ قبول

۱۶۔ منی نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ۱۲

بجنون او اعطاء اور پس کر
او مرض ۔

پیشاب کا مقام بند نہیں ہے تو اس مولخ سے
کسی چیز کے نکلنے پر وضو نہیں ٹوٹے گا۔ تیسرا ناقض
وضو جنون یا بیهوشی یا نشہ یا کسی بیماری کی وجہ سے
عقل کا زائل ہونا ہے۔

الرابع لمس المرأة الا جنبيه
تحل بنكاح التي سنهما فوق
سبع سنين وكذلك الرجل
لا محرمية بينهما ولو من ميت
دون صغير و سن وشعرو
ظفر وعضو منفصل۔

چوتھا ناقض وضو ایسی اجنبیہ عورت کو چھونا
ہے جس سے نکاح حلال ہو اور اسکی عمر سات
سال سے اوپر ہو اسی طرح (اگر عورت چھوئے)
مرد کو (بشرطیکہ) وہ دونوں ایک دوسرے کے
محرم نہ ہوں^{۱۱} اگرچہ وہ میت ہو۔ کم عمر اور نہ
بال^{۱۲} ناخن یا بدن سے جدا شدہ عضو کو چھونے
سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

الخامس مس فرج الا دمی
بباطن الكف قبل ان
اودب^{۱۳} راحتی من میت و
صغیر و فرج منفصل و
محل الجب والذكر الا شل
بالراحة او ببطون الا صابع

پانچواں ناقض وضو ہتھیلی سے آدمی
(خواہ مرد ہو یا عورت) کی انگلی یا پچھلی شرمگاہ
چھونا یہاں تک کہ مرے اور بچے کی شرمگاہ
جو بدن سے جدا ہو گئی ہو کٹے ہوئے ذکر کی وہ
جگہ (جہاں عضو تھا) اور جو شرمگاہ خشک ہو گئی
ہو ان سب کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۱۔ یعنی اگر وہ دونوں آپس میں کسی رشتہ نسبی یا رضاعی یا مصاہرت کی بنیاد پر محرم ہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ شرح مہتاب
۱۲۔ یعنی زغہ عورت نے مرد کا یا زندہ مرد نے مردہ عورت کا بدن چھوا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ۱۳۔ ایسے لٹکے یا لڑکی جس کو سمجھ دار لوگ قابل عزت یا قابل شہوت نہ سمجھیں۔

ولو بید شلاء لا بما بین
الاصاب و دؤسها۔

خواہ متھیلی سے چھوئے یا انگلیوں کے پیٹ سے اگرچہ
خشک ہاتھ سے چھوئے۔ انگلیوں کے درمیان
کے چھلے اور ان کے سر سے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

فصل :- ویحرم علی المحدث
اربعة اشياء الصلوة والطواف
وعلى البالغ حمل المصحف
ومسه ورقا و جلدا و خريطة
وصندوقا فيهما المصحف
وقلب ورقه بخشب وكذا
ما كتب منه للدراسة
دون تفسير وفقه و دراهم۔

فصل :- حدث والے پر چار چیزیں حرام
ہیں۔ نماز پڑھنا۔ طواف کرنا۔ اور بالغ ہو تو
قرآن مجید کا اٹھانا اور اسکے ورق اسکی جلد اور
اس جزوان یا صندوق کو چھونا جس میں قرآن
مجید ہو اور اسکے ورق کو لکڑی سے پلٹانا بھی
حرام ہے۔ قرآن حکیم میں سے جو کچھ بھی سبق
کئے گئے ہوں اسکا بھی یہی حکم ہے مگر تفسیر و
فقہ اور وہ دراہم (جن پر آیات قرآنیہ لکھی ہیں)
ان کو چھونے والے وضو پر حرام نہیں۔

فصل :- ویحرم علی الجنب
ستہ اشياء الصلوة والطواف
وقراءة القرآن ومس
المصحف وحمله والکث فی المسجد۔

فصل :- جنابت والے پر چھ چیزیں حرام ہیں
نماز پڑھنا، طواف کرنا، تلاوت قرآن کرنا۔
قرآن مجید کا چھونا۔ اس کو اٹھانا۔
مسجد میں رکنا۔

۱۔ قرآن مجید کا جو حکم ہے وہی اسکے ترجمہ کا حکم ہے خواہ وہ کسی زبان میں ہو ۲۔ سامانِ آخرت مثلاً
مسجد کے ایک راستے سے داخل ہو کر دوسرے راستے سے بلا توقف نکل جانا جنب کے لئے جائز ہے اور
اگر ایک راستے سے داخل ہو کر سیدھا دوسرے دروازہ کی طرف نہیں گیا بلکہ اطراف مسجد میں گھومتا پھرتا ہوا
گیا تو وہ مسجد میں کا اور مکعب حرام ہوا بحالت جنابت بلا وجہ مسجد میں گزرنا بہتر نہیں ہے۔ ۱۲۔ (ماخوذ سامانِ آخرت)

فصل: ويحرم على الجائض

والنفساء تسعة أشياء الصلوة والطواف والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف وحمله ودخول المسجد والوطى ولا ستمتع ما بين السرة والركبة وإذا انقطع الدم ارتفع تحريم الصوم وحده وتبقى سائر المحرمات إلى أن تغتسل ويجب عليها قضاء الصوم دون قضاء الصلوة.

فصل:- والذي يوجب

الغسل ستة أشياء ثلثة منها يشترك فيها الرجال والنساء وهي التقاء الختانين وانزال المني من طريق

فصل: حيض ونفاس والى عورت برئ

چیزیں حرام ہیں۔ نماز پڑھنا۔ طواف کرنا۔ روزہ رکھنا۔ تلاوت قرآن مجید کرنا۔ مصحف شریف کا پھونکا۔ اس کا اٹھانا۔ مسجد میں داخل ہونا۔ ہمبستری یعنی جماع اور ناف سے گھٹنے تک کا کوئی حصہ (شوہر کو) چھونے دینا۔ جب خون ختم ہو جائے تو صرف روزہ کی حرمت اٹھ جاتی ہے (باقی آٹھ) کام حرام رہیں گے جب تک غسل ذکرے حیض ونفاس والی پر روزے کی قضا واجب ہے۔ نماز کی قضا نہیں۔

فصل:- (غسل کا بیان) جن چیزوں کے

غسل واجب ہوتا ہے وہ چھ ہیں۔ ان میں سے تین میں مرد و عورت دونوں شریک ہیں اور وہ یہ ہیں۔ مرد و عورت کے ختنے کی جگہوں کا ملنا۔ عادی اور غیر عادی کی

سلہ: عادی طور پر منی نکلنے جیسے مرد کے ذکر اور عورت کی فرج سے یا غیر عادی مقام سے برآمد ہو جیسے پشت کا آپریشن ہوا جہاں منی کا خزانہ ہے اور منی نکل آئی تو غسل واجب ہو گیا۔ ۱۲۔

المعتاد وغيره والموت و
ثلاثة منها يختص للنساء.
وهي النفاس والولادة
والحيض والجنابة تحصل
بتغيب الحشفة او قدرها
في اى فرج سواء كان
ادميا او بهيمة ولو من
مية وخواص المني ثلاثة.
احدها التلذذ بخروجه
ويعرف بالتدفق بدفعات
ورائحة كرائحة الطلع
والعجين وطباً وبياض
البيض لجافة وان وجد
علامة المني وجب الغسل

طریقہ سے منی کا نکلنا اور موت اور لان بیگ
تین عورتوں کے ساتھ خاص ہیں اور
وہ یہ ہیں۔ نفاس، ولادت، حیض۔ کسی
بھی شرمگاہ (قبل یا دیر میں) حشفہ یا
حشفے کے برابر (عضو مخصوص) کے داخل
ہونے سے جنابت ہو جائیگی خواہ آدمی کی
شرمگاہ ہو یا جانور کی اگرچہ مردہ کی ہو۔
منی کے تین خلصے ہیں ایک یہ کہ اس کے
نکلنے میں لذت ہو، دوم یہ کہ چند جھٹکوں
میں کود کر نکلے، سوم یہ کہ اس میں بو ہو۔
منی تر ہو تو کھجور کے شکوڑ یا خمیر کی بو ہو
اور خشک ہو تو انڈے کی سفیدی کی بو ہو
اگر منی کی علامت پانی جائے تو غسل واجب
ہو جائیگا۔ لہذا اگر ان صفتوں میں سے کوئی

۱۔ حیض و نفاس کی تفصیل چند فضلوں کے بعد ملاحظہ ہو ۱۲۔

۲۔ حشفہ سر ذکر کو کہتے ہیں جو خستہ کے بعد کھل جاتا ہے ۱۳

۳۔ کسی وجہ سے حشفہ کٹ گیا ہو یا بیداشی طور پر حشفہ نہیں ہے تو بقیہ عضو کی وہ مقدار جو حشفہ عاریہ کے برابر ہے
حشفہ کے حکم میں ہے ۱۴

۴۔ منی میں مذکورہ بالا تین باتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے لہذا اگر صرف ایک علامت پانی گئی تو غسل واجب ہو
جائے گا مثلاً منی اچھل کر نکلی اور اس میں بو نہیں اور نہ ہی اس کے خروج میں لذت تھی جب غسل واجب ہو گیا ۱۵

فان لم يوجد شئ من هذه الصفات فلا غسل والمرأة كالرجل في الصفات المذكورة وبإخذ محتمل المحدثين بما شاء ويحرم بالجنابة ما يعمر بالحدث الاقراءة القرآن والمكث في المسجد ولا يحرم على الجنب العبور في المسجد. و يعرف مني الرجل بالثخانة والبياض. ومني المرأة بالرقّة والا صفراء ولو اغتسلت من الجماع ثم خرج منها المنى تعيدان قضت شهوتها بذلك الجماع.

بھی نہ پائی جائے تو غسل واجب نہیں۔ مذکورہ صفتوں میں عورت بھی مرد کی طرح ہے جس کو دو حدتوں میں شک ہو تو جسے چاہیے اختیار کرے۔

جنابت سے وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حدث سے حرام ہوتی ہیں۔ قرآن مجید پڑھنے اور مسجد میں بٹھرنے کے علاوہ (کہ حدث سے یہ دونوں حرام نہیں اور جنابت سے حرام ہیں) مسجد میں سے گذر جانا جنابت والے پر حرام نہیں۔ مرد کی منی کی شناخت گاڑھے پن اور سفیدی سے اور عورت کی منی کی شناخت پتلے پن اور زردی سے ہوتی ہے اگر عورت نے جماع کیوجہ سے غسل کیا پھر بعد غسل منی نکلی تو اگر اس نے جماع کی لذت پائی تھی تو وہ دوبارہ غسل کرتے

سہ یعنی جسے شک ہو گیا کہ منی ہے یا مزی اسے اختیار ہے خواہ وہ غسل کرے یا وضو اور زیادہ بہتر ہے کہ اسکو وضو ڈالے اور رفع حدث کے لئے وضو کرے اور رفع جنابت کے لئے غسل کرے ۱۲ (ماخوذ از سامانِ آخرت) ۱۳ اگر عورت نے لذت جماع نہ پائی تھی مثلاً وہ بے خبر سو رہی تھی یا جماع اسکو سخت ناگوار تھا اس سے جماع کیا گیا اور اس نے لذت جماع نہ پائی اس صورت میں اس عورت نے حشفہ غائب ہونے کی وجہ سے غسل کیا تب منی نکلی تو اب دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں لیکن احتیاط یہی ہے کہ ان صورتوں میں بھی غسل کرے ۱۴ (ماخوذ از سامانِ آخرت ص ۴۴)

فصل :- وفروض الغسل
 ثلثة النية عند غسل
 الرأس وهي رفع الجنبابة
 أو استباحة مفتقر إلى
 الطهارة أو أداء فرض الغسل
 ونحوه مقرونة بأول غسل
 مفروضة وإزالة النجاسة
 أن كانت على بدنہ كما
 في الوضوء وتعميم الشعر
 والبشرة بالغسل حتى
 منابت كثيفة ولا يجب
 المضمضة والاستنشاق
 وإكمله أن يزيل الأذى
 أولاً ويتوضأ كملاً ثم يفيض
 الماء على رأسه ويخلل
 أصول شعره ثم على شقه
 الأيمن ثم الأيسر ويتعهد

فصل :- (کامل غسل کا طریقہ) غسل کے
 فرائض تین ہیں۔ نیت کرنا سر دھوتے
 وقت نیت کرے جنابت دور کرنے کی یا
 ایسے کام کے مباح ہونے کی جیسے لئے غسل
 ضروری ہے۔ یا فرض غسل ادا کرنے کی یا
 اسکے مثل کی، وہ نیت غسل کے اول فرض کے
 متصل ہو۔ اگر بدن پر نجاست لگی ہو تو اسکا
 دور کرنا جس طرح وضو میں (نجاست کا دور
 کرنا ضروری ہے) تمام بال اود جلد پر پانی
 بہانا حتی کہ گھنے بالوں کی جڑ تک۔ کلی کرنا
 اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری نہیں۔ کامل
 غسل یہ ہے کہ پہلے میل وغیرہ دور کرے پھر
 کامل طور پر وضو کرے پھر اپنے سر پر پانی
 بہائے اور بالوں کی جڑوں کا خیال کرے۔
 پھر دائیں ہاتھ پر پانی بہائے

پھر بائیں ہاتھ پر

۱۴ جسے نماز میں صحیف اور سجدہ تلاوت وغیرہ ۱۲
 ۱۵ یعنی بدن کے جس حصے کو سب سے پہلے دھوئے اسکے ساتھ ہی نیت کرے اگر اسکے دھونے کے بعد نیت
 کی ادب دوبارہ اس حصہ کو نہیں دھو یا جبکہ قبل نیت دھو چکا ہے تو غسل نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

العاطف ويشلث ويدلك
والمرأة تتبع اثر الدم
ثيثا من المسك ونحوه
عند عدمه ولا يسن
تجديد الغسل بخلاف
الوضوء ويسن ان لا ينقص
ماء الوضوء عن مد وماء
الغسل عن صاع ولا حدة
لا قلتهما وعلى من بدنه
نجاسة وجب ازالتهما أولا
ثم يغتسل كالوضوء ومن
اغتسل للجنابة والجمعة
اجزاء عنهما ولا حد هما لا
يجزى عن الاخر وان نوى
الجنابة مع الجمعة او العيدين
او النفلين او احدهما حصل

جوڑ کر دٹ وغیرہ تک اچھی طرح پانی پہنچائے
تین تین مرتبہ پانی بہائے اور بدن طے
(مہض و نفاس کے بعد عورت غسل کرے) ثم
غسل کی جگہ (فرج میں) کچھ شک اور یہ نہ ہو تو
اُس جیسی کوئی خوشبودار گھسے۔ تجدید غسل (یعنی
ہوتے ہوئے تازہ غسل کرنا) مسنون نہیں۔
بخلاف وضو کے (کہ اسکا تازہ کرنا مسنون ہے)
سنت یہ ہے کہ وضو کا پانی ایک مَد سے اور
غسل کا پانی ایک صاع سے کم نہ ہو اور ان
دونوں میں سے کم سے کم پانی کی کوئی حد نہیں۔
جسکے بدن پر نجاست لگی ہو پہلے اس کے
صاف کرنا ضروری ہے یہی حکم وضو کا ہے
جس نے جنابت اور جمعہ دونوں کیسے غسل کیا
تو وہی ایک غسل دونوں کیلئے کافی ہے اور ان
دونوں میں سے ایک کیلئے کیا تو وہ غسل دوسرے کیلئے
کافی نہیں ہوگا اگر جنابت کی نیت کی اور اسکے

۱۱۔ اگر انگریزی قول سے تخمیناً ایک سیر آٹھ روپے بھر ہوتا ہے۔ ۱۲۔ (از سالان آخرت)

۱۳۔ ایک صاع چار سیر ڈیڑھ پاؤ ایک روپیہ بھر ہوتا ہے۔ ۱۴۔ (من البیان)

۱۵۔ یعنی اگر ایک مد پانی سے کم میں کمل وضو اور ایک صاع پانی سے کم میں پیدا غسل ہو جائے تو کافی ہے۔ ۱۶۔
۱۷۔ یعنی اعفائے وضو پر نجاست ہے تو پہلے اس کا صاف کرنا ضروری ہے پھر وضو کرے۔

مانواہ .

فصل : وسنن الغسل
اربعة الوضوء قبله والتسمية
وامرار اليد على الرأس
والبدن والمواكات .

فصل : والاغتسالات المسنونات
تسعة عشر غسل الجمعة
والعیدین ، والكسوفین ،
والاستسقاء والغسل
من غسل الميت والكافر
اذا اسلم والمجنون و
المغمى عليه اذا افاقا .

وعند الاحرام
وعند دخول مكة والطواف
والسعي والوقوف بعرفة
والمبيت بمزدلفة ولرمي

ساتھ ہی غسل حج یا عیدین یا دخول یا دونوں میں سے
ایک کی نیت کی تو جبکی نیت کی ہے وہ حاصل ہو جائیگا
فصل (غسل کی سنتوں کا بیان) غسل کی
سنتیں چار ہیں غسل سے پہلے وضو کرنا۔
بسم اللہ پڑھنا۔ سر اور پورے بدن پر ہاتھ پھیرنا
اور پے در پے پانی ڈالنا۔

فصل : (مسنون غسل کا بیان) مسنون
غسل انیس ہیں غسل جموع، غسل عیدین،
غسل کسوف (سورج گرہن) غسل خسوف
(چاند گرہن) غسل استسقاء، مردہ کو غسل
دینے کے بعد غسل کرنا، کافر جب اسلام لائے
تو اسکو غسل کرنا۔ دیوانگی اور بیہوشی سے
جب افاقہ ہو جائے تو غسل کرنا۔

احرام باندھنے کیلئے، مکہ شریف میں داخل
ہونے کیلئے، طواف سعی کیلئے، غسرفہ میں
وقوف کیلئے، مزدلفہ میں رات گزارنے کے
لئے۔ منی میں تینوں حجروں پر کھڑکیاں مارنے

۱۱ : غالباً یہاں صلوٰۃ کسوف اور صلوٰۃ استسقاء مراد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

المحابة الثلاثة بمضى والغسل
بعد المحبامة والغسل
بعد حلق الراس والغسل
عند الاعتكاف والغسل
لبلوغ الصبى والفرار
بين المرء والرجل .

فصل : وشروط التيمم
خمسة احدها وجود العذر
من سفر او مرض والثاني
دخول وقت الصلوة والثالث
يطلب الماء في كل وقت
من الاوقات والرابع
يخاف من استعمال الماء
معه تلف عضو او منفعة
او ببطوء البرء او شيئاً
فاحشا على عضو ظاهر
والخامس التراب الطاهر .

کیسے غسل کرنا، پھپھنا لگوانے کے
بعد غسل کرنا، سر منڈانے کے بعد
غسل کرنا، اعتکاف کے لئے غسل
کرنا، بچہ سن بلوغ کو پہنچے تو غسل
کرنا، اور عورت و مرد جب جدا ہوں
تو غسل کرنا۔

فصل : (تیمم کی شرطوں کا بیان)
تیمم کی شرطیں پانچ ہیں۔ پہلی شرط۔
سفر یا بیماری کی وجہ سے عذر کا
پایا جانا۔ دوسری شرط نماز کے وقت کا
داخل ہونا۔ تیسری شرط۔ نماز کے ہر
ایک وقت میں پانی تلاش کرنا۔ چوتھی شرط۔
پانی کے استعمال سے کسی عضو کے ضائع یا
بریکار ہو جانے کا خدشہ ہونا یا مرض سے شفا
پانے میں دیر لگنے کا خوف ہونا، یا کسی ظاہری
عضو پر سخت عیب ہو جانے کا خطرہ ہونا۔
پانچویں شرط پاک مٹی کا ہونا۔

۱۱ یعنی نماز کا وقت ہونے پر تیمم کیا جائے گا وقت سے قبل تیمم صحیح نہیں ۱۱

۱۲ معمولی سیاہ دھبہ پڑ جانا سخت عیب نہیں لہذا اس خطرہ کی وجہ سے تیمم نہیں کرے گا ۱۲ اس آیت

فصل :- وفروض التیمم
اربعة النية ومسح الوجه
ومسح اليدين الى المرفقين
والترتيب.

فصل : يجوز التيمم بكل
تراب ظاهر حتى الطين
الذي يتداوى به ورم
له غبار لا بمعدن وسحابة
خرف ومخلط بال دقيق
ونحوه وان قل الخليلط
ولا بالتراب المستعمل
وهو ما لزم العضو او تناثر
عنه ولا يجوز بما لا يسهى
ترابا ولا يجوز التيمم
بتراب الوقف كتراب
المسجد ولا بتراب المخصوص

فصل : (تمیم کا بیان)

تمیم کے فرض چار ہیں، ٹیٹ، چہرہ
کا مسح، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں
کا مسح، ترتیب۔

فصل : (جن چیزوں سے تمیم جائز ہے ان کا بیان)
ہر پاک مٹی سے تمیم کرنا جائز ہے یہاں تک کہ
اس مٹی سے بھی جس کو دوا کے طور پر استعمال
کیا جاتا ہے۔ (جیسے گل ارمنی وغیرہ) وہ
ریت جس میں غبار ہو اس سے تمیم جائز ہے
کان سے نکلی ہوئی چیز (مثلاً چونا،
ہر تال کوئلہ وغیرہ) پسی ہوئی ٹھیکری اور
مٹی جس میں آٹا یا اسکے مثل کوئی چیز مل گئی ہو
اگر چلنے والی چیز تھوڑی ہو اس سے تمیم
جائز نہیں اور استعمال مٹی سے بھی تمیم درست
نہیں مستعمل مٹی وہ ہے جو تمیم کرنے والے
کے عضو سے لپٹی ہو یا اس سے جھڑ گئی ہو۔

۱۔ نماز یا طواف یا قرآن پھونے یا جنازہ پڑھنے وغیرہ کی نیت کرنا ۱۲

۲۔ چہرہ جس کا نام ہے اسکے ذرہ ذرہ پر خاک کا پہنچانا فرض ہے، داڑھی کا لٹکنا ہوا حصہ اور مونچھ کے
بال چہرہ میں داخل ہیں ۱۳۔ رسالہ آخرت

۳۔ چہرہ کا مسح دونوں ہاتھ کے مسح سے پہلے کرنا فرض ہے ۱۴

ولا بد من قصد التراب و
يكفى تمسكه لا ان سفت
الريح عليه فردده ونوى
ولو تيممه غيره باذننه
ولو قادراً اجاز.

اس چیز سے تیمم جائز نہیں جبکو مٹی نہیں کہا جاتا
وقف کی مٹی سے بھی تیمم جائز نہیں جیسے جردی
مٹی اور نہ ہی غصب کی ہوئی مٹی سے تیمم جائز ہے
تیمم کھیلے ضروری یہ ہے کہ مٹی حاصل کرنے کا قصد
کیا جائے۔ تیمم کر نیوالے کا مٹی میں لوٹ جانا کافی
ہے۔ اگر ہوا مٹی اڑا کر اسپر ڈال دے اور یہ نیت
کر کے اسکو اعضا پر پھیرے تو یہ کافی نہیں۔ اور
اگر کسی دوسرے نے اسکی اجازت سے اسکو تیمم
کرا دیا تو جائز ہے اگرچہ یہ فتا و در ہو۔

فصل: ارکان التیمم خمسة
منها نقل التراب الى الوجه
واليد وبالعكس، ونية
استباحة فرض الصلوة
لانه رفع الحدث او فرض
التيمم ويجب اقترانها
بالنقل واستدامتها الى مسح

فصل: (ارکان تیمم کا بیان) تیمم کے
ارکان پانچ ہیں۔ (بالقصد) چہرہ اور ہاتھ
کی طرف مٹی کا منتقل کرنا یا اس کے برعکس
فرض نماز کے مباح ہونے کی نیت کرنا۔
حدث دور کرنے یا فرض تیمم کی نیت کافی
نہیں۔ نیت کا متصلاً مٹی لینے کے ساتھ
پایا جانا اور چہرے کے کچھ حصے کے مسح

۱۵۔ جسے مٹی کے گھڑے میں دھو کر دیکھنے کے بعد اسکو گھس کر جو نماز کا لا جائے اب وہ مٹی نہیں اس میں تیمم جائز نہیں
۱۶۔ یعنی چہرے سے مٹی کی کہ ہاتھ کا مسح کرے یا ہاتھ سے مٹی کی کچھو کا مسح کرے تو جائز ہے۔ چہرے سے مٹی لینے کی
صورت یہ ہے کہ چہرہ کا مسح کر چکا تھا کہ پھر مٹی اڑ کر چہرے پر پڑی اب اس تازہ مٹی کو نہ کہ ہاتھ کا مسح
کیا تو جائز ہے ۱۷۔ (سا ان آخرت)
۱۸۔ اسی طرح طواف یا قرآن پھونے کی نیت بھی کافی ہے ۱۹۔ شرح بہناج

شی من الوجه فلو نوى
الفرض والنفل او مجرد
الفرض أبی حاله وان
نوى النفل او مطلق الصلوة
فله النفل ومسح الوجه
بالتراب واليدين مسح
المرفقين ولا يجب اتصال
التراب الى منابت الشعور
وان خفت ويجب الترتيب
في المسح دون النقل حتى
لو ضرب يديه على التراب
ومسح بيمينه وجهه و
بيساره يمينه جان.

فصل :- وسنن التيمم
سبع التسمية في اوله و
مسح الوجه واليدين
بضربتين وتقديم اليمنى
على اليسرى وتخفيف

کرنے تک برقرار رہنا واجب ہے۔ اگر
فرض اور نفل دونوں کی یا صرف فرض
کی نیت کی تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور
اگر صرف نفل یا مطلق نماز کی نیت کی
تو صرف نفل پڑھ سکتا ہے۔ مٹی سے چہرہ
کا مسح کرنا۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں
سمیت مسح کرنا۔ مٹی کا بالوں کی جڑوں
تک پہنچانا واجب نہیں اگرچہ بال ہلکے
ہوں مسح کرنے میں ترتیب واجب ہے۔
مٹی لینے میں ترتیب واجب نہیں۔ یہاں
تک کہ اگر دونوں ہاتھ مٹی پر مارا۔ اور
دائیں ہاتھ سے چہرہ کا مسح کیا اور بائیں سے
دائیں ہاتھ کا مسح کیا تو جائز ہے۔

فصل :- (تیمم کی سنتوں کا بیان)
تیمم کی سنتیں سات ہیں، شروع میں
بسم اللہ پڑھنا، چہرہ اور دونوں ہاتھوں
کا مسح دو ضربوں میں کرنا، دائیں ہاتھ
کو بائیں پر مقدم کرنا، تھوڑی مٹی لینا

لہ ص ۱۲ ہے کہ تیمم میں دو ضربیں واجب ہیں۔ ۱۲ (منہاج)

التراب، والهداة با على
الوجه والمولات بين
الافعال وتفریق الاصابع
فی ضربتین ویجب نزع
الخاتم فی الشافی.

فصل: والذي يبطل التيمم
ثلاثة اشياء احدها ما
ابطل الموضوع، والثاني
وجود الماء في غير
الصلوة والثالث الردة.

فصل: وتيمم لكل
فريضة في وقتها ولا يصلي
بتيمم واحد اكثر من

پہرے کے اور کے مٹے سے مسح شروع
کنا، تيمم کے افعال کے درميان مواصلات
کنا، مٹی پڑھتا مارنے کے وقت انگوٹھوں
کو کشادہ رکھنا، دوسری ضرب میں انگوٹھی
کا آمارنا واجب ہے۔

فصل: تيمم توڑنے والی چیزیں جو
چیزیں تيمم توڑ دیتی ہیں وہ تین ہیں ایک
وہ چیز جو وضو توڑ دیتی ہے۔ دوم نماز
کے باہر پانی کا ملنا،
سوم (معاذ اللہ) مرتد ہو جانا۔

فصل: ہر ایک فرض کیلئے اس کے
وقت میں تيمم کرے اور ایک تيمم سے ایک
سے زائد فرض نہیں پڑھ سکتا اور جتنی

یعنی ایک رکن کے بعد دوسرے رکن میں دیر نہ لگائے۔ ۱۲ آخر القاعدی

کہ اسی طرح عورتوں کو کلائی سے ننگ چوڑیاں کٹے اور کلائی کے دوسرے زیورات آمار لینا واجب ہے۔

(۱۲، سامان آخرت)

۳۔ پانی نہ پانے کی وجہ سے تيمم کر کے نماز شروع کی اور اثنائے نماز میں اس کو پانی مل گیا تو اگر یہ
ایسی نماز ہے جس کا لوٹنا اس پر واجب ہے۔ خواہ پانی پانی یا نماز پانا جیسے مقیم کہ بہر حال اس پر ایسی نماز
کا لوٹنا ضروری ہے تو یہ نماز باطل ہوگئی اس لئے کہ تيمم باطل ہو گیا اور اگر ایسی نماز پڑھ رہا ہے جس کا
لوٹنا اس پر واجب نہیں جیسے مسافر۔ تيمم کر کے نماز پڑھے تو یہ نماز ہوگئی اور اس نماز کے حق
میں تيمم نہیں ملتا۔
(ماخوذ از سامان آخرت)

فريضة ويصلي نوافل
 ما شاء و صلوة جنازة
 و اذا اتيقن المسافر وجوده
 فيما يتردد اليه الحاجة
 و جب قصده ان لم يخف
 ضررا في نفس او مال وان
 كان فوق ذلك فله التيمم
 و اذا اتيقن وجوده اخر
 الوقت فالتاخير اولي و
 ان ظن فالتعجيل افضل
 وان وجد ماء يصلح
 للغسل و جب استعماله
 قبل التيمم و يجب شراء
 الماء كما يجب شراء
 الثوب ان بيع بثمان مثله
 في زمانه و مكانه ولم
 يحتج اليه دين مستغرق

چاہے نفل اور نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے۔
 جب مسافر کو اتنی دوری پر پانی ملنے کا
 یقین ہو جہاں وہ دوسری ضرورت کیلئے
 آتا جا رہا ہے تو اسے وہاں تک پانی کے لئے
 جانا واجب ہے جب کہ جان یا مال کے نقصان
 کا خوف نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ دوری
 پر پانی ہے تو تیمم کر لے۔ جب نماز کے آخر
 وقت میں پانی مل جانے کا یقین ہو تو نماز
 میں تاخیر کرنا ادلی ہے اور اگر محض گمان
 ہے تو نماز میں جلدی کرنا افضل ہے،
 اگر اتنا پانی پایا جس سے (بعض ہی عضو)
 دھو سکے تو تیمم سے پہلے اس کا استعمال
 کرنا واجب ہے۔ اگر پانی اتنی قیمت پر ملے
 جو اس وقت اور اس جگہ کے مطابق ہو تو
 (اہل بیت کیلئے) اس کا خریدنا واجب ہے۔ یہ
 (سرعت کیلئے) کپڑا خریدنا ضروری ہے
 جب کہ اپنی خریدنے والا کسی دین مستغرق

۱۔ یعنی اتنے پانی سے جتنے اعضا دھل سکیں دھوئے پھر تیمم کرے، ۲۔
 ۳۔ یعنی خریدار اس مترض نہ ہو کہ اس کا مال قرض میں ڈوب چکا ہو لہذا اگر وہ اس مترض ہے تو اس پر
 پانی خریدنا واجب نہیں۔ ۴۔

او مؤنة سفره او نفقة
حيوان محترم،

فصل :- واذ اتيمم لفقد
الماء ثم وجده قبل
الشروع في الصلوة بلا مانع
كعطش او بعده واتمامها
بالتيمم لا يقسط فرضها
بطل التيمم في الحال
ولو وهب او اقرض الماء
او اعير الدلو وجب عليه
القبول لا قبول ثمنه ولو نسي
الماء في رحله او اضله
فيه فلم يجده بعد الطلب
وجب القضا لا ان ضل
في رحله في الرحال.

یا اپنے گوشہ سفر یا کسی مستم جاندار کی
خوداک کھیلے (اس قیمت کا) متان نہ ہو۔
فصل : جب پانی نہ ملنے کی وجہ سے تيمم
کیا پھر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی پانی پا گیا
اور کوئی مانع بھی نہیں جیسے پیاس وغیرہ یا
نماز شروع کرنے کے بعد پانی مل گیا اور وہ نماز
ایسی ہے کہ تيمم سے پوری پڑھ لینے کے باوجود
فرض ساقط نہیں ہوتا تو تيمم اسی وقت طہل ہوگا
اگر کسی نے پانی ہبہ کیا یا قرض دیا یا پانی نکالنے
کیلے غارتیہ ڈول دیا تو اس پر قبول کرنا واجب
ہے (کسی نے پانی کی قیمت دی) تو اس کا قبول
کرنا واجب نہیں۔ اپنے اسباب میں پانی بھول گیا
یا اسباب میں پانی گم کر دیا اور ڈھونڈنے پر نہ پایا
تو اس نماز کی تضا کرے (تيمم کر کے پڑھی ہے)
اور اپنا اسباب دوسروں کے اسباب میں گم ہو
گیا اور تيمم کر کے نماز پڑھ لی، تو اس کی تضا نہیں

۱۔ حیوان محترم جیسے بوی، بچے، بانڈی، غلام اور سواری کے جاندار ان کی خوداک کی کمی کا غلط ہو تو پانی خود آنا
نہیں۔ اور حیوان محترم نہ ہو جیسے مڑ، حری، کافر، کاٹ کھانے والا کتا، شیر، چیتا وغیرہ ان کی خوداک میں کمی ہو
تو پانی خود آنے کا وجوب ساقط نہ ہوگا۔ ۱۱
۲۔ جیسے مستم ہو کہ اگر تيمم کر کے نماز پڑھ لی تو فرض ساقط نہیں ہوتا پانی ملنے کے بعد اس نماز کو ملنا واجب ہے۔

فصل: تیمم المحدث

والجنب لا سباب احدها
فقد الماء وان تيقن
المسافر عدمه تیمم بلا
طلب وان توهّم طلبه
فی رحله ورفقته وحوالیه
ان كان یستوی والثانی
ان یحتاج الیه لعطش
حیوان محترم حالا او مالا
والثالث المرض الذی
یخاف من استعمال الماء
معه تلک عضوا ومنفعة
او بطوء البرء او شینا فاحشا
على عضو ظاهر وشدّة البرد
کمرض واذ امتنع الجریح
استعمال الماء فی بعض
الاعضاء ولم یکن علیه
سائر غسل الصحیح وتیمم

فصل: اسباب تیمم کا بیان

حدث وجابت والاچند اسباب کی وجہ سے
تیمم کرے ایک یہ کہ پانی کا نہ ہونا اگر مسافر کو
پانی کے نہ ہونے کا یقین ہو تو بغیر کسی جستجو کے
وہ تیمم کر لے اور اگر پانی نہ ہونے کا صرف وہم
ہے تو اپنے سامان میں اسامتیوں میں اور اگر
زمین برابر ہے تو اپنے ارد گرد تلاش کرے
کرے۔ دوسرا یہ کہ کسی عسقم جاندار کی پیاس
کیلئے ابھی یا آئندہ اس پانی کی ضرورت
ہو۔ تیسرا یہ کہ ایسا مرض ہو جسکے ساتھ پانی
کے استعمال کرنے سے خوف ہو کہ کس عضو
یا عضو کی منفعت کو نقصان پہنچے گا یا مرض
دیر میں اچھا ہوگا، یا کسی عضو ظاہر پر
سخت عیب پیدا ہو جائے گا اور سخت سردی
بھی بیماری کی تسریع ہے زخم والا جب بعض
اعضا پر پانی استعمال کرنے سے معذور ہو اور
اس زخم پر پٹی وغیرہ نہ ہو تو صحیح عضو کو
دھو ڈالے اور زخم کی جگہ کا تیمم کر لے اور

لے شرمگاہ یعنی جس حصہ بدن کا چھپنا مرض ہے اسکے سوا باقی سارا جسم اس سلسلہ میں عضو ظاہر ہے۔ ۱۱۔ (مسلمان آخرت)

عن الجريح ولا ترتيب
بينهما للجنب والمحدث
بين الغسل والتيمم، ومن
لم يجد ماءً ولا تراباً صلى
الفرض وحدهً واعد والمحدث
تيمم عند وظيفة غسل
العليل وان كان عليه سائر
يشق نزع غسل الصحيح
ومسح على السائر وتيمم كما
سبق واذا كانت الجراحة
على عضوين فصاعداً تيمم
بحسب العضو.

**فصل: المسح على
الخفين جائز بثلاثة
شروط ان يبتدئ بيسها**

ان دونوں یعنی دھونے اور تیمم کرنے کے
درمیان جنابت والے اور حدث والے کھلے
ترتیب واجب نہیں ہے۔ جسکو نہ پانی ملے نہ مٹی
تو وہ صرف فرض پڑھ لے، پھر بعد میں
اس کو لوٹائے، بے وضو شخص کے جس
عضو میں بیماری ہے اس کے دھونے کے
وقت اس کا تیمم کرے۔ اور اگر زخم پر ایسی
پٹی وغیرہ بندھی ہے جس کا کھولنا دشوار
ہو تو جو حصہ تندرست ہے اس کو دھوئے
اور پٹی پر مسح کر لے، اور بطریق مذکور تیمم
بھی کر لے، اگر دو یا دو سے زیادہ عضو پر
زخم ہے تو ہر عضو کے اعتبار سے تیمم کر لے
فصل: (موزے پر مسح کرنے کا بیان
موزوں پر مسح جائز ہونے کی تین شرطیں
ہیں ۱۔ دونوں موزے کو مکمل طور پر

۱۔ یعنی خواہ پہلے تیمم کرے پھر غسل کرے یا پہلے غسل کر لے پھر تیمم کرے دونوں جائز ہیں کوئی ترتیب واجب نہیں
لیکن غسل سے پہلے تیمم کر لینا بہتر ہے۔ ۱۲
۲۔ جیسے چہرہ میں زخم ہے اور ہاتھ میں بھی تو جب منہ دھوئے تو اسی کے متصل خواہ پہلے خواہ پچھے تیمم کر لے پھر
جب ہاتھ دھوئے تو اس کے بھی متصل خواہ پہلے خواہ پچھے تیمم کرے ۱۳ (مسلمان آخرت)
۳۔ موزے سے مراد وہ موزہ ہے جو چمڑے کا بننا ہے یا تھل چمڑے کا اور لٹا کر پیر کا ہو، (مسلمان آخرت)
۱۴۔ یعنی غسل وضو دونوں لمبا رتوں سے بدن آراستہ ہو۔ ۱۵

بعد کمال الطہارۃ و ان
 یكونا مما یمکن متابعۃ
 المشی علیہما و ان یكون
 ساترین لمحل الفرض و
 ان یكونا طاہرین، و یمسح
 المسافر ثلثۃ ایام مع
 لیلالیہن و یمسح المقیم
 یوما و لیلۃ، و ابتداء
 المدة من حین الحدث
 لا من حین اللبس،

فصل: ویبطل المسح
 علی الخفین بثلثۃ اشیاء
 الاول خلعهما، و انقضاء
 مدة المسح، و ما یوجب
 الغسل فلا یجزی المنسوج
 الذی لا یمنع وصول الماء
 ولا الجر موق ولا بأس

کے بعد پہننا شروع کرے، (۱) موزے
 اتنے سخت اور مضبوط ہوں کہ انکو پہن
 کر مسلسل چل پھر سکیں اور وہ دونوں پاؤں
 کے اس حصے کو چھپالیں جس کا دھونا وضو
 میں فرض ہے۔ (۲) وہ دونوں موزے
 بالکل پاک ہوں۔ مسافر تین دن تین
 رات مسح کرے اور مقیم ایک دن ایک
 رات اور مدت مسح کی ابتدا حدث
 کے وقت سے شمار کی جائے گی پہننے
 کے وقت سے نہیں۔

فصل: (نواقض مسح کا بیان) تین
 چیزوں سے موزے کا مسح باطل ہو جاتا ہے
 (۱) دونوں موزے کا اتارنا (۲) مدت مسح کا
 ختم ہونا۔ (۳) وہ چیزیں جن سے غسل واجب
 ہوتا ہے، ایسا بنا ہوا موزہ جو پانی کو اندر جانے
 سے نہ روک سکے وہ کافی نہیں۔ اور جبر موق
 پر بھی مسح جائز نہیں۔ ایسا موزہ جس کا

۱۔ چڑھ ناپاک ہو یا موزے پر نجاست لگی ہو تو مسح جائز نہیں، ۱۱
 ۲۔ ایک موزہ اتارنے سے بھی مسح باطل ہو جاتا ہے ۱۲ (شرح منہاج)
 ۳۔ وہ موزہ جس کو موزے کے اوپر پہنتے ہیں۔ ۱۳

بالمشقوق القدم المشدود
ويستن مسح اعلاه واسفله
خطوطا، ويهزى مسح
ما يحاذى محل الفرض
دون الدسفل والعقب
والحرف والشاك في انقضاء المدة
ياخذ بالانقضاء واذا اجنب جدد
اللبس بعد الغسل ومهما
انقضت المدة او نزع
الخف وهو على الطهارة
كفاه غسل القدمين.

فصل: اقل سن تحيض
فيه المرأة تسع سنين
قمرية فان رأت قبل

تارہٹ گھا ہوا اور اس پٹن کو ہانڈہ دیا
گھا ہوا اس پر مسح کرنے میں کوئی مسرت
نہیں۔ سنوں یہ ہے کہ موزے کے اوپر او
نیچے اس طرح مسح کرے کہ پانی کی لیکریں
بن جائیں، موزے کے اس حصے پر مسح کر لینا
کافی ہے جو پاؤں کی اس مقدار کے مقابل ہے
جس کا دھونا فرض ہے۔ ہاں تلاء، ایڑی اور
کٹے کا مسح کرنا کافی نہیں جبکہ مسحت
ختم ہونے میں شک ہو وہ ختم ہونے پر عمل کرے
اور جب جنابت لاحق ہو جائے (تو موزہ آٹا گم
غسل کے بعد نئے سرے سے موزہ پہنے۔ جب
مسحت ختم ہو جائے یا موزہ آٹا دے اور وہ شخص
باطہارت ہے تو صرف دونوں قدموں کا دھولنا
کافی ہے) نئے سرے سے وضو کرنا ضروری نہیں
فصل: حیض کا بیان کم سے کم عمر جس میں
عورت کو حیض آتا ہے چاند کے سال کے
اعتبار سے نو سال ہے۔ لہذا اگر اس عمر سے

لے یعنی شک ہے کہ مسحت باقی ہے یا نہیں تو موزے پر مسح نہ کرے، ۱۲
کم حیض وہ خون ہے جو فطر نما مخصوص وقت میں ہانڈہ عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلتا ہے اور وہ
بیماری یا ولادت کی وجہ سے نہ ہو۔ ۱۳۔ (اسامان آخرت)

ذلک شیئاً فہود مفساد
 ویثبت الرضاع بعد تسع
 سنین قمریۃ تحدیداً
 و اقل الحيض یوم و لیلة
 وغالبۃ ست او سبع واكثرہ
 خمسة عشر یوماً و لیالیہا
 و اقل الطہر بین الحيضتین
 خمسة عشر یوماً و لاحد
 لاكثرہ ویثبت العادة فی
 الحيض والطہورۃ بواحدة
 و یحرم بہ ما یحرم بالجنابة
 والعبور فی المسجد ان
 خافت تلویثہ والصوم و
 یجب قضائہ بخلاف
 الصلوۃ و یحرم منها
 الاستمتاع ما بین السرة و
 الركبة و یباح الصوم و
 الطلاق بانقطاع الدم و

پہلے کوئی خون دیکھے تو وہ فساد کا خون ہے
 اور چاند کے اعتبار سے تین ماہ سال
 ہونے کے بعد رضاعت بھی ثابت ہو جائیگی،
 کم سے کم حیض کی مدت ایک دن ایک رات ہے
 (چوبیس گھنٹے) اور عام طور پر مدت حیض چھ دن
 چھ رات یا سات دن سات رات ہے اور زیادہ
 سے زیادہ مدت پندرہ دن پندرہ راتیں ہیں،
 دو حیضوں کے درمیان پاکی کا زمانہ (جس کو
 عربی میں طہر کہتے ہیں) کم سے کم پندرہ دن اور
 پندرہ راتیں ہیں۔ طہر کی اکثر مدت کیسے کوئی
 حد نہیں۔ ایک مرتبہ کے حیض اور طہر میں عادت
 ثابت ہو جاتی ہے، حیض سے وہ تمام چیزیں حرام
 ہو جاتی ہیں جو جنابت سے حرام ہوتی ہیں انکے
 علاوہ (عائضہ کو مسجد میں گزرنا اگر اس کو خوت
 ہے کہ گندگی سے مسجد آلودہ ہو جائیگی اور روزہ
 رکھنا بھی حرام ہے روزے کی قضا واجب ہے
 بخلاف نماز کے اگر اس کی قضا نہیں بلکہ سرے
 سے ساقط ہے) عائضہ عورت کی نان سے

لے یعنی نو سال کی عمر والی عورت کا دودھ بچہ پئے تو رضاعت ثابت ہو جائیگی۔ اور نو سال سے کم عمر والی کے
 دودھ سے رضاعت (دودھ کا رشتہ) ثابت نہیں ہوگی۔ ۱۱۔

غيرهما بالغسل والاستحاضه
حدث دائر كسلسل البول
ولا تمنع الصوم والصلوة
لكن تغتسل المستحاضه
فرجها بعد دخول الوقت
وتعصبه ثم تتوضاء و
تبادر بالصلوة فان اخرجت
لمصلحة الصلوة كستر او
انتظار جماعة لم يضر و
لغيره يوجب الاستيناف و
يجب تجديد الوضوء كما
ذكرنا لكل فرض.

لیکر گھٹے نمک کے درمیان حقہ سے مباشرت
حرام ہے خون بند ہو جانے پر روزہ رکھنا اور
اسکو طلاق دینا جائز ہو جاتا ہے ان دونوں کے
علاوہ دوسری چیزیں غسل کرنے کے بعد
ہی مباح ہونگی، استحاضہ دائمی حدث
ہے سلسل بول کی طرح استحاضہ بھی روزہ
اور نماز کو روکتا نہیں لیکن استحاضہ والی عورت نماز
کا وقت آنے کے بعد شرمگاہ دھوئے اور اس
جگہ گدی کس لے، پھر وضو کر کے نماز میں حلی
کرے اگر (وضو کر کے) نماز میں تاخیر کرے تو
نماز ہی کی مصلحت سے مثلاً ستر عورت کا
انتظار کیا یا ایسی جماعت کا انتظار کیا (جیسے جانا
اس کیلئے جائز ہو) تو کوئی حرج نہیں اور
اسکے علاوہ کسی اور وجہ سے تاخیر کرے تو پھر سے
وضو کرنا واجب جس طرح ہم نے ذکر کیا اسی طرح
ہر فرض نماز کیلئے نیا وضو کرنا واجب ہے۔

۱۔ حائضہ کے برن کے اس حصہ کو بلا مائل چھونا بھی حرام ہے، اگرچہ شہوت نہ ہو اور مصنف علیہ الرحمۃ نے یحرم
منہ الاستمتاع فرمایا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس حصہ بدن کی طرف نظر کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔ ۱۰
۲۔ وہ خون جو عورت کے پیشاب کے مقام سے بیادری کا وجہ سے نکلے۔ ۱۱
۳۔ یہ ایک بیادری ہے جس میں برابر پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں۔ ۱۲
۴۔ سالانہ آخر ص ۱۱۹

فصل : اذا رأيت لسن
الحيض قدر اقله و
لم يعبر اكثره فله
حيض ولو اصفر او كدار
فحيض في الاصح فان
غير وهي مبتدأة مميزة
بان رأيت قويا وضعيفا
فالضعيف استحاضة
والقوى حيض ان لم ينقص
عن اقله ولم يعبر اكثره
ولم ينقص الضعيف عن
اقل الطهر او غير مميزة
بان رأته على صفة واحدة
او فقدت شرط التميز
فحيضها يوم و ليلة و
طهرها تسع وعشرون يوما

فصل (حیض اور استحاضہ کی مختلف صورتیں)
حیض کی عمر (نوسال) میں جب عورت کم سے
کم مدت (ایک دن ایک رات) تک خن دیکھے اور
وہ اکثر مدت (پندرہ دن پندرہ رات) سے نہ بڑھے
تو وہ سب سب حیض ہے اور اگر پہلے یا میٹا لے نگ
کا ہو جب بھی زیادہ صحیح یہی ہے کہ وہ حیض ہے
اور اگر کم مدت سے خون بڑھ گیا اور یہ (اسکی عمر کا پہلا
واقعہ ہے) اور عورت خون قوی اور خون ضعیف
کو پہچانتی ہے تو خون ضعیف استحاضہ ہے اور خون
قوی حیض ہے بشرطیکہ خون قوی آٹھ مدت (ایک دن
ایک رات) سے کم نہ ہو اور اکثر مدت (پندرہ دن پندرہ
رات) زیادہ نہ جاری رہا ہو اور ایہ بھی شرط ہے کہ
خون ضعیف طہر کی کم سے کم مدت (پندرہ دن پندرہ
رات) سے کم نہ ہو یا (خون حیض آنے کا پہلا واقعہ ہے)
عورت خون قوی اور ضعیف میں تمیز نہ کر سکے یا
طور کہ اس خون کو ایک ہی صفت پر دیکھا یا تین

۱۔ خون سیاہ قوی ہے سرخ سے اس سرخ قوی ہے سیاہی اور سُرخ میٹے ہوئے سے اور سُرخ سیاہی کا ظاہر ہوا
قوی ہے زرد اور مسطیل سے اسی طرح جس خون میں برتیز ہو وہ قوی ہے اس خون سے جس میں بوند ہو یا بولہ ہی
کاٹھا خون قوی ہے پتلے خون سے ، (مستطاد از سلمان آخوت)

والمعادة المميزة ترد
الى التميز وان نقص عن
العادة وغير مميزة ترد
الى العادة قدراً ووقتاً و
حيضاً وطهراً وثبتت العادة
في الحيض والطهر بمرة
واحدة۔

فصل :

اقل النفاس لحظة واكثره
ستون يوماً وغالبه
اربعون يوماً ويحرم به
ما يحرم بالجنابة وعبوره

کی شرط اس کے اندر نہیں ہے تو ایک دن
ایک رات حیض ہے اور آٹیس دن طہر ہے اور
عادت والی عادت ممیزہ ہے تو اپنی تمیز پر عمل کیگی
اگرچہ خون عادت کم ہو اور اگر عادت والی عورت
ممیزہ نہیں ہے تو عادت پر عمل کرے یعنی جتنے دن
اور جتنے وقت میں حیض کی عادت تھی اتنے دن اور
اتنے وقت حیض ہے اور (جن دنوں اور جن وقتوں میں)
طہر کی عادت تھی ان دنوں اور ان وقتوں میں طہر
حیض اور طہر میں عادت ایک ہی مرتبہ سے ثابت ہو جائیگی
فصل (نفاس کا بیان) نفاس کی کم سے کم
مدت ایک لمحہ ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت ساٹھ
دن ہے اور عام طور پر مدت چالیس دن ہے نفاس
سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو جنابت

سے مثلاً ایک دن سیاہ دیکھا پھر دو دن سرخ پھر ایک دن سیاہ پھر دو دن سرخ یہی مہینہ بھر لگا رہا کہ ایک دن سیاہ دو دن سرخ
یا مہینہ بھر یوں رہا کہ ایک دن سرخ پھر ایک دن سیاہ پھر ایک دن سیاہ پھر ایک دن سرخ یعنی کم از کم پندرہ روز مسلسل نہ دیکھا تو ایسی
عورت میں تمیز کی شرط منقود ہے یعنی اس کو قوی اور ضعیف پہچاننے کا کوئی حق نہیں۔ ۱۲
(مستفاد از شرح منہاج دسامان آخرت)

۱۳ نفاس وہ خون ہے جو کچھ پیدا ہونے کے بعد رحم کے فارغ ہوجانے پر عورتوں کے پیشاب کے مقام سے جاری ہوتا
ہے۔ (از سامان آخرت)

۱۴ یعنی جتنی دیر میں لگاؤ جھپکتی ہے۔ ۱۵ (آخر القادی)

ستین يوماً كعبور الدم
اکثر الحيض فلتنظر اعادة
ام معتادة او مميزة او
غير مميزة ويقاس بما
ذكرنا في الحيض -

نو

فصل: و شروط وجوب
الصلوة اربعة الاسلام و
البلوغ والعقل والنقاء ،

فصل: و شروط الصلوة
ثمانية الوضوء قبله
وعدم الجنابة و طهارة
البدن و طهارة الثوب و
المحل وستر العورة ، و
عودة الرجل ما بين السرة

سے حرام ہو جاتی ہیں۔ نفاس کا خون ساٹھ
دن سے بڑھ جائے تو وہی حکم ہے جو حیض کے
خون کا اکثر مدت سے بڑھ جانے پر ہوتا ہے
لہذا دیکھنا چاہیے کہ وہ عورت بتدآہ ہے جس کا
پہلا واقعہ ہے یا عادت والی ہے مینرہ ہے یا غیر
مینرہ ہے پھر جو ہم نے حیض کے باب میں ذکر کیا ہے
اسی پر اس نفاس کو بھی قیاس کیا جائیگا۔

فصل: (نماز واجب ہونے کی شرطیں) نماز واجب
ہونے کی شرطیں چار ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ
نہیں ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) نابالغ پر نہیں ہے (۵) عاقل
ہونا (۶) دیوانہ پر نہیں ہے (۷) حیض و نفاس پاک نہ ہونا
فصل: (نماز کی شرطیں) نماز کی شرطیں آٹھ
ہیں، نماز سے پہلے وضو کا ہونا، جنابت کا نہ ہونا
بدن کا پاک ہونا، کپڑے کا پاک ہونا (نماز کی) جگہ کا پاک ہونا
عورت کا چھپانامان اور گھٹنے کے درمیان کا
حصہ مرد کیلئے عورت ہے۔

اور اگر عورت کا پورا بدن چہرہ اور

اے اگر جنابت کے بجائے حیض ہوتا تو زیادہ بہتر تھا جیسا کہ منہاج میں ہے تاکہ روزہ رکھنے کی حرمت بھی شامل ہو
جائے جنابت سے روزہ رکھنا حرام نہیں ہوتا جب کہ نفاس سے ہوتا ہے۔ اسی طرح نامان سے بیکر گھٹنے تک کے
درمیان حصہ سے مباشرت وغیرہ کا حکم، واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

والركبة وعورة المرأة
الحرّة جميع بدنّها والوجه
والكفين وعورة المرأة
كالرجل واستقبال القبلة
ودخول الوقت،

فصل: وفروض الصلوة
سبعة عشر، أحدها النية
والثاني تكبيرة الاحرام
والثالث القيام للقادر
والرابع قراءة الفاتحة
والخامس الركوع والسادس
الطمأنينة فيه والسابع
الاعتدال قائماً والثامن
الطمأنينة فيه والتاسع
السجود والعاشر الطمأنينة
فيه والهادي عشر الجلوس
بين السجدين والثاني
عشر الطمأنينة فيه والثالث

دونوں سہیلوں کے علاوہ عورت ہے
بانہی کیلئے وہی عورت ہے جو مرد کیلئے
ہے۔ قبل کی طرف منہ کرنا اور وقت کا داخل
ہونا۔

فصل: (نماز کے فرائض کا بیان) نماز
کے فرض سترہ ہیں۔ ۱۔ نیت ۲۔ تکبیر تحریمہ
۳۔ قیام اس کیلئے جو کھڑے ہونے کی قوت
رکھتا ہو۔ ۴۔ سووف تحریم پڑھنا۔ ۵۔ رکوع
۶۔ رکوع میں طمانیت کا ہونا، ۷۔ رکوع
سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا، ۸۔ اس قیام
میں طمانیت کا ہونا، ۹۔ سجدہ کرنا، ۱۰۔ سجدہ
میں طمانیت کا ہونا، ۱۱۔ دونوں سجدوں کے
درمیان بیٹھنا، ۱۲۔ جلوس میں طمانیت
کا ہونا، ۱۳۔ نماز کے آخر میں بیٹھنا
۱۴۔ آخری جلوس میں التحیات کا
پڑھنا۔

۱۔ یعنی گئے ایک ہاتھ کا اندر دلی اور باہر دلی حصہ ۱۲
۲۔ یعنی اس طرح رکوع کرنا کہ رکوع سے اٹھنے سے پہلے اس کے اعضاء ساکن ہو جائیں۔ ۱۲۔ (شرح منہاج)

عشر الجلوس في آخر الصلوة
والرابع عشر التشهد في آخر
الجلوس والخامس عشر
الصلوة على النبي صلى الله
عليه وسلم فيه والسادس
عشر التسليمة الاولى والسابع
عشر الترتيب ،

فصل : و سنن الصلوة
ست وثلاثون رفع اليدين
في تكبيرة الاحرام و وضع
اليمنى على اليسرى
والنظر الى موضع السجود ،
ودعاء الاستفتاح وهى اِنِّى
وَجْهَتُ وَجْهِي لِلَّذِى قَطَرَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا
وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۱۵۔ آخری جلوس میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بھیجا۔
۱۶۔ السلام علیکم کہنا۔
۱۷۔ ترتیب لے

فصل : نماز کی سنتیں نماز کی سنتیں
چھتیس ہیں۔ ۱۔ تبحر احرام میں دونوں
ہاتھوں کا اٹھانا ، ۲۔ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ
پر رکھنا ، ۳۔ سجدہ کی جگہ نظر رکھنا ، ۴۔ نماز
شروع کرنے کی دعا پڑھنا اور وہ یہ ہے ،
اِنِّى وَجَّهْتُ رَجْعًا : میں نے اپنا منہ اس کی
طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک ایسی
کاہن اور میں مشرکوں میں نہیں بے شک میری
نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا
سب اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے
جہان کا ، اس کا کوئی شریک نہیں

۱۔ جس ترتیب سے نماز کے ارکان مذکور ہوتے اسی ترتیب سے ہر ایک کو ادا کرنا اور اگر کسی رکن کو مقدم کیا
مثلاً رکوع سے پہلے جا کر تہجد کی نماز باطل ہو جائیگی ۔ ۱۲

لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ
وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ،
وَالْتَعُوذُ مِنْ كُلِّ رُكْعَةٍ
وَالْتَامِثِينَ وَقِرَاءَةِ السُّورَةِ
وَالْجَهْرِ فِي مَوْضِعِ الْجَهْرِ وَ
الْإِسْرَارِ فِي مَوْضِعِ الْإِسْرَارِ
وَالْتَكْبِيرَاتِ سَوِي تَكْبِيرَةِ
الْأَحْرَامِ وَالتَّسْمِيْعِ وَالتَّسْبِيْحِ
فِي السُّجُودِ وَالرُّكُوعِ وَهِيَ
سُبْحَانَ رَبِّي الْعَظِيمِ ثَلَاثًا وَ
فِي السُّجُودِ سُبْحَانَ رَبِّي الْأَعْلَى
ثَلَاثًا وَوَضَعَ الْيَدَيْنِ عَلَى
الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ
وَالْإِبْتِدَاءِ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ
ثُمَّ بِالْيَدَيْنِ فِي السُّجُودِ وَ
وَضَعَ الْأَنْفَ عَلَى الْأَرْضِ فِي
السُّجُودِ وَمَجَافَاتِ الْمَرْفَقَيْنِ

مجھے یہی حکم ہوا ہے

اور میں مسلمان ہوں، ہر رکعت میں
اعوذ باللہ پڑھنا اور آئین کہنا۔
سورۃ فاتحہ کے بعد کسی سورہ کا پڑھنا
چہر کی جگہ چہر کرنا۔ آہستہ پڑھنے کی جگہ آہستہ
پڑھنا۔ تکبیر احرام کے علاوہ اگر یہ فرض ہے
دوسری تکبیریں، سمح اللہ لمن حمدہ کہنا۔ رکوع
میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا۔ سجدہ
میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنا۔ رکوع
میں دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر
رکھنا، سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو پھر
دونوں ہاتھوں کو رکھنا، سجدہ میں ناک زمین
پر رکھنا، رکوع اور سجدہ میں کہنیوں کو پہلوؤں
سے جدا رکھنا (سجدہ میں) پیٹ کو رانوں سے
اٹھانا۔ دونوں سجدوں کے درمیان
جلوس میں دعا پڑھنا اور وہ

یہ ہے۔

۱۔ فرض نمازوں میں صبح کی دو رکعت، مغرب و عشا کی پہلی دو رکعت اور جمعہ کی دو رکعت، نوافل میں عیدین استسبار، مغرب و عشا کی دو رکعتیں، تراویح اور رمضان کی وتر جسے پڑھنا مسنون ہے مگر طواف کی دو رکعتیں رات میں چہرے پر بھی جائیں گی۔ ۱۲
۲۔ فرض نمازوں میں ظہر اور عصر کی پوری نماز میں مغرب کی آخری ایک رکعت اور عشا کی آخری دو رکعت اور نوافل میں تمام سنن
راترہ فرض کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، کسوت شمس اور دن کی مطلق نوافل کو اسرار سے پڑھنا مسنون ہے۔ ۱۲

عن الجنبین فی الركوع
والسجود ، ويرفع بطنه
عن فخذیه و الذُّعَاء
فی الجلوس بین السجدةین
وهی اللّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَارْزُقْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ
وَاعْفُ عَنِّيْ وَاعْفُ عَنِّيْ وَجَلِثَةُ
الاستراحة ، و ان يعتمد
على يديه عند القيام
عن السجود و الافتراءش
فی سائر الجلسات و التَّوَكُّ
فی آخر الصلوة و وضع
اليمنى على الفخذ اليمنى
مقبوضة الاصابع فی
الجلسة الا لمبحة و
الاشارة بالمسبحة عند
قول لا اله الا الله و وضع

اللهم اغفر لي
ترجمہ، اے اللہ مجھے بخش دے
اور مجھ پر رحم فرما اور
مجھے رزق عطا فرما، اور
نقصان کا بدلہ مجھے عطا فرما۔ اور مجھے
ہدایت پر قائم رکھ اور مجھے عافیت
دے (مجھے گناہ) معاف فرما دے، جلستہ
استراحتہ سجدہ سے اٹھتے وقت دونوں
ہاتھوں پر ٹیک لگانا، (جلوسِ اخیر
کے علاوہ) تمام مجلسوں میں افتراءش
کونا، نماز کے آخر میں تودک کرنا، دونوں تشہد
میں دائیں ہاتھ کو داہنی ران پر اس طرح
رکھنا کہ انگشت شہادت کے علاوہ تمام انگلیاں
سیٹھے رہیں۔ لا الہ الا اللہ کہتے وقت کلہ
کی انگلی سے اشارہ کرنا، بائیں ہاتھ کی
انگلیاں کھول کر بائیں ران پر رکھنا
پہلا جلسہ ، پہلا تشہد پہلے

۱۔ جلسہ استراحت کا معنی یہ ہے کہ سجدہ ثانیہ کے بعد تھوڑی دیر بیٹھا ہر اس رکعت میں جس میں سجدہ ثانیہ کے بعد قیام کرنا ہے اور
اس جلسہ کی مقدار دونوں مجلسوں کے درمیان جلوس کے بعد ہے۔ (شرح منہاج و قیولی)
۲۔ افتراءش یہ ہے کہ بائیں قدم کے نیچے پر بیٹھے اور دائیں کھڑا رکھے، ۱۲۔ افتراء علی الذراعیبالا ربوبہ جلوا صلاۃ
۳۔ تودک یہ ہے کہ بائیں قدم داہنی جانب سے نکالے اور کسرین کو زمین سے چکا دے، ۱۳۔ (منہاج صلاۃ)

اليد اليسرى مبسوطة
 الاصابع والجلسة الاولى
 والتشهد الاول ، والصلوة
 على النبي صلى الله عليه وسلم
 في التشهد الاول وفي التشهد
 الاخير على الازل والدعاء
 في آخر الصلوة بعد التحية
 وهي الدعاء كما صَلَّيْتُ وَ
 سَلَّمْتُ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ
 وَتَرَحَّمْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ وَ
 عَلَىٰ اِلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ
 رَبَّنَا اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اِنَّكَ
 عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبَّنَا لَا
 تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
 وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً
 اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا

۲۹
 تشہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 درود بھیجنا، آخری تشہد میں رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پر درود
 بھیجنا۔ نماز کے آخر میں التحیات کے
 بعد دعا پڑھنا اور وہ دعا یہ ہے
 کما صَلَّيْتُ سے وانت خیر الوارثین تک
 ترجمہ :- جس طرح تو نے درود بھیجی برکت
 و رحمت نازل کی اور رحم فرمایا ابراہیم پر
 اور ان کی آل پر تمام عالم میں اے ہمارے
 رب بیشک تو سراپا ہوا بزرگ ہے بیشک
 تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے
 نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت
 دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا
 کر بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے ،
 اے میرے رب مجھے کیلئے چھوڑ اور تو

اے شرح مہذب میں احادیث صحیحہ میں جو درود وارد ہیں اس طرح ہی کیا ہے ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
 عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْوَقْفِيِّ وَعَلٰی اٰلِهِٖٓ اَزْوَاجِهِٖٓ وَذُرِّيَّتِهِٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
 وَبَارَكْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
 فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۱۲ - (عمیدۃ شاہ ج ۱)

وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ وَالْقَنُوتُ
فِي الصُّبْحِ ، وَهُوَ الدُّعَاءُ
اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ
وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي
فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِي مَا
أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ
تَقْضِي وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ
إِنَّهُ لَا يَدِلُّ مَنْ وَالَيْتَ
وَلَا يَعْزِمُ مَنْ عَادَيْتَ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ
فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ مَا قَضَيْتَ
وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَبِّ
اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ
الرَّاحِمِينَ ، وَالْأَمَامُ

سب سے بہتر وارث کا صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا
اور دعا یہ ہے ، اللہم اھدنی الخ (ترجمہ) اے
اللہ تو مجھے ان لوگوں کے راستے پر چلا جنہیں
تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے ان لوگوں سے
عافیت دے جن کو تو نے عافیت دی ہے اور جنکو
تو نے دوست بنایا ہے انکی دوستی میں مجھے رکھ دو
جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے آمین میرے لئے برکت
دے اور جو کچھ تو نے منیضہ کر دیا ہے انکے شر سے مجھے
محفوظ رکھ بیشک تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر حکم نہیں
کیا جاتا بیشک تیرا دوست ذلیل نہیں ہوتا اور تیرا
دشمن عزت نہیں پاتا اے ہمارے رب تو برکت
والا اور بلند ہے تو ترے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں
اسکی جو تو نے منیضہ فرمایا اور میں تجھ سے مغفرت
چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور اللہ
تعالیٰ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انکی آل
پر اے میرے رب معاف فرما اور مجھ پر اے سب سے بہتر
رحم والا ہے ، امام ۱۱ اس دعائیں (لفظ جمع

۱۔ کتب قدیم میں کئی ایک دعائیں منقول ہیں ان میں سے ایک یہ ہے ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنُوتُ وَمَا
أَخْبَرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ۱۲ (شرح منہاج)

یا قی بلفظ الجمع و یرفع
 یدیه بلا مسح الوحہ ، و
 یؤمن الماموم فی الدعاء
 ویوافقہ فی الشاء و ان لم
 تسمع قنت ویسن رفع
 یدیه مع ابتداء رفع راسہ
 قائلا سمع اللہ لمن حمدہ
 فاذا انتصب قال رَبَّنَا لَكَ
 الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ
 الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَیْنَهُمَا
 شَئْءٌ بَعْدَهُ و یزید المنفرد
 اَھْلُ الشَّاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ
 مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ
 عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا
 اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ
 وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا

استمال کرے اشد اللہم اعدنی کے بجائے اللہم
 اعدنا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے لیکن ہاتھوں
 کو چہرہ پر نہ پھیرے مقتدی دعائیں آمین کہے
 اور شنائیں امام کی موافقت کرے اور اگر
 (دور ہونے یا کسی اور وجہ سے) مقتدی امام
 کی آواز نہ سنے تو وہ بھی قنوت پڑھے ^{۲۲} مسنون یہ
 ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رکوع سے
 سر اٹھانے کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو اٹھائے
 جب سیدھا کھڑا ہو جائے تو کہے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
 ترجمہ اے ہمارے رب تیرے لئے ہی تمام خوبیاں ہیں
 آسمانوں اور زمین بھر کر اور اس کے بعد توجہ چیز چاہے
 اسکو بھر کر تنہا نماز پڑھنے والا اتنا اور بڑھائے
 اہل الشارح بندے نے جو کچھ کہا اس سے زیادہ
 تو تعریف اور بزرگی کے لائق اور ہم سب تیرے بند ہیں
 اے اللہ جسے تو عطا کرے اے کوئی روکنے والا نہیں
 اور جسے تو روکے اے کوئی دینے والا نہیں اور

۱۔ شنائے جو فائدہ لکھنے والا یقین سے شروع ہے جب امام ٹہرا پڑھے تو مقتدی بھی آہستہ آواز میں تنہا پڑھے اور امام کے
 ساتھ شرکت کرے ، (ماخوذ از شرح منہاج وغیرہ)

۲۔ (شرح منہاج صفحہ ۱)

۳۔ امام سمع اللہ لمن حمدہ جہر کے ساتھ کہے اس کے علاوہ بقیہ کلمے آہستہ کہے اور مقتدی و منفرد سب کچھ آہستہ کہے
 (شرح منہاج)

هَادِيَ لِمَا أَضَلَّتْ وَلَا
مُبَدِّلَ لِمَا حَكَمْتَ وَلَا يَنْفَعُ
ذَا الْحَبْدِ مِنْكَ الْجَدُّ وَيُؤَيِّدُ
السَّلَامَ عَلَى الْحَاضِرِينَ
مِنَ النَّاسِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالْجِنِّ الْمُؤْمِنِ وَالسَّلِيمَةِ
الثَّانِيَّةُ .

فصل : والا بعض ستہ
التَّشَهُدِ الْاَوَّلِ ، وَالْجُلُوسِ
لَهُ وَالْقَنُوتِ وَالْقِيَامِ لَهُ
وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْاَوَّلِ وَعَلَى الْاَوَّلِ فِي الثَّانِي
وَإِنْ تَرَكَ وَاحِدًا مِنْهَا فَإِنْ
تَذَكَّرَ قَبْلَ التَّلْبِيسِ بِفَرْضٍ
عَادَ إِلَيْهِ وَإِنْ تَذَكَّرَ بَعْدَ
التَّلْبِيسِ لَمْ يَعِدْ إِلَيْهِ ،

تیری تضا کا کوئی پھیرنے والا نہیں اور ہے تو
گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور
تیرے حکم کا کوئی بدلنے والا نہیں اور تیرے
عذاب سے مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دیتا اسلام
میں ان سب کی نیت کرے جو بھی فرشتے اور ایمان
والے انسان و جنات عاقر ہیں ۔ دو سلام پھرنا

۲۰

فصل : (سنن الباقی) سنن ابی حاض چھ
ہیں ، پہلا تشہد پہلے تشہد کا جلوس دعا
قنوت قنوت کھیلے کھڑا ہونا پہلے تشہد میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا دوسرے
تشہد میں ان کی آل پر درود بھیجنا اگر ان سنتوں
میں سے کسی ایک کو ترک کیا

اور کسی فرض کو شروع کرنے سے
پہلے وہ یاد آجائے تو اس کو ادا کرے ،
اور اگر کسی فرض کو شروع کرنے کے بعد
یاد آئے تو اس کی طرف نہ لوٹے ،

۱۔ ابی حاض وہ سنتیں جن کے ترک سے سجدہ ہو کر جائیگا ۔ ۱۲ (آخر النامہ)

۲۔ اور سجدہ ہو کر ۱۲ (۱۱ متن ابی شجاع)

فصل: والذي يبطل

الصلوة اثنان وعشرون خصلة
الكلام عمداً والقهقهة
عمداً والبكاء شاهقاً عمداً
والفعل ثلاثاً متواليه عمداً
والأكْكل والشربُ و الظهار
حرفين او حرف مفهم عمداً
وترك فرض من فروض
الصلوة عمداً و زيادة ركوع
عمداً و زيادة سجود عمداً
وقعودٍ و قيامٍ عمداً و قراءة
الفاتحة في غير موضعها
عمداً و قراءة التشهد في غير
موضع عمداً و فعل الصلوة
مع الشك في النية و قطع

فصل: انما باطل كرموالي چیزیں

جو چیزیں نماز توڑ دیتی ہیں وہ باتیں ہیں ،
قصداً گفتگو کرنا ، قصداً قہقہہ لگانا ،
قصداً سسکی لے کر رونا ، پے درپے تین
مرتبہ کوئی کام کرنا ، قصداً کھانا ، پینا
دو حرکت یا ایک حرکت جس کا معنی سمجھ میں
آئے اس کو ظاہر کرنا ،
نماز کے فرائض میں سے قصداً کسی فرض
کو ترک کرنا ، جان بوجھ کر رکوع سجدہ
قدہ یا قیام کا زیادہ کرنا ،
قصداً سو دناتحہ کا ایسی جگہ پڑھنا جو اس
کا محل نہ ہو ، التہیات کا عمداً ایسی
جگہ پڑھنا جو اس کا محل نہ ہو ،
نیت میں شک کے ساتھ نماز ادا کرنا ،
نیت قطع کرنا ۔

لے قہقہ سے یہاں مراد ایسی ہنسی ہے جس سے دیا اس سے نامزد حرکت ظاہر ہوتے ہیں یا ایک حرکت با معنی ظاہر ہو ۔ ۱۲۔
کہ دو حرکت ہوں تو خواہ معنی ان کا سمجھ میں آئے یا نہ آئے اود ایک حرکت ہو تو اسکا معنی منہم ہو جیسے قہقہ قہقہ سے فعل امر ہے
تہ جیسے دیکھو یا جوس میں سجدہ فاتحہ پڑھنا ۔

کہ شکیا قیام میں التہیات پڑھنا ۱۱
فی شکیا شک ہو گیا کہ اس نے نیت کی ہے یا غم کی یکن شک سے نماز اس صورت میں باطل ہوتی ہے جب کہ وہ اتنے
وقت تک ہو کہ اس میں نماز کا کوئی رکن ادا کیا جائے ۱۲۔ (الفتا علی المذاہب الاربعہ)
لے غالباً اس کا معنی صرف نیت ہے یعنی ایک نماز پڑھتے ہوئے دوسری نماز کا ارادہ کرنا ۔ فالنیت لانی اعلم

النية والعزم على قطعها
وانكشاف العودة عمدًا
واستدبار القبلة والحديث
وملاقاة النجاسة والردة
في الصلوة،

فصل: و اذا شك في
عدد الركعات وهو في
الصلوة اخذ بالاقل ثم
يسجد سجدتين للسهو
فان زاد في الصلوة ركوعًا
او سجودًا او قيامًا او قعودًا
على وجه السهو يسجد
للسهو وان تكلم او تبلم
ناسيا او قرأ في غير موضع
القرأة يسجد للسهو وان
ترك واحدا من الارباع
سجد لتركه وسجود

نماز قطع کرنے کا ارادہ کرنا۔ قصداً
نمازیں ستر (نماز میں جس کا چھپانا شرط
ہے) کا کھولنا، قبلے سے پھر جانا۔ حدیث
لاحق ہونا، نجاست کا لگ جانا۔
اور مرتد ہو جانا (معاذ اللہ)

فصل: (سجدة سہو کا بیان) جب
نماز میں رکعات کے شمار میں شک ہو تو کم کی
جانب اختیار کرے، پھر سہو کے دو
سجدے کرے، یونہی اگر نماز میں بھول
کر رکوع یا سجدہ یا قیام یا قعود زیادہ
کر دیا تو سجدہ سہو کرے اگر بھول کر
کلام یا سلام یا غیر جگہ قرأت کر دے تو
سجدہ سہو کرے،
سنن البیاض میں ہے اگر کوئی ایک چھوڑ
دے تو اس کے ترک کرنے کی
وجہ سے بھی سجدہ سہو کرے،
سجدہ سہو سنت ہے۔

۱۔ غالباً اس کا معنی ہے نماز سے نکلنے کی نیت کرنا جیسا کہ الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں مبطلات صلاۃ
میں مذکور ہے نیت الخروج من الصلوة قبل تمامہا یعنی نماز مکمل ہونے سے پہلے نماز سے نکلنے کی
نیت کرنا۔ ۲۔ اگر

السُّهُوَّةُ وَمَحَلُّهُ قَبْلُ
السَّلَامِ وَبَعْدَ التَّشْهَدِ وَ
أَنْ يَقُولَ فِي سَجْدَةٍ سُبْحَانَ
مَنْ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْهُوُ وَلَا
يَغْفُلُ وَلَا يَلْهُوُ.

فصل: المرأة تخالف
الرجل في خمسة أشياء
فالرجل يجا في مرفقيه
عن جنبه في الركوع
والسجود ويرفع بطنه
عن فخذه في السجود و
تضم المرأة بعضها إلى
بعض ويجهر في مواضع
الجهر والمرأة تسرو إذا نابها
شيء في الصلوة سبح وإذا نابها
صنعت بأن تضرب بطن كفها
اليمنى على ظهر اليسرى وعورة
الرجل ما بين السرة و
الركبة، وعورة الحرة

اس کا عمل سلام پھرنے سے پہلے
اور التحیات کے بعد ہے اور اس
سجدہ سہو میں یہ پڑھے، سبحان من
لا ینام الخ پاک وہ جو نہ سوتا ہے اور
نہ بھولتا ہے نہ غافل ہوتا ہے اور کھلتا ہے۔
فصل: نماز میں عورت پانچ چیزوں
میں مرد کی مخالفت کرنے لہذا مرد کو رکوع اور
سجدے میں کہنیوں کو پہلو سے جدا رکھے اور سجدے
میں پیٹ کو رانوں سے اٹھائے رکھے اس کے
برخلاف عورت اپنے بعض اعضا کو بعض سے ملے
رکھے گی مرد جہر کی جگہوں پر جہر کرے گا اور عورت
آہستہ پڑھے گی، نہ نماز میں اگر مرد کو کوئی مانع
پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے گا اور عورت کو کوئی
مانع پیش آجائے تو وہ تصنیق کرے یعنی دلہنے یا
کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر اسے مرد کیلئے نماز
میں بدن کے جس حصہ کا چھپانا شرط ہے اناث
اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ اور آزاد عورت کیلئے
چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں کے علاوہ پورے بدن
کا چھپانا شرط ہے۔

جميع بدنہا الا الوجه
والکفین و عورة المرأة
کعورة الرجل و تخفض
صوتها بحضرة الرجل الاجنبی
فصل: ویکره الصلوة عند
الاستواء الا یوم الجمعة و
ان لم یحضرها و عند
طلوع الشمس حتی یرفع
قدر رمح و عند الاصفرار
حتی تغرب و بعد فريضة
الصبح حتی تطلع الشمس
و بعد العصر حتی تغرب
الا لسبب من الاسباب
قبلها او مقارن لها
كالفاضة و الکسوف و تحية
المسجد و یتکرر بتکرار
الدخول ولو عن قرب
و سجدة التلاوة و الشکر

اور باندی کیلئے آٹنا ہی چھپانا ضروری ہے
تغنامر کیلئے ہے۔ اجنبی مرد کی موجودگی
میں عورت اپنی آواز پست رکھے۔

فصل: اوقات مکروہہ ان وقتوں میں
نماز مکروہہ ہے استواء آفتاب کے وقت
مگر جمعہ کے دن (اس وقت نماز مکروہہ نہیں)
اگرچہ وہ جمعہ میں حاضر ہو اور سورج طلوع ہونے
کے وقت یہاں تک کہ ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جائے
اور سورج زرد ہونے کے وقت سے غروب ہونے
تک اور صبح کی نماز فرض کے بعد سے طلوع آفتاب
تک اور نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک
مگر جبکہ ان اوقات سے پہلے یا ان کے ساتھ
ہی کوئی سبب ہو تو ان اوقات میں بھی کرؤ
نہیں جیسے فوت شدہ نماز کی قضا و سجدہ گہن
کی نماز اور تحیۃ المسجد مسجد میں بار بار داخل ہونے
سے تحیۃ المسجد بھی بار بار پڑھی جائیگی، اگرچہ قرآن
ہی سے داخل ہو، سجدہ تلاوت، سجدہ شکر

۱۔ نصت الشہار شہری سے نصت الشہار متین بین آفتاب و عین تک وقت استواء ہے۔ ۱۲۔ آخر
کے اسباب ہیں قسم کے ہیں۔ مقدم، مقارن، متاخر۔ سبب مقدم یا مقارن ہو تو اوقات مکروہہ میں بھی نماز جائز ہے

فوت شدہ نماز کا سبب مقدم ہے۔ اسی کے مثل نماز جنازہ، نماز طواف، سنت و متو، تحیۃ المسجد، سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر وغیرہ میں
سبب مقارن والی نماز جیسے سورج کو گہن اور استسقاء کی نمازیں یہ سب اوقات مکروہہ میں بھی جائز ہیں۔ سبب متاخر والی نماز جیسے
احرام اور استسقاء کی نمازیں۔ انہیں اوقات مکروہہ میں پڑھنا مکروہہ تحریمی ہے۔ ۱۲۔ آخر

و الوضوء یستثنی حرم
مکة فلا تکره الصلوة فی
ای وقت ما .

فصل: یجب الصلوة علی
کل مسلم عاقل بالغ طاهر
دون کافر اصلی و صبی و
مغمی علیہ و نفاس و حائض .
فصل: الاذان والاقامة
سنة فی المکتوبة یشرط
فی المودن الاسلام والذکورة
والتمیز ، ویسن ان یکون
المودن صبیّا حسن الصوت
عدلاً مطہراً مطوعاً ولا
یجوز الاذان للمرأة

اور تحیت الوضوء ، حرم کہ منظر اس سے
مستثنیٰ ہے لہذا وہاں کسی بھی وقت نماز
مکروہ نہیں ہے۔

فصل (اُن لوگوں کا بیان جن پر نماز فرض ہے)
ہر عاقل بالغ (حیض و نفاس سے پاک مسلمان پر
نماز فرض ہے کافر اصلی بچہ ، بیہوش اور
حیض و نفاس والی عورت پر فرض نہیں ،
فصل: (اذان و اقامت کا بیان)
فرض نمازوں میں اذان و اقامت سنت ہے
مودن کیلئے شرط ہے کہ مسلمان مرد اور صبا
تمیز ہو ۔ سنت یہ ہے کہ مودن بلند اور اچھی آواز
والا عدل و طہارت والا پرمیزگار ہو ۔ عورت
کو اذان دینا جائز نہیں ، اور یہ بھی شرط ہے کہ
اذان وقت میں ہو (لہذا وقت پہنچنے سے پہلے

لے یہ سب اوقات مذکورہ میں مکروہ نہیں ہیں ۔ (الشرح منہاج)

۱۔ قول مستد ہے کہ ان اوقات میں نماز پڑھنا حرم کہ میں منسلک اول ہے ۱۲ (تلمیذی ج ۱۔ ص ۱۸۱ شرح منہاج) ہے
۲۔ کافر اصلی یعنی جو مرتد نہ ہو ، کافر اگر اسلام لائے تو اس پر زمانہ کفر کی قضاء لازم نہیں اور مرتد پر زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضاء
۳۔ بچے پر نماز فرض نہیں خواہ مذکر ہو یا مؤنث مگر سات سال کی عمر میں انہیں نماز کا حکم دیا جائیگا اور دس سال کے ہو جائیں اور سات
پر نہیں تو انہیں ارا جائیگا اور یہ حکم دینا اور مارنا بچوں کے ولی پر واجب ہے ، ۱۲ (شرح منہاج ص ۱۸۱ ج ۱)

۴۔ اذان و اقامت سنت مکروہ ہیں اور ایک قلیل ہے کہ جماعت کیلئے فرض کفایہ ہیں ۔ ۱۲ (شرح منہاج)

۵۔ لہذا کافر عورت ، مجنون اور نشہ و اسے کی اذان صحیح نہیں ہے اگر میسر نہیں ہے تو اس کی بھی اذان صحیح نہیں اور
میزر ہو تو صحیح ہے ۔ تمیز بچے کی سمجھ کی اس حالت کو کہتے ہیں جیکہ وہ خود سے کھانا کھائے پانی پئے اور آب دست لے ۔

ویشترط وقوعه فی الوقت
 الا فی الصبح فانه یجوز
 فی النصف الاخیر وان یوذن
 قائما مستقبل القبلة
 ویقول فی الصبح التثویب
 وهو الصلوة خیر من النوم و
 الاذان مثنی والاقامة
 فرادی الالفاظ الاقامة و
 یناط الاقامة بالامام و
 الاذان یناط بالمؤذن
 ویسن ادراجها وترتیلہ
 والترجیع فیہ ویشرط
 فیہ الترتیب والمولات
 ویسن فی العید والکسوف
 والاستسقاء والتطویح و
 نحوہم الصلوة جامعۃ ، و
 یکرہ الاذان للمحدث
 والجنب اشد والاقامة

اذان دینا صحیح نہیں) مگر صبح کی اذان
 رات کے نصف اخیر میں دینا جائز ہے اور سنت
 یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان دے اور صبح
 کی اذان میں تثویب یعنی (حی علی الصلوة کے بعد)
 الصلوة خیر من النوم کہے اذان میں ہر ایک کلمہ
 دوبارہ اور اقامت میں ایک ایک بار کہا جائے قد
 قامت الصلوة کے علاوہ کہ یہ دو مرتبہ
 کہا جائے، اقامت امام سے متعلق ہے اور
 اذان مؤذن سے متعلق ہے،

اقامت جلدی جلدی کہنا اور اذان ٹھہر ٹھہر
 کر ترجیح کے ساتھ دینا مسنون ہے اذان
 میں ترتیب اور مولات ایسی کلمات
 اذان کا پے درپے ہونا شرط ہے۔
 عید، کسوف، استسقاء، توافیح اور ان جیسی
 نمازوں میں الصلوة جامعۃ کہنا مسنون ہے۔
 حدث والے کو اذان دینا مکروہ ہے اور جنابت
 والے کو اشد مکروہ ہے اور احدث و جنابت کی
 حالت میں اقامت کہنا بہت ہی سخت مکروہ ہے۔

۱۔ ترجیح کا معنی یہ ہے کہ شہادتین کو جہر سے کہنے سے پہلے دو مرتبہ آہستہ کہے۔ ۱۲ (شرح منہاج ص ۱۲)

۲۔ وہ نمازیں جن میں جماعت مشروع ہے۔ (۱۲۔ شرح منہاج)

اغْلَظْ وَيَسْتَحِبُّ لِسَامِعِهِ أَنْ
يَقُولَ مِثْلَ قَوْلِهِ لَا فِي
الْحِجَلَتَيْنِ يَقُولُ لَا حَوْلَ وَ
لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
وَلِسَامِعِهِ وَالْمُؤْذِنُ أَنْ
يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَرَاعِ وَيَقُولُ
اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ
التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ
أَبِ مُحَمَّدٍ الْوَصِيْلَةِ وَ
الْفَضِيْلَةِ وَالدَّرَجَةِ الرَّفِيْعَةِ
الْعَالِيَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا
فِي الدُّنْيَا وَعَدَّتُهُ وَارْزُقْنَا
شِفَاعَتَهُ وَلَا تَحْرِمْنَا رُؤْيَاهُ
إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ
اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا صَادِقًا
لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ -

اذان سننے والے کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ مؤذن
کے قول کو دہرائے مگر حی علی الصلوٰۃ اور حی
علی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا
باللہ علی العلی العظیم کہے،
اذان دینے اور سننے والے کیلئے مستحب یہ ہے
کہ وہ اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر دو دُعا ہیں اور یہ دعا پڑھیں 'اللہم رب
ہذہ الدعوة الخ ترجمہ :- اے اللہ اس دعا
تامہ اور قائم ہونے والی نماز کے مالک تھے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند
و بالا درجہ عطا کر اور ان کو مقام محمود میں کھڑا
کر جس کا تو نے وعدہ کیا ہے
اور ہمیں ان کی شفاعت عطا فرما اور
ان کے دیدار سے ہم کو محروم نہ کر۔ اے
اللہ، ہمیں اپنی رحمت سے ایسا سچا ایمان
عطا کر جس کے بعد کفر نہ ہو۔
اے رحم والوں میں سب سے بہتر
رحم والے، -

لے اذان کی فتح اقامت کا جواب بھی ہے اور اس میں بھی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور قد
قامت الصلوٰۃ کے جواب میں کہے اقامت اللہ کو ادا تھا اللہ ۱۲ (شرح منہاج ص ۱۷۱) حاشیہ ۱ (مجلہ صوفیہ)

نقل من اساس المصلی
قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من وضع
ابهاميه على عينيه حين
قال المؤذن اشهد ان
محمد ارسول الله انا قائد
له في الجنة قيل يا رسول الله
صلى الله عليه وسلم كيف
وضع ابهاميه قال ضَعُ
ظفريك على عينيك ولا تمدهما

اساس المصلی سے منقول ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مؤذن
اشہد ان محمد رسول اللہ کہے اس
وقت جو اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی
آنکھوں پر رکھے، میں اسے جنت
میں لے جاؤں گا، عرض کی گئی کہ یا
رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آنکھوں
پر انگوٹھے کس طرح رکھے فرمایا اپنے
دونوں ناخنوں کو دونوں آنکھوں پر
رکھو اور انہیں نہ کھینچو!

فصل : فی السواک السواک **فصل : مسواک کا بیان** نماز پڑھنے کیلئے
سنۃ عرضاً بخشیر سوی روزہ کی بود وغیرہ دود کرنے کیلئے دانتوں کی چوڑائی

۱۔ حضور پر نور شفیع یوم انشور صاحب بوداک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھ یا انگشتان شہادت
چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز بلکہ مستحب ہے ملتکا محدثین اس باب میں حضرت خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا
صدیق اکبر و سیدنا امام حسن مجتبیٰ و حضرت سیدنا ابوالعباس خضر علی الجبیب الکرم علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیرہم اکابر دین
سے حدیثیں روایت فرماتے ہیں۔ تفصیلی دلائل کیلئے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی
قدس سرہ العزیز کا رسالہ منیر العین فی حکم تقبیل الایہسا میں کا مطالعہ کریں، فتاویٰ رضویہ دوم میں یہ مہلک رسالہ
شال ہے۔ ۱۲۔

اصبعه للصلاة وتغير الفم
ولا يكره الا للصائم بعد
الزوال والتسمية في اوله
وان ترك ففي اثنا عشر فلا
تترك السواك فانه مطهرة
للفم ومرضات للرب الصلاة
بالسواك افضل من سبعين
صلاة بخير سواك .

فصل : في صلاة النفل
النفل قسمان قسم له
يسن فيه الجماعة ومنه
الرواتب مع الفرائض و
قسم يسن فيه الجماعة
كالعيدين والكسوفين
والاستسقاء والتراويح
ويسن القنوت في الوتر
في النصف الثاني من

میں انگلی کے علاوہ کسی سخت چیز سے مسواک
کرنا سنت ہے ، مسواک کرنا مکروہ نہیں ،
مگر روزہ دار کو زوال کے بعد مکروہ ہے
مسواک شروع کرتے وقت بسم اللہ
پڑھے اور اگر بسم اللہ چھوڑ دیا تو درمیان
میں کہے ، مسواک ترک مت کرو کہ یہ سبب
منہ کی صفائی اور رب تبارک تعالیٰ کی رضا کا
اور جو نماز مسواک کر کے پڑھی گئی وہ افضل ہے
بے مسواک کی تر نمازوں سے ،

فصل : (نفل نمازوں کا بیان) نفل کی دو قسمیں
ہیں ایک قسم یہ ہے کہ اس میں جماعت مستنون
نہیں اسی قسم میں سے سنن رواتب ہیں جو
فرائض کیساتھ پڑھی جاتی ہیں ۔ دوسری قسم یہ ہے کہ
اس میں جماعت مستنون ہے جیسے عیدین ، سورج اُگنے
چاند گھٹنے ، استسقاء اور تراویح کی نمازیں ۔

رمضان المبارک کے نصف اخیر میں وتر میں
دو قنوت پڑھنا سنت ہے پڑھنے کے محل اور

۱۔ اس میں جماعت مکروہ نہیں کہانی بشرح المنہاج مگر خلافتِ اولیٰ ہے ۔ ۱۲ (تخلیوی ج ۱ ، ص ۱۱۱)

۲۔ سنن رواتب یہ ہیں دو رکعت نماز فجر کے فرض سے پہلے و ظہر کے فرض سے پہلے دو رکعت نماز عصر کے فرض کے بعد دو رکعت نماز عشاء کے فرض کے بعد : ۱۳ (منہاج ص ۱۱۱)

جہر کرنے میں یہ صبح کی دعائے قنوت کی طرح ہے دعائے قنوت سے پہلے پڑھے،
اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ اِنِّخ ترجمہ الہی ہم تجھ سے
مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں
اور ہدایت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں
اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کیسا تجھ
تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں
ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں و اس
شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے اے اللہ
ہم تیری ہی عباد کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے
نماز پڑھتے ہیں و سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف
دوڑتے اور سعی کرتے ہیں اور تیری رحمت کے
امیدار ہیں اور تیرے بڑے عذاب سے ڈرتے ہیں،
بیشک تیرا بڑا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے
اے اللہ کفار اہل کتاب اور مشرکین پر عذاب کر
جو تیرے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور تیرے
رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں اور تیرے دوستوں سے

۱۲۔ آخری رکعت میں رکوع کے بعد اعتدال کی حالت میں سبڈ سے پہلے قنوت پڑھا جائے جماعت میں امام قنوت جہر سے پڑھے اور منفرداً
 اللہ اللہ انما نستعینک سے بالکفار مثنیٰ تک شرح منہاج میں محمد کے حوالے سے مذکور ہے اور تطویلی [پڑھے ۱۲]
 میں ہے کہ قاضی ابو الطیب سے اللہم غلب الکفر قواصل الکتاب سے ناجعلنا منہم تک کی تراویح مری ہے۔ ۱۲

15

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
 وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْ
 ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَآلِمْ
 بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ
 فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَ
 الْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلَى
 مِلَّةِ رَسُولِكَ وَخَلِيلِكَ وَ
 أَوْزِعْهُمْ أَنْ يُوَفُّوا بِعَهْدِكَ
 الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِمْ
 وَأَنْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ
 وَعَدُوِّهِمْ إِلَهَ الْحَقِّ وَ
 اجْعَلْنَا مِنْهُمْ اللَّهُمَّ
 اهْدِنِي إِلَى آخِرِهِ وَيَسْتَحِب
 فِيهِ الْجَمَاعَةَ أَنْ صَلَّى
 مَعَ التَّارَويحِ ،

لڑتے ہیں ، الہی تو مؤمنین اور مومنات
 اور مسلمین و مسلمات کو بخشدے ، اور
 انکے آپس کی حالت درست کر دے ، اور
 انکے دلوں میں الفت پیدا کر دے اور انکے
 دلوں میں ایمان و حکمت بھر دے اور انہیں
 اپنے رسول و خلیل کے دین پر قائم
 رکھ اور انہیں طاعت دے کر وہ
 تیرے اس عہد کو پورا کریں جو عہد تو نے
 ان سے لیا ہے اور ان کو تو اپنے دشمن
 پر مدد عطا فرما ۔
 اے مجبور برحق ہمیں انہیں میں
 سے کر دے اور پھر اللہم اھدنی اخیر
 تک پڑھے ، اگر تراویح کے ساتھ
 وتر پڑھی جائے تو اس میں
 جماعت کرنا مستحب ہے ۔

لے واجلنا منہم کے بعد نماز صبح کی دعائے قنوت اللہم اھدنی اخیر جو ص ۵۵ پر مذکور ہے اس کو پڑھے
 کے وتر کی کم سے کم ایک رکعت اور زیادہ سے زیادہ رکعتیں ہیں ۔ (پہنجا)

فصل : الجماعة سنة
 موكدة في المكتوبات
 غير الجمعة للرجال و
 غير موكدة للنساء و
 تنال فضيلة الجماعة
 بادرالك جزء من الصلوة
 ولا رخصة في ترك الجماعة
 الا لعذر اقام عام كالمر
 والريح العاصفة في
 الليل والوحل الشديد
 واما خاص كالمرض
 والحر والبرد الشديد
 والجوع والعطش
 الظاهرين وخوف الظالم
 وملازمة الغريم وهو

فصل : (جماعت کا بیان) مردوں
 کیلئے جو کہ علاوہ فرض نمازوں میں
 جماعت سنت موكدة ہے اور غورتوں کیلئے
 جماعت سنت موكدة نہیں۔ جماعت کے ساتھ نماز
 کا ایک جز بھی مل جائے جماعت کی
 فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ جماعت ترک
 کرنے کی رخصت نہیں ہے مگر کسی عذر کی وجہ سے
 ترک جماعت کی رخصت ہے (خواہ وہ عذر
 عام ہو جیسے بارش، رات کے وقت تیز ہوا اور
 شدید کچھل پڑا وہ عذر خاص ہو جیسے بیماری سخت
 گرمی اور سردی، ظاہری تلخ بھوک اور
 پیاس ظالم کا خون (قرض دار کو)
 قرض خواہ کا گھیرے رہنا، جب کہ
 یہ تنگ دست ہو،
 سزا کے مساں ہونے کی امید ہونا

۱۔ کیونکہ جو صحیح ہونے کیلئے جماعت شرط ہے لہذا اس میں جماعت فرض ہے۔ ۱۲ / آخر
 کہ امام کے سلام اول شروع کرنے سے پہلے جو شریک ہو اس نے جماعت اور اس کی فضیلت پالی مگر یہ فضیلت
 اس سے کم ہے جو شروع سے جماعت میں شریک رہا۔ ۱۳ (شرح منہاج و قلیوبی)
 کہ یعنی کھانے یا پینے کی چیز حاضر ہو اور نفس کو اس کی خواہش ہو۔ ۱۴ (شرح منہاج ص ۲۳۵)
 کہ یعنی غائب رہنے سے سزا معاف ہو جائیگی یا اس میں تخفیف ہو جائیگی۔ ۱۵ (شرح منہاج و قلیوبی ج ۱ ص ۲۴۰)

معسر و رجاء عفو العقوبة
والعری و ترحل الرفقة
واكل ماله رائحة كريهة
وتمريض من لامتعهد
له او يانس به و اشراف
القريب و الحبيب والزوجة
والمملوك-

ننگا ہونا، ساتھیوں کے کوچ کر جانے کا
(خون ہونا) ایسی چیز کا کھالینا جس کی
ہونا پسند ہو (جیسے لہسن پیاز وغیرہ) ایسے
مریض کی تیمارداری کرنا جس کا کوئی دیکھ بھال
کر نہ والا نہ ہو (دیکھ بھال کر نہ والا تو ہو) مگر اس
سے مریض کو انس ملتا ہو رشتہ دار دوست
بیوی اور غلام کا قریب المرگ ہونا (ان تمام
صوتوں میں جماعت ترک کر نیکی رخصت ہے)

فصل : ولا یصح اقتداء
القاری بالامی و هو من
یخلل بحرف او تشدیده
من الفاتحة ومنه
الارت وهو الذی یدغم
فی غیر موضعه والاشغ
وهو الذی یبدل حرفا
بحرف و یکره الاقتداء
بالتمام و الفافاء

فصل : (اقتدار کا بیان) امی کے
پیچھے قاری کی نماز صحیح نہیں ہوگی، امی اسکو
کہتے ہیں جو سورہ فاتحہ کا کوئی حرف یا تشدید
اپنی طرح ادا نہ کر سکے، اسی میں سے ارت
(تسلانے والا) بھی ہے آرت وہ شخص ہے
جو ادغام نہ کرنے کی جگہ ادغام کرے اور اسی
میں سے الشخ (ہکلائے والا) بھی ہے اور الشخ
وہ ہے جو ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دیتا
ہو، تمام ہجاء کو مکر پڑھے (فانار) جو فار

لے جیسے سین کو ثار یا دار کو غین پڑھتا ہو مثلاً مستقیم کو مشتقیم اور غیر المنسوب کو غنیغ المنسوب پڑھتا ہو۔ ۱۲ شرح منہاج

و اللحان ویصح اقتداء
الامی بمثله قراءة
ولا یصح اقتداء اللحان
بمثله ان لم یتمقا
قراءة۔

فصل: لا یتقدم علی
امامہ فی الموقف
فان تقدم بطلت و
یستحب تخلفه قليلا
والاعتبار فی التقدم
بالعقب ولا یضر المساوات
وتقف خلفه الرجال
ثم الصبيان ثم الخناثا
ثم النساء ولا یقف
الماموم منفرد ابل

کو مکڑ پڑھے) اور لائن (جو اعرالی غلطی کرے
یعنی ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھے) انکی
اقتدار کردہ ہے۔ ایک امی کو ایسے امی کے پیچھے
نماز پڑھنا صحیح ہے جو قرآن میں سی کے مثل ہو لائن
(اعرالی غلطی کر نیوالے) کو اپنے جیسے شخص کے پیچھے
نماز پڑھنا صحیح نہیں بلکہ دونوں قرات میں متفق نہ ہوں
فصل: (امام کے تقدم اور صغیر کی ترتیب
کا بیان) مقتدی کھڑے ہونے میں اپنے امام سے
آگے نہ ہونے اگر آگے ہو گیا تو نماز باطل ہو جائیگی،
مقتدی کا کچھ پیچھے رہنا مستحب ہے، آگے ہونے میں
ایسی کا اعتبار ہے مقتدی کو امام کے برابر کھڑے
ہونے میں کوئی حرج نہیں امام کے پیچھے پہلے مرد
کھڑے ہوں پھر بچے پھر نختے پھر عورتیں اکیلا
مقتدی صف کے پیچھے نہ کھڑا ہو بلکہ اگر حبس
ہو تو صف میں داخل ہو جائے۔
اور اگر صف میں حبس نہ ہو تو کسی ایک

سہ یعنی امت ارت کے پیچھے اشخ اشخ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے اور امت اشخ کے پیچھے یا اشخ ارت کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا
کہ یعنی اگر دونوں ایک ہی طرح کی اعرالی غلطی کرتے ہیں جبے اقتدار صحیح ہے اور اگر ایک کی اعرالی (۱۲ شریعت منہاج ص ۱۲۱)
غلطی کچھ اور دوسرے کی کچھ اور تو صحیح نہیں۔ ۱۲ آخر ملکہ یعنی مقتدی کی ایسی امام کی ایسی سے آگے نہ ہو لہذا اگر دونوں کی
ایسیاں برابر ہیں اور مقتدی کی انگلیاں آگے ہوئیں تو حرج نہیں اور اگر ایسی آگے ہوئی اور انگلیاں پیچھے ہیں تو حرج ہے (۱۲ شریعت منہاج ص ۱۲۱)

يدخل الصف ان وجد
فرجة والافيجرواحدا
وليساعدهالمجبرور،
فصل: ويجوز للمسافر
قصر الصلوة الرباعية
باربع شرائط احدها ان
يكون سفره بغير معصية
والثاني ان يكون مسافته
سته عشر فرسخا و
الثالث ان يكون الصلوة
من السفر فلا يصح قصر
الصلوة القضاء في الحضر
والرابع ان ينوي القصر
مع الاحرام ومن سافر
من بلدة او قرية فابتدأه
بمجاوزه السور وال عمران

کو صف سے پیچھے کھینچ لے اور جس کو کھینچا
جائے اس کو کھینچنے والے کی مدد
کرنی چاہیے۔
فصل: (نماز مسافر کا بیان) مسافر کو چار
رکعت والی نماز میں قصر کرنا چار شرطوں کے
ساتھ جائز ہے اول یہ کہ اس کا سفر معصیت کیلئے
نہ ہو دوم یہ کہ سولہ فرسخ کی مسافت کا سفر ہو،
سوم یہ کہ وہ نماز سفر ہی کی ہو اہل مذاہر
کی فوت شدہ نماز کی جب سفر میں
تقصا کرے تو اس میں قصر کرنا
صحیح نہیں ہے، بلکہ وہ پوری پڑھنی چاہی
گی، چہارم یہ کہ احرام کے ساتھ ہی قصر
کی نیت کرے جو شہر یا گاؤں سے سفر
کرے تو شہر پناہ اور آبادی سے باہر
ہو جانے پر اس کا سفر شروع ہوگا، یہ بھی شرط
ہے کہ جس وقت سفر شروع کرے اسی

۱۱۔ یعنی وہ کھینچے چلا آئے اور اس کی پیچھے والے کے سامنے کھڑا ہو۔ ۱۲

۱۳۔ سولہ فرسخ انہی میل سے اڑتالیس میل ہوتے ہیں۔ اور اڑتالیس میل اتنی کلومیٹر اور چھ سو چالیس میٹر کے
برابر ہے۔ سفر کی مسافت بہتر میل ہو تو قصر میں نفیات ہے۔ ۱۴۔ (شافعی بہشتی زیور)

ویشترط ان يقصد موضعا
 من حين السفر فليس
 للهائم القصر وان طال
 سفره ولا لطالب غريم
 او ابق يرجع متى وجده
 ولا يعلم موضعه ولو
 كان لمقصد طريقان
 طويل وقصير فسلكت
 الطويل لغرض كسهولة
 او امن فله القصر والا فلا
 ولو اتبع العبد او الزوجة
 او الجندی مالک امره
 في سفره ولا يعرف مقصده
 فلا قصر ولا قصر للعاصي
 بسفر كالآبق والناشزة
 ولو انشأ السفر مباحا
 كالجارة والحج ثم

وقت کسی مہین جگہ کا ارادہ ہو لہذا ہا تم
 یعنی وہ شخص جو نہیں جانتا کہ کہاں جا رہا ہے
 قصر نہیں کریگا اگرچہ اس کا سفر طویل ہو جائے
 اسی طرح قرضدار یا بھاگے ہوئے غلام کو ڈھونڈنے
 والا جس کا ارادہ ہو کہ جت مل جائیں گے تو واپس
 ہو جائیگا اوداسے انکے ٹھہرنے کی جگہ بھی معلوم نہ
 ہو تو وہ بھی قصر نہیں کریگا، مسافر نے جہاں کا ارادہ
 کیا وہاں کیلئے اگر دوراتے ہیں ایک طویل جس سے
 مسافت قصر ہو جائے، دوسرا مختصر جس سے مسافت
 قصر نہ ہو، اور اس نے کسی غرض مثلا آسانی یا امن
 وغیرہ کی وجہ سے طویل راستہ اختیار کیا تو قصر ہے
 ورنہ نہیں ہے۔ اگر غلام یا بیوی یا فوجی اپنے مالک امر
 (یعنی غلام اپنے آقا، بیوی اپنے خاوند فوجی اپنے امیر
 کے) ساتھ سفر کرے اور انہیں معلوم نہ ہو کہ اس کا
 ارادہ کہاں کا ہے تو ان لوگوں کو قصر کرنا جائز نہیں
 جو سفر کر نیکی وجہ سے نافرمان ہو جیسے بھاگنے والا
 غلام اور نافرمان عورت اس کیلئے بھی قصر نہیں اگر

۱۔ اگر اس مہین جگہ کی مسافت سو فرسخ ہے جب تو قصر کریگا ورنہ نہیں۔ ۱۲۔ آخر
 ۱۳۔ یعنی طویل راستہ اختیار کرنے میں کوئی غرض نہ ہو جگہ صرف قصر کرنے کیلئے طویل راستہ اختیار کرے تو قصر جائز نہیں ۱۴۔
 (شرح منہاج)

نقلہ الی معصیۃ فلا
 قصر ولو انشاء السفر
 عامیا ثم تاب فابتداء
 السفر من حین التوبۃ ،
فصل : يجوز للمسافر
 ان یجمع بین الظهر
 والعصر فی وقت ایہما
 شاء و بین المغرب و
 العشاء فی وقت ایہما
 شاء و شروط جمع التقدیم
 ثلثۃ احدها ان یتبدئ
 بالاولی والثانی نية الجمع
 فی اقل الاولی و یجوز
 فی اشائه ایضاً والثالث
 المولات بینہما بقدر
 ماتیمم و یقیم فلوصلیہا

کسی جائز کام مثلاً تجارت اور حج کیلئے سفر
 شروع کیا پھر اسکو معصیت کا سفر بنادیا تو قصر رکعت
 نہیں اور اگر معصیت کیلئے سفر شروع کیا پھر تاب
 ہو گیا تو وقت توبہ سے سفر شروع ہوگا۔

فصل : (دونمازوں کے درمیان جمع
 کرنے کا بیان) ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑھنا
 مسافر کیلئے جائز ہے۔ ان دونوں میں سے جس کے
 وقت میں بھی چاہئے اسی طرح مغرب اور عشاء
 کو بھی ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ خواہ مغرب کے وقت
 جمع کرے یا عشاء کے وقت جمع تقدیم کی تین
 شرطیں میں اول کہ پہلی نماز کو پہلے پڑھے دوم
 یہ کہ پہلی نماز کے شروع ہی میں (دونوں نمازوں کے)
 جمع کرنے کی نیت کرے اور پہلی نماز کے درمیان
 میں بھی جمع کی نیت کرنا جائز ہے، سوم یہ کہ دونوں
 نمازیں پے پے ہوں اور دونوں کے درمیان
 تیمم کرنے اور وقت کہنے کی مقدار فصل ہو

۱۲ یعنی وقت توبہ سے اگر سولہ فرسخ کی مسافت کا سفر کرنا ہو تو قصر کی اجازت ہے درہ نہیں۔ ۱۲
 ۱۳ جمع تقدیم یعنی دونوں نمازوں کو پہلی نماز کے وقت میں پڑھنا جیسے ظہر اور عصر دونوں کو ظہر کے وقت یا مغرب
 اور عشاء دونوں کو مغرب کے وقت جمع کرنا۔ ۱۳
 ۱۴ اور یہی اظہر ہے کہ کافی المسہاج بلکہ پہل کے پہلے سلام میں بھی نیت کرے تو جائز ہے۔ کافی شرح المسہاج ۱۴ آخر

ثم بان فساد
 الاولى بطلت الثانية ايضا
 وان اخرجناه نية الجمع
 قبل خروج وقت
 الاولى بقدره لا يؤدى
 فرضها والاول نيل فيه
 الترتيب والمواالات و
 اذا جمع بين الظهر و
 العصر صلى سنة الظهر
 المقدمة ثم صلى
 فرضتين ثم سنة الظهر
 التى بعدها ثم سنة العصر
 وفى الجمع بين المغرب
 والعشاء صلى الفرضتين
 ثم سنة المغرب ثم
 سنة العشاء ثم الوتر
 والله تعالى اعلم

فصل : شروط وجوب

(اس سے زیادہ تاخیر نہ ہو) لہذا اگر دونوں
 نمازیں پڑھ لیں پھر پہلی کا فساد ظاہر ہوا تو دوسری
 بھی ٹل ہو گئی۔ اور اگر جمع تاخیر کرے (یعنی
 دونوں نمازوں کو دوسری کے وقت میں جمع کرے)
 تو بہت کافی ہے کہ پہلی نماز کے وقت نکلنے سے
 اتنی دیر پہلے جمع کی نیت کر لے جس میں اس کا
 فرض ادا کیا جاسکے، جمع تاخیر میں ترتیب اور
 موالات (دونوں کے درپے درپے ہونا) افضل ہے
 جب ظہر اور عصر کے درمیان جمع کرے تو ظہر کی
 سنت قبلہ پہلے پڑھ لے پھر ظہر اور عصر کے فرض
 پڑھے پھر ظہر کے بعد والی سنت پھر عصر کی سنت
 پڑھے اور مغرب اور عشا کے درمیان جمع کرے تو
 پہلے دونوں کے فرض پڑھ لے، پھر
 مغرب کی سنت، پھر عشا کی سنت پھر
 وتر پڑھے،

واللہ تعالیٰ اعلم

فصل : انمازے متعلق امام سے

لے مثلاً ظہر اور عصر کے درمیان جمع تاخیر کرے تو افضل ہے کہ پہلے ظہر پڑھے پھر عصر پڑھے مگر واجب نہیں ہے۔ ۱۲۔

سوال الامام من الصلوة
من اربعة مسائل قال
الامام الشافعي رحمة الله
عليه من سئل عن امام
من اربعة مسائل ان
اجاب عنها فامامته
صحيحة والا فلا الا ونحن
نقتدي بك فانت بمن
نقتدي والثاني صلواتك
بك وصلواتك بمن تصح
والثالث انت امامنا فمن
امامك والرابع ما قبلتك
جوابه انا اقتدي بالائمة
الماضيين وهم الذين
يقتدون بالنبي صلى الله
عليه وسلم وصلواتي تصح
بالعلم والقران اما هي
والكعبة قبلتي نقل من
قوت القلوب روى ابوالليث

مسائل دریا کرنے کے وجہ بیان، امام
شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے
امام سے چار مسئلے دریافت کئے۔ اگر
امام نے جواب دیا تو اس کی امامت
صحیح ہے ورنہ نہیں

اول ہم تمہاری اقتدار کرتے ہیں تم
کس کی اقتدار کرتے ہو۔؟ دوم
ہماری نماز تمہارے ساتھ ہوتی ہے اور
تمہاری نماز کس کیساتھ صحیح ہوتی ہے؟ سوم
تم ہمارے امام ہو تو تمہارا امام کون ہے چہاں کہ
تمہارا قبلہ کیا ہے؟ ان کا جواب یہ
ہے کہ (۱) میں گذشتہ اماموں کی اقتداء کرتا
ہوں اور وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اقتدار کرتے ہیں (۲) میری نماز علم کیتھا
صحیح ہوتی ہے (۳) قرآن میرا امام
ہے، (۴) کعبہ مقدسہ میرا قبلہ ہے
(امام شافعی علیہ الرحمۃ کا یہ قول) قوت
القلوب سے منقول ہے جس کو
حضرت ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ

السمرقندی رحمۃ اللہ
علیہ فی کتابہ تنبیہ
الخافلین،

**فصل: یحتاج الامام
فی الصلوة الی عشر
خصال حتی یتم له صلوتہ
وصلوة من خلفہ اولہا
ان یکون قاریا بکتاب اللہ
ولا یکون لحانا والثانی
ان یکون تکبیراتہ جزمًا
صحیحًا والثالث ان یحفظ
نفسہ من الحرام والشبهة
والرابع یتم رکوعہ
وسجودہ والخامس ان
یحفظ نفسہ وثیابہ و
بدنہ من الاذی و
السادس ان لا یطول القراءة**

نے اپنی کتاب تنبیہ الخافلین
میں روایت کیا ہے۔

فصل: امام کی خصلتوں کا بیان
امام کیلئے نماز میں دس خصلتیں
ضروری ہیں تاکہ اس کی اور جو لوگ
اس کے پیچھے ہیں ان کی نماز مکمل
ہو۔ پہلی یہ کہ وہ قرآن کا قاری ہو
اور اعسرابی غلطی کرنیوالا نہ
ہو، دوسری یہ کہ اس کی تکبیریں
باجزم اور صحیح ہوں۔ تیسری
یہ کہ وہ اپنے نفس کو حرام اور شبہ سے
محفوظ رکھے، چوتھی یہ کہ رکوع اور
سجدہ پورا کرے، پانچویں یہ کہ
خود کو اور اپنے کپڑے اور بدن
کو گندگی سے محفوظ رکھے، چھٹی
یہ کہ مقتدیوں کی مرضی کے بغیر

لا یکن تلبول میں ہے تلبول درج بھی مضر نہیں و لا یضرب اللحن فیہا ولا تشدید الراء
ولا تکریرہا ولا رفعہا وما ورد من ان التکبیر جزم فلیس حدیثا وبفرضہ فمعناه الجزم
بالنیۃ بعدم التردد فیہا لانه مبطل (ج ۱ ص ۱۲۲)

الا برضى القوم والسابع
ان لا يعجب نفسه والثامن
ان لا يدخل فى الصلوة
حتى يستغفر الله من
جميع ذنوبه ويشفع لمن
خلفه والتاسع اذا سلم
ان لا يخص نفسه بالدعاء
فينوى القوم والعاشر اذا
نزل فى المسجد غريب
يسأله عما يحتاج اليه.

فصل: فى رعاية القوم
اذا كان الامام شافعيًا
والقوم حنفيًا فلا بد ان
يراعى سبعة اشياء الاول
لا يتوضأ بقلتين والثانى
لا ينحرف عن القبلة
والثالث اذا فصد يتوضأ

طویل نہ کرے، ساتویں یہ کہ وہ غرود نہ
کرے، آٹھویں یہ کہ اس وقت تک
نماز شروع نہ کرے جب تک کہ
اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی مغفرت
نہ چاہے۔ اور جو لوگ اس کے پیچھے ہیں
اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی توبہ کی
سماش نہ کرے، نویں یہ کہ جب سلام
پھیرے تو دعائیں صرف اپنے کو خاص نہ
کرے بلکہ قوم کی بھی نیت کرے دسویں
یہ کہ جب کوئی مسافر مسجد میں آئے تو اس سے اس کی
فردت کی چیزیں دریافت کرے، فصل: جنفی
مقتدی کی رعایت کا بیان) جب امام شافعی
ہو اور قوم حنفی ہو تو سات چیزوں کی
رعایت کرنا امام کو ضروری ہے،

پہلی یہ کہ وہ قلیتین پانی سے
وضو نہ کرے، دوسری یہ
کہ قبلہ سے پھرے نہیں، تیسری

۱۔ کیوں کہ ٹھہرا ہوا پانی اگر وہ دودھ سے کم ہو تو اس میں حنفی کا وضو نہیں ہوگا جب کہ کوئی عضو بغیر دھلے
اس پانی سے مس ہو گیا ہو کہ امام کی نماز کا مستدی کے طور پر صحیح ہونا ضروری ہے۔ ۱۲ آخر

والرابع لا يرفع اليدين
في الصلوة والخامس
لا ينجس ثوبه بالمني
ولا يصلى معه حتى يغسله
او يفركه والسادس
يمسح ربع راسه والسابع
ان لا يشك في ايمانه
يعني لا يقول انا مؤمن
انشاء الله تعالى،

فصل: واما اذا كان
الامام حنفيا والقوم
شافعيا فلا بد ان يراعى
عشرة اشياء الاول اذا
كان الماء الجارى

یہ کہ جب قصد کھلواتے تو وضو کرے،
چوتھی یہ کہ نماز میں رفع یدین نہ کرے،
پانچویں یہ کہ منی سے اپنے کپڑے کو
ناپاک نہ کرے اور اگر بدن پر لگی ہو تو
اس کو دھلے یا رگڑ کر زائل کئے بغیر
نماز نہ پڑھے، چھٹی یہ کہ اپنے چوتھائی
سر کا مسح کرے، ساتویں یہ کہ اس کو
اپنے ایمان میں شک نہ ہو یعنی یہ نہ
کہے کہ انشاء اللہ میں مومن ہوں، ہم
فصل: اشافعی مقتدی کی رعایت
کا بیان (جب امام حنفی ہو اور مقتدی
شافعی تو دس چیزوں کی رعایت کرنا
امام کو ضروری ہے اول یہ کہ جب بار
جاری تسلیل ہو تو اس سے وضو نہ

لے بلین کے علاوہ بھی کہیں سے خون پیپ وغیرہ نجاست نکل کر غسرت سے متجاوز ہو جائے یا نہ بھر کر تپ ہو جائے
تو وضو کرے کہ حنفیہ کے نزدیک یہ سب ناقض وضو ہیں ۱۲ آخر
۳ مذہب حنفی میں منی ناپاک ہے لہذا بدن یا کپڑے پر قدرہم سے زائد منی لگی ہو تو نمازی کیلئے اس کا پاک کرنا فرض ہے اور
وہم کے برابر ہو تو پاک کرنا واجب ہے ۱۳ آخر ۴ اس لئے کہ حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح فرض ہے ۱۴
۵ جس شافعی امام کے پیچھے حنفی بھی نماز پڑھتے ہوں وہ عصر اور غشاویں اس بات کا بھی محسوس رکھے کہ مذہب حنفی کے
استہارے بھی ان نمازوں کا وقت ہو گیا ہو کیونکہ دخول وقت سے پہلے کوئی بھی وقتی نماز درست نہیں ۱۵ آخر
۶ یعنی جو تلبین سے کم ہو اس لئے کہ آب جاری بھی ٹھہرے ہوئے باقی ہے حکم میں ہے مہاجر میں ہے والمجاری کہ لا کراود (بقیہ صفحہ آئندہ ہے)

قليل لا يتوضاء منها
والثاني نية الوضوء والثالث
الترتيب والرابع عدم
الانحراف عن القبلة
والخامس يقرأ الفاتحة
مع التسمية والسادس
تعديل الاركان والسابع
لا يصلي مع ثوب نجس
مقدار درهم والثامن
الخروج بلفظ الاركان
والتاسع لا يمسه ذكره
والعاشر لا يمسه امرأة
محرمية كانت او غير
محرمية ،

کرے ، دوم یہ کہ وضو کی نیت کوسے سوئم
ترتیب ، چہ شام یہ کہ قبل سے
انحراف نہ کرے ، پنجم یہ کہ سورۃ
فاتحہ بسم اللہ کے ساتھ پڑھے
(کہ شافعی کے نزدیک جز و سورہ ہے)
ششم تعدیل ارکان ، کہ شوائخ
کے نزدیک فرض اور حنفیہ کے نزدیک
واجب ہے) ہفتم یہ کہ ایسے کپڑے
کے ساتھ نماز نہ پڑھے جو ایک
درہم کے برابر ناپاک ہو ، کہ شوائخ
کے نزدیک اتنی نجاست ممان نہیں
ہستہ یہ کہ لفظ ارکان (یعنی السلام علیکم)
سے نماز ختم کرے ، نہم یہ کہ (وضو کے
بعد) شرمگاہ کو نہ چھوئے وہم یہ کہ کسی عورت
کو نہ چھوئے خواہ محسوس ہو یا محرم ،

حنفیہ کے نزدیک ہر جہاں میں کثیر کی قید نہیں ، ۱۲ آخر
لہ شوائخ کے نزدیک وضو میں ترتیب فرض ہے لہذا اہم حنفی ہو تو وضو میں اس کا بھی لحاظ رکھے ، ۱۱
۱۰ اہم شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک بلوغین کہ ہے اور حنفیہ کے نزدیک جو عین کعبہ کی سمت خاص تحقیق ذکر کے اس
کیلئے جہت کعبہ ہی قبلہ ہے ۴۵۱ درجہ کی مقدار تک اب اگر اس مقدار کے اندر عین کعبہ کو اس کا مذہب ہو تو حنفی کی
نماز درست ہے اور شافعی کی درست نہیں عم انحراف سے غلبہ یہاں بھی مراد ہے ہذا ما لکھل و لہم عندی و عوئی الی اعظم
۱۱ لکھ لکھ بیک محرم کا بدن چھو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا شرح مہناج میں ہے الا محرمات لا یستغسلن لیس (ج ۱ ص ۳۲)

فصل : و شروط صحة الجمعة تسعة الاسلام والبلوغ والعقل والحرية والذكورة وان يكون الجمعة في موضع لا يجوز للمسافر قصر الصلوة منه وان يكون الخطبة في جماعة وان تقام باربعين رجلا من اهل الجمعة وان لا يكون قبلها ولا معها جمعة اخرى وان يتقدم خطبتان قبل الصلوة بالعربية وشروط الخطبة اربعة الطهارة وسائر العورة والقيام والقعود بينهما،

فصل : (جمہ کی شرطیں) جمہ صحیح ہونے کی نو شرطیں ہیں۔ مسلمان ہونا ، بالغ ہونا ، عاقل ہونا ، آزاد ہونا ، مرد ہونا ، جمہ کا ایسی جگہ ہونا جہاں مسافر کیلئے نماز میں قصر کرنا جائز نہ ہو ، خطبہ کا اجتماع میں ہونا اور وہ جماعت ایسے چالیس مردوں کے ساتھ قیام کی گئی ہو جو جمہ کے اہل ہوں۔ اس جمہ سے پہلے یا اس کے ساتھ کسی دوسرے جمہ کا نہ ہونا ، نماز سے پہلے غسل میں دو خطبے کا ہونا۔ خطبہ کی شرطیں چار ہیں۔

طہارت ، ستر عورت ، قیام (کھڑے ہو کر خطبہ دینا) اور دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا ،

۱۔ خطبہ کا ایسے چالیس آدمی کو سنا بشروط ہے جو جمہ پڑھنے کے اہل ہوں۔ ۱۲، شرح منہاج
۲۔ یعنی ملک آزاد مذکر ہوں اور مکمل جمہ کو انہوں نے دامن بنایا ہو ، ۱۳، شرح منہاج

فصل: وفروض الخطبة
خمسة الاول الحمد لله
والثاني الصلوة على النبي
صلى الله عليه وسلم والثالث
الوصية بتقوى الله والرابع
قراءته في الاولى والخامس
الدعاء للمؤمنين في
الخطبة الثانية ،

فصل: وسنن الجمعة
سبع ان يكون الخطبة
على منبر او على موضع
عالٍ وان يسلم على الناس
اذا قبل عليهم وان
يجلس الى ان يؤذن
المؤذن ، وان يعتمد
على سيف او عصي او غيره
وان يقصد قصداً قبل وجهه

فصل: (ارکان خطبہ) خطبہ کے
ارکان پانچ ہیں ، (۱) اللہ تعالیٰ
کی حمد (۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
درد و بھینجا (۳) پرہیزگاری اور اللہ تعالیٰ
کی اطاعت کی نصیحت کرنا ، (۴) خطبہ
اولیٰ میں (کسی آیت) کی تلاوت کرنا (دوسرے
خطبہ میں ایمان والوں کے لئے
دعا کرنا ،

فصل: (خطبہ کی سنتیں) خطبہ کی
سنتیں سات ہیں ، (۱) خطبہ منبر یا بلند
جگہ پر ہو ، (۲) خطبہ کیلئے جب لوگوں
کی جانب متوجہ ہو تو انہیں سلام کرنے
(۳) سلام کرنے کے بعد بیٹھا ہے
یہاں تک کہ مؤذن اذان کہے
(۴) تلوار یا عصا وغیرہ پر ٹیک
لگائے (۵) اپنے سامنے متوجہ
رہے (دائیں بائیں متوجہ نہ ہو)

۱۔ لفظ حمد اور لفظ اللہ کے علاوہ مثلاً لا الہ الا اللہ کہنا کافی نہیں ۔ (۲۱) تیلوہی ج ۱ ، ص ۲۴۸

۲۔ منبرج میں ہے والرائع قرأت آیت فی احاطھا وقیل فی الاولی وقیل فیہا وقیل لا تجب ، (۱۵) ج ۱ ، ص ۲۴۸

وان يقصر الخطبة وان يطيل الصلوة وان يكون الخطبتان بليغة قريبة من الفهم ليستفيع به اكثر الناس قصيرة من غير خلل ولو خرج الوقت قبل فراغها اتموها ظهراً،

(۷) خطبہ مختصر دے اور نماز لموایع طے
(۸) دونوں خطبے بلیغ اور سمجھ سے
قرب ہوں تاکہ اکثر لوگ اس
سے نفع حاصل کریں مختصر اس
طور پر ہو کہ مفہوم کی ادائیگی میں کوئی
خلل واقع نہ ہو، اگر جمعہ سے فارغ
ہونے سے پہلے جمعہ کا وقت نکل جائے
تو اس کو ظہر کر کے مکمل کر لو،

فصل : وتجب الجمعة

على الهرم والزمن ان وجد امرکبا ولا يشق عليهما الركوب ويجب على الاعمى ان وجد قائدا ويجب على اهل قرية ان بلغهم من موضع الجمعة نداء صيت من اطرافهم في

فصل : سنت بوڑھے اور اپانچ
اگر سواری پائیں اور سوار ہونے
میں انہیں کوئی مشقت بھی نہ ہو تو ان
پر جمعہ واجب ہے، اندھے پر بھی واجب
ہے اگر (کوئی مسجد تک) لیجانے والا اسے
مل جائے ایسے دیہات کے لوگوں پر
بھی جمعہ واجب ہے جن لوگوں تک موضع
جمعہ کے اس کنارہ سے (جو انکی آبادی کی
طرف ہے) ایسے وقت میں بلند آواز

۱۔ اگر بہت زیادہ بوڑھے شخص اور اپانچ کو سواری نہ ملے یا مل جائے مگر سوار ہونے میں مشقت ہو اسی
طرح انہیں کو کوئی مسجد تک لیجانا والا نہ ملے تو ان پر جمعہ کی حاضری لازم نہیں، واللہ اعلم ۱۱

وقت سکون الريح والصوت
لزمهم الجمعة والافلا
ومن ادرك الامام
في ركوع الثانية ادرك
الجمعة واذا سلم الامام
اتم الباقي وان ادركه
بعد الركوع في الركعة الثانية
ينوي الجمعة ويتمها
ظہراً،

فصل: صلوٰۃ العیدین
ہی سنۃ موکدۃ و تشرع
للمنفرد والجماعۃ والعبد
والحرۃ والمسافر ووقتہما
بین طلوع الشمس الی
الزوال وہی رکعتان فیحرم
بہا ناویا صلوٰۃ عید الفطر
او صلوٰۃ الاضحیٰ ثمریاتی
بدعاء الاستفتاح ثم یکبر

والے کی پکار پہنچ جائے جب کہ ہوا آواز
آوازیں پر سکون ہوں اور اگر یہ صورت نہ
تو دیہات کے لوگوں پر جمعہ لازم نہیں جس
نے امام کو دوسری رکعت کے رکوع میں پایا
اس نے جمعہ پایا لہذا جب امام سلام
پھیرے تو یہ باقی رکعت پوری کرے اور اگر
دوسری رکعت کے رکوع کرنے کے بعد
شامل ہوا تو جمعہ کی نیت کرے اور اس
کو ظہر کر کے پورا کر لے،

فصل: عیدین کا بیان عیدین کی نماز
سنت موکدہ ہے اور یہ مشروع ہے منفرد و تنہا
نماز پڑھنے والے جماعت غلام معورت اور
مسافر کیلئے ان دونوں نمازوں کا وقت طلوع
آفتاب سے لیکر نوال تک ہے یہ نمازیں دو رکعت
ہیں تو نماز عید الفطر یا نماز عید الاضحیٰ کی نیت
کرتا ہوا تحریمہ باندھے اور دعائے
افتتاح پڑھے، پھر تکبیر تحریمہ
اور تکبیر قیام کے علاوہ پہلی

۱۔ یعنی جتنی پڑھا ہے اسی پر بنا کر کے چار رکعت پوری کرے ۲۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۳۔ نحو اختر القادری
۴۔ دعائے افتتاح ص ۳۴ پر مذکور ہے ۵۔ انی وجہت الخ ۱۲ اختر القادری

فی الاولیٰ خمساً سوئی
تکبیرۃ الاحرام والقیام
ویقرء بعدہا سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر، ویخطب
بعدہا خطبتین ویکبر فی
الاولیٰ تسعاً و فی الثانیۃ
سبع تکبیرات ویکبر من
لیلۃ عید الفطر الی ان
یدخل فی الصلوۃ ویکبر
فی الاضحیٰ خلف صلوۃ
الفرائض من صلوۃ الظهر
یوم النحر الی انقضاء صلوۃ
العصر من اخر ایام
التشریق و فی قول یتبدأ
غیر الحاج من صبح یوم
عرفة ویختمون بصلوۃ
العصر من اخر ایام

رکعت میں سات اور دوسری رکعت
میں پانچ تکبیریں کہے (تکبیروں کے
درمیان کے فصل میں) یہ پڑھے ،
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اللَّهُ أَكْبَرُ، نماز کے بعد
خطیب دو خطبے دے پہلے میں نو
اور دوسرے میں سات تکبیریں کہے عید الفطر
کی رات سے لیکر نماز عید شروع
کرنے کے وقت تک تکبیر کہے
اور عید الاضحیٰ میں یوم نحر کی
ظہر سے لے کر ایام تشریق تک
کے آخری دن کی عصر
تک فرض نمازوں کے بعد
تکبیر کہے،

اور ایک قول یہ ہے کہ جو حج
کرنے والا نہ ہو وہ یوم عرفہ
کی صبح سے تکبیر شروع کرے
اور ایام تشریق کے آخری عصر کی

۱۔ یوم نحر دسویں ذوالحجہ ۱۱ اختر

۲۔ ایام تشریق دسویں کے بعد تین دن ۱۱ اختر

التشريق وعليه العمل
وصيغته المحوثة الله أكبر
الله أكبر الله أكبر لا
اله الا الله و الله أكبر الله
أكبر والله الحمد ويستحب
التكبير من غروب الشمس
ليلى العيد فى المنازل
والطرق والمساجد و
الاسواق مع رفع الصوت
فصل : و صلاة الكسوفين
سنة مؤكدة وهى ركعتان
فى كل ركعة ركوعان
وقيامان وتطويل القراءة
والتسبيح فى الركوع ويخطب
بعدهما خطبتين ويسر
فى كسوف الشمس ويجهر
فى خسوف القمر ويستحب
فيهما الجماعة والافضل

کی نماز پر ختم کرے، اور اسی پر
عمل ہے، تکبیر کے پسندیدہ الفاظ
یہ ہیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
بِاللّٰهِ الْحَمْدُ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ
کی راتوں میں غروب آفتاب
کے وقت سے گھروں میں راستوں
میں، مسجدوں میں اور بازاروں میں
بلند آواز سے تکبیر کہنا مستحب ہے۔
فصل : (گہن کی نماز کا بیان) سورج
گہن اور چاند گہن کی نمازیں سنت
مؤکدہ ہیں اور یہ دو رکعتیں ہیں اور ہر
رکعت میں دو رکوع اور دو قیام ہیں
قرأت اور رکوع کی تسبیح طویل ہوگی ان
دو رکعتوں کے بعد خطیب دو خطبے
سورج گہن کی نماز میں قرأت آہستہ
کرے اور چاند گہن کی نماز میں قرأت
باجہر کرے، ان دونوں نمازوں میں

ان یقرأ فی القیام الاول
 بعد الفاتحة سورة البقرة
 وفي القیام الثاني قدر
 مائتي آية منها وفي القیام
 الثالث قدر مائة وخمسين
 آية وفي القیام الرابع
 قدر مائة آية تقريباً،
فصل : وصلوة الاستسقاء
 مسنونة عند الحاجة
 في امرهم الامام بالتوبة
 والخروج من المظالم
 والصيام ثلاثة ايام ثم يخرج
 بهم في اليوم الرابع الى
 الصحراء وهم صائمون
 في ثياب بذلة واستكانة
 وتضرع ومعهم الصبيان

جماعت تجب ہے، افضل یہ ہے کہ پہلے قیام
 میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ بقرہ پڑھے اور
 دوسرے قیام میں سورہ بقرہ کی دو سو آیات
 کے برابر قرأت کرے اور تیسرے قیام میں
 (سورہ بقرہ کی) ایک سو پچاس آیات کے
 برابر قرأت کرے اور چوتھے قیام میں تقریباً
 ایک سو آیات کی مقدار میں قرأت کرے،
فصل : نماز استسقاء کا بیان نماز
 استسقاء فرست کے وقت مسنون ہے (لہذا
 جب اس نماز کا ارادہ ہو تو) امام لوگوں کو توبہ کرنے
 کا حکم دے اور چوتھے دن انہیں لکیر
 میدان کی طرف نکلے اور وہ لوگ روزہ
 رکھ کر پرانے کپڑے میں عاجزی اور
 تزل کے ساتھ چلیں ان کے
 ساتھ بچے، بوڑھے اور مویشی بھی

۱۔ یعنی پہلی رکعت میں پہلے رکوع کے بعد جو قیام ہو اس میں ۱۱۰ آیت
 ۲۔ دوسری رکعت کا پہلا قیام تیسرا قیام ہے اور رکوع کے بعد جو تھا قیام ہوگا، ۱۲۰ آیت
 ۳۔ پہلے رکوع میں سورہ بقرہ کی تقریباً سو آیات کی مقدار دوسرے رکوع میں تقریباً اسی آیات کی مقدار تیسرے
 میں تقریباً ستر آیات کی مقدار اور چوتھے میں تقریباً پچاس آیات کی مقدار تسبیح پڑھے، (منہاج ص ۱۲)

والشیوخ والبہائم ولا
یمنع اهل الذمة ویصل
رکعتین کصلوة العید
کیفیۃ وشرطاً ویقرأ فی
الاولیٰ ق والقرآن، و فی
الثانیۃ اقتربت الساعۃ،
وقیل سورۃ نوح علیہ السلام
ویخطب بعدھا خطبتین
کخطبتی العید لکن
یستغفر اللہ فی الخطبۃ
الاولیٰ تسعاً، و فی الثانیۃ
سبعاً ویحول ردائہ عند
استقبال القبلة ولیکن من
دعائہ فی الاولیٰ اَللّٰهُمَّ
اسْقِنَا غِثًا مَّغِیْثًا هَنِیْئًا
مَّرِیْئًا مَرِیْئًا غَدًا مَّجِیْئًا

ہوں، ذمی کافر کو احاضری سے) نہ روکا جائے
اور نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھے اسی
کیفیت اور شرط کیساتھ پہلی رکعت میں
سورۃ ق والقرآن البجید اور دوسری میں
سورۃ اقتربت الساعۃ پڑھے۔
اور یہ بھی کہا گیا کہ (دوسری میں)
سورۃ نوح پڑھے، نماز کے بعد
عید کے خطبوں کی طرح دو خطبے
دے، لیکن پہلے خطبے میں نو مرتبہ
اور دوسرے خطبے میں سات مرتبہ
تکبیروں کے بجائے (استغفار پڑھے،
(دوسرا) البتہ تقریباً ایک ثلث پڑھنے کے
بگٹہ بندوں جانب رخ کرے) اور
قبلہ کی جانب رخ کرتے وقت اپنی چادر
کو پلٹ دے اور پہلے خطبے میں دعا پڑھے،
اللہم سقنا غم ترجمہ :- اے اللہ بارش برسا کیف

۱۲ (تیلوئی ج ۱ ص ۳۱۵)

۱۳ یعنی ان کو روکنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے ۱۴ (تیلوئی ج ۱ ص ۳۱۵)
۱۵ یعنی اس میں بھی نماز عید کی طرح پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہے نیز قرأت ابچہ کرے ۱۶ (شرح منہاج)
۱۷ کہ منہاج میں ہے لکن يستغفر الله بدل التکبیر کی شرح میں ہے اد لہما فیقول استغفر الله الذي
لا اله الا هو والحي القيوم واتوب اليه بدل کل تکبیرۃ ۱۲ (ص ۳۱۵)

۱۸ شرح منہاج ج ۱ ص ۳۱۵

سَخَا غَامًا طَبَقًا اَبِيَّ مَا اللَّهُمَّ
 اسْقِنَا الْخَيْثَ وَانْسُشِرِ
 الرَّحْمَةَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ
 الْقَانِطِينَ اللَّهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ
 اِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَارْسِلِ
 السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا اللَّهُمَّ
 اسْقِنَا وَارْحَمْنَا بِالْبَهَائِمِ
 الرِّثْعِ وَالْأَطْفَالِ الرُّضْعِ
 وَالشَّيْوُخِ الزُّكْعِ ، وَيَسْتَقْبِلُ
 الْقِبْلَةَ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ
 وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَنَا
 بِالْذِّعَاءِ وَوَعَدْتَنَا اِجَابَتَكَ
 وَقَدْ دَعَوْنَاكَ كَمَا اَمَرْتَنَا
 فَاجِبْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا اِنَّكَ
 لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ اللَّهُمَّ
 اِنَّ بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ مِنْ
 الْجُهْدِ وَالْجُوعِ مَا لَا نَشْكُو
 اِلَّا اَيْلَكَ اللَّهُمَّ اَنْتَ لَنَا
 الزَّرْعُ وَارْتَلْنَا الضَّرْعَ

دور کرنے والی برکت والی خوشگوار تازگی
 لانے والی شیریں ڈھک لینے والی شدید عام
 تہمت مسلسل الہی ہمیں بارش سے سیراب کر
 اور اپنی رحمت پھیلا دے اور ہمیں مایوس مت
 کر اے اللہ ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں بیشک
 تو بڑا مہربان فرمائے والا ہے تو ہم پر مہربان
 دھار بارش نازل فرما اے اللہ تو ہم کو سیرا
 کر اور ہم پر رحم فرما ، چسرنے والے جو بچے
 دودھ پیتے بچے اور نمازی بوڑھوں کے
 صدقہ میں دوسرے خطبے میں خطیب قبل کی
 جانب رُخ کرے اور یہ دعا پڑھے ،
 اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَنَا بِالدِّعَاءِ
 وَوَعَدْتَنَا اِجَابَتَكَ
 وَقَدْ دَعَوْنَاكَ كَمَا اَمَرْتَنَا
 فَاجِبْنَا كَمَا وَعَدْتَنَا اِنَّكَ
 لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ
 اِنَّ بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ مِنْ
 الْجُهْدِ وَالْجُوعِ مَا لَا نَشْكُو
 اِلَّا اَيْلَكَ
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَنَا
 الزَّرْعُ وَارْتَلْنَا الضَّرْعَ

وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ
وَأَنْبِثْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ
الْأَرْضِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ
إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا تُرْسِلُ السَّمَاءَ
عَلَيْنَا مِدْرَارًا اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ
دَعَائَنَا بِحُرْمَةِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ
وَبِبَرَكَةِ نَبِيِّكَ الْكَرِيمِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

جانوروں کے تھنوں کو دودھ سے بھر دے
اور ہمیں آسمان کی برکتوں سے سیراب
فرما اور ہمارے لئے زمین کی برکتیں اگا
دے، الہی ہم تجھ سے مغفرت چاہتے
ہیں بیشک تو بڑا معاف فرمایا والا ہے
ہم پر موسلا دھار بارش بھیج دے یا اللہ ہمارا
دعا قبول فرما لے قرآن کریم کی عزت کے
لطیف اور اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی برکت کے مدد سے میں نہیں ہے کوئی
طاقت اور قدرت مگر بلندی و عظمت والے
خدا کی جانب سے،

فصل : و صلوة الخوف
على ثلاثة اضراب احدها
ان يكون العدو في غير
جهة القبلة فيفرقهم
الامام فرقتين فرقة
تقف في وجه العدو و
يصلى بفرقة احدى ركعة
ثم تتم لنفسها وتمضي

فصل : نماز خوف کا بیان (نماز خوف
تین قسم کی ہے اول یہ کہ دشمن
قبلہ کے سوا کسی اور جانب ہو تو امام لوگوں
کو دو گروہ میں تقسیم کرے، ایک گروہ دشمن
کے مقابل کھڑا ہو جائے اور امام دوسرے
گروہ کو ایک رکعت پڑھائے پھر یہ لوگ
خود سے اپنی نماز مکمل کر کے دشمن
کے مقابل پہلے جائیں اور وہ گروہ

الى وجه العدو وتبجئ
الطائفة الاخرى فيصل
بها ركعة وتتم لنفسها
ثم يسلم بها والثاني ان
يكون العدو في جهة
القبلة فيصفهم الصفيين
ويحرم بهم ووقف الصف
الاخر حارسا فاذا رفع
راسه سجد الصف الحارس
ولحقوه، والثالث ان
يكون العدو في شدة الخوف
والتحام القتال فيصل
كيف امكنه راجلاً او
راكباً مستقبلاً القبلة او
غير مستقبلاً القبلة،

فصل :- والصلوة على
الميت فرض كفاية

آئے جو دشمن کے مقابل تھا تو امام ان
لوگوں کو ایک رکعت پڑھائے (اس کے بعد)
یہ لوگ اپنی نماز مکمل کر لیں پھر ان کے ساتھ
امام سلام پھیرے، دوم یہ کہ دشمن قبلہ کی
جانب ہو تو امام لوگوں کی دو صفیں بنا
کے ان کے ساتھ نماز شروع کرے
ایک صف کے لوگ امام کے ساتھ سجدہ
کریں) اور دوسری صف والے کھڑے
نگرانی کرتے رہیں جب وہ لوگ سجدہ
سے سر اٹھائیں تو یہ نگرانی کرنے والے
سجدہ کر کے امام کے ساتھ مل جائیں۔
سوم یہ کہ دشمن کا خوف شدید ہو یا گھمان کی
لڑائی ہو رہی ہو تو جس طرح ممکن ہو نماز
پڑھ لے پید ہو یا سوار قبلہ کے رخ ہو
یا نہ ہو،

فصل :- نماز جنازہ کا بیان (نماز جنازہ
فرض کفایہ ہے۔ امام جنازہ کے

لے اور یہ نگرانی کرنے والے دوسری رکعت میں امام کیساتھ سجدہ کریں اور جس صف کے لوگ پہلی رکعت کے سجدہ میں
امام کے ساتھ تھے وہ لوگ اب نگرانی کریں جب امام سجدہ سے بیٹھے تو یہ لوگ سجدہ کریں اور امام دونوں صفوں کے
ساتھ تشہید پڑھے، ۱۲ (منہاج، ج ۱ - ص ۱۹۹)

و یقف الامام وراء الجنابة
عند صدر الرجال وعند
عجیزة المرأة وینوی
اصلی علیٰ ہذا المیت فرضاً
للہ تعالیٰ ویکبر اربع
تکبیرات ویرفع فیہا
الیدین ویقرأ بعد الاولیٰ
فاتحة الكتاب وبعد الثانية
صلی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وہی اللہم
صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت وملت انیر تک
تیسری تکبیر کے بعد میت کے
لئے دعا کرے ،
اور وہ دعا یہ ہے اللہم اغفر لہ
انتر ترجمہ :- اے اللہ اس کو بخش دے
اور رحم کر اور عافیت دے اور
موات کر اور عزت کی مہمانی کر اور
اس کی جگہ کو کشادہ کر اور اس کو

وَالشَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِيهِ مِنَ
الْخَطَايَا كَمَا يُنْقِي الثَّوْبُ
الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ
أَبْدِلْ لَهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ
دَارِهِ وَ أَهْلًا خَيْرًا مِّنْ
أَهْلِهِ وَ نَزْوَجًا خَيْرًا مِّنْ
زَوْجِهِ وَ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
وَ أَعِزَّهُ مِّنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَ فِتْنَتِهِ وَ مِّنْ عَذَابِ النَّارِ
وَ يَقْدَمُ عَلَيْهِ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا
وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيرِنَا وَ كَبِيرِنَا
وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْشَانَا وَ حُرِنَا
وَ عَبْدِنَا اَللّٰهُمَّ مِّنْ اَحْيَيْتِهِ
مِنَّا فَاحْيِهِ عَلٰى الْاِسْلَامِ
وَ مِّنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ
عَلٰى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لَهُ وَ اَرْحَمْهُ وَ عَافِهِ وَ

پانی اور برف اور ازلے سے دھوئے
اور اس کو خطا سے پاک کر جیسے کہ سفید
کپڑے کو میل سے پاک کیا جاتا ہے اور اس
کو گھر کے بدلے میں بہتر گھرے اور اہل کے
بدلے میں بہتر اہل دے اور بی بی کے بدلے
میں بہتر بی بی اور اس کو جنت میں داخل کر
اور عذاب قبر اور فتنہ قبر اور عذاب جہنم
سے محفوظ رکھ،

اس دعا سے پہلے یہ دعا پڑھئے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا اترجمہ :- اے اللہ بخش
دے ہمارے زندہ اور مردہ اور ہمارے
حاضر اور غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور ہمارے
بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو اور ہمارے
آزاد اور غلام کو اے اللہ ہم میں سے توبہ سے
زندہ رکھے اے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے
توبہ سے وفائے اے ایمان پر وفات دے
اے اللہ اسے بخش دے اور رحم کر اور نجات
دے اور مسان کر، پوچھتی تکبیر کے

اغْفُ عَنْهُ وَيَقْرَأُ بَعْدَ الرَّابِعَةِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ
وَلَا تَقْتِنَا بَعْدَهُ وَاغْفِرْ لَنَا
وَلَهُ وَارْحَمْنَا مَعَهُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
ثم يسلم بتسليمتين و
اركانها سبعة، النية و
التكبيرات الاربع و قراءة
الفاتحة والصلوة على النبي
صلى الله عليه وسلم وادنى
الدعاء للميت وتسليمه
الاول والقيام للقادر و
يقسط الفرض بواحد ويجوز
الصلوة على الغائب من
البلد و اولى الناس
بالصلوة عليه الاب ثم
الجد وان على ثم ابنه

کے بعد پڑھے اللہم لا تحرمانا اجرہ :-
اے اللہ تو ہیں اس کے اجر سے
محروم نہ رکھ اور اس کے بعد میں فتنہ میں
نہ ڈال اور میں اور اسکو بخش دے، اور
اس کے ساتھ ہم پر رحم کر اپنی رحمت کے
صدقہ اے سب بہتر رحم فرمانے والے پھر
دونوں سلام پھیرے نماز جنازہ کے ارکان
سات ہیں، نیت، (۱) چار تکبیریں، (۲) قرأت
سورۃ فاتحہ، (۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیجا، (۴) میت کیلئے کچھ دعا
کرنا، (۵) پہلا سلام، (۶) جو شخص قیام
پر قادر ہو اس کو قیام کرنا، ایک فرد
کے پڑھ لینے سے بھی فرض ذمہ سے
ساقط ہو جائیگا جو میت شہر سے غائب ہو
اس پر بھی نماز پڑھا جائے
نماز جنازہ کی امامت کیلئے سب سے
اولیٰ (میت کا) باپ ہے پھر دادا

۱۔ اگر میت مونث ہو تو جہاں ضمیر مذکر (ہے) وہاں ضمیر مؤنث (ہے) پڑھیں۔ ۱۰

۲۔ شاة اللہم اغفرک ۱۱

وان سفل ثم الاخ من
 الابوين ثم من الاب ثم
 بنوهما كذا ثم سائر
 العصابات بترتيب الولاية
 ثم ذو الرحم والقريب
 اولی من الوالی ولو
 اجتمع اثنان فی درجة
 قدم الا سن والحر اولی
 من العبد القریب، وان
 وجد عضو مسلم صلی
 علیه،

فصل: والسقط لدون
 اربعة اشهر یواری
 بخرقة ویدفن ولا ربعة
 اشهر فاکثر یجب غسله

اسی طرح اور تک پھر اس کا بیٹا اسی طرح
 بیٹے تک: پھر میت کا بھائی جو اس کے
 ماں باپ سے ہو پھر اسکی وہ بھائی جو مرے
 اس کے باپ سے ہو پھر اسی طرح ان بھائیوں
 کے بیٹے پھر بقیہ عصابات (یعنی چھپا بغیر)
 ولایت کی ترتیب کے ساتھ پھر ذرجم (یعنی
 نانا ماموں وغیرہ) نماز جنازہ کی امامت کا ولی
 سے زیادہ میت کا ولی حقدار ہے اگر دو ولی کچھ
 ہی درجہ کے جمع ہو جائیں جیسے دو بیٹے یا
 دو بھائی تو زیادہ عمر والا مقدم ہوگا، آزاد
 شخص زیادہ حقدار ہے ایسے غلام سے جو شترہ دیا
 ہو اگر مسلمان کا کوئی عضو ٹل جائے تو اس پر بھی نماز
 پڑھی جائیگی **فصل:** (شہید اور ناتمام بچے

کا حکم) چار مہینے سے کم کا جو حمل ساقط ہو جائے
 اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے
 اور چار مہینے یا اس سے زائد کا حمل ساقط ہو جائے

یعنی وہ بچہ جہاں باپ دونوں سے ہو مقدم ہوگا اس بچہ پر جو صرف باپ کی جانب سے ہو اسی طرح بچہ وغیرہ بھی۔ ۱۲۔ آخر
 ۱۱۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ جس کا عضو ہو اس کے بارے میں یہ یقین یا گمان ہو کہ وہ اس عضو کے جدا ہونے سے
 پہلے مر چکا تھا لہذا اگر یہ معلوم ہو کہ اس کی زندگی میں یہ عضو جڑا ہوا ہے یا انفصال عضو کے وقت میں شک ہو تو
 فرقہ وغیرہ میں چھپا کر دفن کر دیں۔ ۱۳۔ (تلیوٹی ص ۲۱)

و تکفینہ ویصلی علیہ
ان اختلج فی بطن الام
ولا یغسل الشہید ولا یصل
علیہ ولو جنباً و هو من
مات فی قتال الکفار با سی
سبب من اسبابہ لا ان مات
بعد انقضائہ و یکفن فی
ثیابہ المطلخۃ بالدم
وینزع الدرع .

فصل ۱۰ اقل القبر حفرة
تکتم الراتحة و تمنع
السباع ویندب توسیعه
و تعمیقہ قامۃ و بسطۃ
و یدخل القبر الرجل
و اولئہم بہ اولئہم
بالصلوۃ علیہ و الزوج اولی
من غیرہ و یحرم نقلہ

تو اسکو غسل اور کفن دینا واجب ہے اور اگر
ماں کے پیٹ میں اس نے جنبش کیا ہے تو اس
پر نماز بھی پڑھی جائیگی شہید کو نہ تو غسل دیا جائیگا
اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی اگرچہ جنازہ
کی حالت میں شہید ہوا ہو شہید وہ شخص ہے
جو کافروں کی جنگ میں لڑائی کے کسی بھی سبب سے
مرا ہو جو جنگ ختم ہونے کے بعد مارا ہو شہید نہیں
شہید کو اس کے خون آلودہ کپڑے ہی کا کفن دیا
جائیگا (اگر اس کے بدن پر زہ ہو تو) وہ آمار لیا جائیگی

فصل ۱۱ (قبر و دفن کا بیان) کم سے کم
قبر اتنی گہری ہو کہ بو کو باہر نکلنے نہ دے اور
درندوں کو روک سکے مستحب یہ ہے کہ قبر
آدمی کے دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر
کشاہد اور قد کے برابر گہری ہو (میت لکھنے کے
لئے) قبر میں مرد داخل ہو اسکا زیادہ حقدار ہی
ہے جو نماز جنازہ پڑھالے کا زیادہ حقدار ہے
اعودت کو قبر میں آمانے کیلئے) اس کا شوہر و سرور

یعنی اس میں زندگی کی علامت ظاہر ہوں ہو ۱۲ . آخر القادی لکھ مثلاً کسی کافر نے اس کو قتل کر دیا یا غلطی سے کسی
مسلمان ہی کا شہید اس کو لگ گیا یا خود اسی کا ہتھیار پٹ کر اس کو لگ گیا یا اپنے گھوڑے سے گر گیا وغیرہ وغیرہ ۱۳ -
اس کا بیان نماز جنازہ کے بیان میں گذرا . ۱۲ آخر
شرح منہاج ص ۱۲۸

إلى بلد آخر إلا أن يكون
بقرب مكة أو المدينة أو
بیت المقدس ولو وصی
به لم تنفذ وصيته، ونبشه
بعد دفنه للنقل وغيره
حرام إلا للضرورة بان
كان دفن بلا غسل أو
غير جهة القبلة ولم يتغير
أو وقع فيه مال أو في
ارض مخصوبة أو شوب
مخصوب لا أن دفن بلا
كفن ويكره الجلوس
عليه.

فصل: والتعزية مستحبة
ويقول في تعزية المسلم
اعظم الله اجرک و
احسن عزاک وغفر

سے زیادہ مقدار ہے، میت کا جہاں انتقال
ہو وہاں سے (دوسرے شہر میں اسکو لیجانا حرام
ہے مگر جب کہ کو کرمہ یا مدینہ منورہ یا بیت المقدس
کے قریب ہو تو وہاں لیجانا حرام نہیں) اگر میت
(دوسرے شہر میں دفن کرنیکی) وصیت کی ہو تو
وہ وصیت نافذ نہیں ہوگی دفن کرنے کے بعد
کہیں لیجانے کیلئے یا کسی اور وجہ سے میت کو
قبر سے نکالنا حرام ہے لیکن ضرورت کی وجہ سے
مثلاً بغیر غسل دیے یا قبلہ کے سوا کسی اور
جہت میں دفن کر دیا گیا ہو اور لاش
بگڑی نہ ہو یا قبر میں کوئی مال گر گیا ہو
یا غصب کی ہوئی زمینیں دفن کیا گیا ہو یا غصب
کے ہوئے کپڑے کا کفن دیا گیا ہو (بغیر کفن کے
دفن کر دیا گیا ہو تو قبر کا کھولنا جائز نہیں قبر پر بیٹھا کر کوئی

فصل: التعزیت کا بیان) تعزیت مستحب
ہے مسلمان کی تعزیت میں کہے کہ اللہ
تعالیٰ تجھے اجر عظیم عطا فرمائے اور
میرے غم کا اچھا بدلہ دے اور تیری میت

لم يتل وفي تعزية
الكافر اعظم الله اجره
وصبرك ويستجب
لجيران اهل الميت تهيئة
الطعام ويشبعهم يومهم
وليلتهم والا لحاح عليهم
في الاكل والشرب و
يحرم تهيئة الطعام
للائحات ويكره لبعضهم
من المسلمين ويكره
للعنفاء ،

فصل : ويحرم للرجل
لبس الحرير والذهب
ويحل بالفضة الخاتم
قدر مثقال ويحل
للنساء لبس انواع الحلي
من الذهب والفضة

کو بخشہ کا زر کی تعزیت میں ہے کہ
اللہ تعالیٰ تجھے بڑا اجر دے اور صبر عطا فرمائے
اہل میت کے پڑوسیوں کیلئے مستحب یہ ہے کہ
کھانا تیار کر کے ایک دن ایک رات
محب پیٹ بھر انہیں کھلائیں اور کھانے
پینے میں اصرار کریں ۔

نوحہ کرنیوالی عورتوں کے لئے
کھانا تیار کرنا حرام ہے ۔ (میت
کے گھر والوں سے اسی دن) مسلمانوں
کو خصوصاً مالداروں کو (کھانا کھانا)
مکروہ ہے ۔

فصل : سونے چاندی اور ریشم کے
استعمال کا بیان (مرد کیلئے ریشم اوسونا
پیتنا حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی ایک
مثقال کی مقدار میں حلال ہے عورتوں کیلئے
سونے چاندی کے قسم قسم کے زیور اور
جو کچھ لڑکے وغیرہ ان سے بنے گئے ہوں ان

لہ اس لئے کہ یہ مصیبت پر مذکور ہے اور مصیبت پر مذکور ہے لقولہ تعالیٰ ولا تأملوا علی الاثم
والعذران ، واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ آخر
تمہ یمن سائے چار ماہ ۱۲ آخر

وما نسیج بهما ولا يجوز
لها ما فيه اسراف
كالخلخال وزنه مائتا
مثقال وللرجل تحلیۃ
المصحف بالفضة وللمرأة
بهما وقلیل الذهب و
کثیره سواء ويحل للرجل
من الدر والياقوت
والجواهر وان كان
بعض الثوب ابریسماً و
بعضه کتاناً جاز لبسه
اذا الميكن الابریسم
غالباً ويحرم من الذهب
والفضة استعمالاً واتخاذاً
الا الممونه۔

کا پینٹا حلال ہے لیکن عورتوں کیلئے بھی
ایسا زیور وغیرہ جائز نہیں جس میں سراف
ہو جیسے دو سو مثقال کا پازیبہ مرد کیلئے
قرآن شریف کو چاندی سے مزین کرنا اور عورت
کیلئے چاندی سونے دونوں سے آرا
کرنا جائز ہے سونے کی کمی اور زیادتی
کا حکم کیا ہے مرد کیلئے موتی یا قوت
اور جواہر حلال ہیں کپڑے کا کچھ حصہ
ریشم کا ہو اور کچھ کتان کا اور ریشم
غالب ہو تو اس کا پینٹا جائز ہے
سونے چاندی کے برتن استعمال
کرنا اور بنوانا دونوں حرام
ہیں مگر جس پر سونے چاندی کا پانی چڑھایا
گیا ہو وہ حرام نہیں۔

کتاب الزکوۃ

فصل : تجب الزکوۃ
فی خمسة اشیاء احدها
فصل : (الزکوۃ کا بیان) پانچ
چیزوں میں زکوۃ فرض ہے (۱) مویشی

۱۔ ادر مثقال پچتر تولے کے مساوی ہے۔ ۱۲۔

المواشی والاشمان و
والزرع والاشمار و
عروض التجارة فاما
المواشی فيجب الزكاة
في ثلاثة اجناس منها
الابل والبقر والغنم و
شرايط وجوب الزكاة
فيها ست خصال الاسلام
والحرية والملك التام
والنصاب والحول والسوم
واما الاشمان فبشيئان
الذهب والفضة واما
الزرع فتجب الزكاة
فيها بثلاثة شرائط ان يكون
مما يزرعه آدميون ،
وان يكون مدخرا
والنصاب ، واما الثمار
فيجب الزكاة في شيئين
منها ثمرة النخل وثمر

۱۰ نقدیات (سونا چاندی) ۱۱ غنہ
۱۲ پھل ۱۳ سلمان تجارت مویشی کی
تین جنسوں میں زکوٰۃ واجب ہے ۱۴ انڈیا
۱۵ گائے ۱۶ بکری ۱۷ ان میں زکوٰۃ
واجب ہونے کی چھ شرطیں ہیں
۱۸ اسلام ۱۹ آزاد ہونا ۲۰
ملک تام ۲۱ نصاب ۲۲ اس
پر سال گزرنا ۲۳ سائہ یعنی
چرائی کا جانور ہونا ،
۲۴ تین دو چیتریں میں سونا اور
چاندی ، غلہ میں تین شرطوں کے
ساتھ زکوٰۃ واجب ہے ۔

۱۔ وہ پیداوار ایسی ہو جس کو آدمی
بوتے ہیں جیسے جو گیہوں ، مسور
وغیرہ ۲ اس کو ذخیرہ کیا جاسکے
۳ نصاب پھل کی دو ہی قسموں میں
زکوٰۃ واجب ہے ، ۴ کھجور ۵ انگور ،
کھجور اور انگور میں زکوٰۃ واجب
ہونے کی چار شرطیں ہیں ۔

الکرم و شرائط وجوب
 زکوٰۃ الثمر والکرم اربعة
 خصال الاسلام والحرية
 والملک التام والنصاب واما
 عروض التجارة فتجب الزکوٰۃ
 فيها بالشرائط المذكورة و
 نصاب الابل خمس ولا زکوٰۃ
 فی الابل حتی تبلغ خمسا
 ففيها شاة و فی عشر شاتان
 و فی خمسة عشر ثلث شياه
 و فی عشرين اربع شياه و فی
 خمس وعشرين بنت
 مخاض و فی ست و ثلاثين
 بنت لبون و فی ست و اربعين
 حقة و فی احدی و ستين
 جذعة و فی ست و سبعين

۱۔ مسلمان ہونا ۲، آزاد ہونا ۳،
 ملک تام ۴، نصاب ۵، سامان
 تجارت میں بھی انہیں مذکورہ چار
 شرطوں کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہے
 اونٹ کی نصاب پانچ اونٹ ہے
 جب تک کہ پانچ اونٹ نہ ہوں
 اس میں زکوٰۃ واجب نہیں، پانچ
 اونٹ میں ایک بکری ہے، دس
 میں دو بکریاں، پندرہ میں تین
 بکریاں بیس میں چار بکریاں،
 پچیس میں ایک بنت مخاض ہے
 چھتیس میں ایک بنت لبون ہے
 چھیالیس میں ایک حقة ہے
 اسیٹھ میں ایک جذعة ہے
 چھتر میں دو بنت لبون، اکانوے
 میں دو حقة، اور ایک سو اکیس

۱۔ دو سال کی بکری ہو یا سیڑھا ایک سال کا ہو ۱۲۔ اٹھ اونٹ کا مادہ بچہ جو ایک برس کا ہو چکا اور دوسرے برس کا ہو
 ۱۳۔ اٹھ اونٹ کا مادہ بچہ جو دو سال کا ہو چکا ہو اور تیسرے برس میں ہے۔ ۱۴۔
 ۱۵۔ وہ اونٹنی جو تین برس کی ہو چکی ہو اور چوتھے میں ہو۔ ۱۶۔ اختر
 ۱۷۔ چار سال کی اونٹنی جو پانچوں میں ہو۔ ۱۸۔

بنات لبون وفي احدى و
تسعين حقان وفي مائة
واحدى وعشرين ثلث
بنات لبون ثمة في كل
خمسین حقة .

۴

میں تین بنت لبون
پھر ہر چار میں ایک حقتہ
ہے۔

فصل اگائے کی زکوٰۃ کا بیان

اگائے کی ابتدائی نصاب تیس
گائے ہیں، تو تیس گائے میں ایک تبیع
ہے اور چالیس میں ایک منہ ہے
اور جب ساٹھ تک پہنچ جائیں تو
دو تبیع یعنی سال بھر کے دو، پچھڑے
ہیں اور جب ستر ہو جائیں تو ایک
منہ اور ایک تبیع ہے اور جب انکی تعداد اٹھائی
ہو جائے تو آیس دو منہ ہے اور جب نوے
ہو جائے تو ان میں تین تبیع ہیں اور ہر
ایک سو میں دو تبیع اور ایک منہ ہیں اور
ایک سو دس میں دو منہ اور ایک تبیع ہے اور
ایک سو بیس میں تین منہ یا چار تبیع ہیں منہ

فصل :- اول نصاب البقر
ثلثون ففيها تبیع وفي
اربعين منة فاذا بلغت
ستين ففيها تبیعان واذا
بلغت سبعين ففيها منة و
تبیع واذا بلغت ثمانين
ففيها مستان واذا بلغت
تسعين ففيها ثلث اتبعة
وفي كل مائة تبیعان
ومسنة وفي مائة وعشر
مستان وتبیع وفي مائة
وعشرين ثلثة مسنة او
اربعة اتبعة والمسنة التي

منہ یعنی سال بھر کا بھڑا زکوٰۃ میں دیا جائیگا۔ لہذا تبیع یعنی سال بھر کا بھڑا دینا ہر چہ اولیٰ کافی ہے ۱۲ (تیلوی)
منہ منہ یعنی دو سال کی بھڑا واجب ہے، منہ یعنی دو سال کا بھڑا کافی نہیں ۱۲ (تیلوی)

لها سنان والتبيع له
سنة وحكم الجواميس
كحكم البقرة وكذلك
الضأن والمعز فيه سواء
وعلى هذا القياس في كل
ثلثين بيع وفي كل اربعين
مسنة فصل: ونصاب
الغنم اربعون فيها شاة
جذعة من الضأن او ثنية
من المعز وفي مائة واحد
وعشرين شاتان وفي مائتين
واحدة ثلث شياه وفي
كل مائة شاة

فصل: والخليطان
يزكيان زكوة الواحد بسبع
شرائط ان يكون المراح

وہ پچھیا ہے جو دو سال کی ہو اور تبع ایک
سال کا پچھڑا ہے بھینس گائے کے حکم میں
ہے اسی طرح بھیڑ اور بکری زکوٰۃ میں
برابر ہیں۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے
ہر تیس گائے میں ایک تیج اور ہر چالیس
میں ایک منہ ہے۔

فصل: (بکری کی زکوٰۃ کا بیان)
بکری کی نصاب چالیس عدد ہے
چالیس بکریوں میں بھیڑ کا ایک جذعہ
یا بکری کا ایک ثنیہ اور ایک سو اکیس
میں دو بکریاں ہیں اور دو سو ایک میں تین
بکریاں اس کے بعد پھر ہر سو میں
ایک بکری ہے۔

فصل: (دو آدمیوں کے مشترک جانور کی
زکوٰۃ کا بیان) دو آدمیوں کے جانور
اپس میں خلط ہوں تو سات شرطوں کے ساتھ

لہ بھیڑ کا بچہ جو ایک سال کا ہو اور دوسرے برس میں ہو اور ایک قول ہے کہ چھ مہینے کا بچہ ۱۲ (منہاج)
کے ثنیہ بکری کا بچہ جو دو سال کا ہو چکا ہو اور تیسرے برس میں ہو اور ایک قول ہے کہ ایک سال کا ہو۔ ۱۲۔ منہاج
کے متن ابی شجاع میں ہے "و فی اربع مائۃ اربع شياه ثمر فی کل مائۃ شاة" یعنی چار سو میں
چار بکریاں ہیں پھر ہر ایک سو میں ایک بکری ہے۔ ۱۲

واحدًا والمسرح واحدًا
والراعي واحدًا والفحل
واحدًا وموضع الحلب واحدًا والحطب
واحدًا وموضع الشرب واحدًا
ونية الخليطة سنة في
الحول ،

دونوں کی زکوٰۃ ایک ہی سے دی جائیگی (۱)۔ رات
میں رہنے کی جگہ ایک ہو، جمع کرنے اور
چرنے کی جگہ ایک ہو، چرواہا ایک ہو، سنہ
ایک ہو (۵)۔ دودھ دہنے کی جگہ ایک ہو، دہنے
والا ایک ہو (۶)۔ پانی پینے کی جگہ ایک ہو ،
مسنون یہ ہر سال کے اندر ہی جانوروں کے
خلط کر نیکی نیت کر لے ،

فصل :- ونصاب الذهب
عشرون مثقالاً وفيه
ربع العشر وهي نصف
مثقال وما زاد فبحسابه ،
ونصاب الورق مائتا
درهم وفيه ربع العشر
وهو خمسة دراهم و ان
نقص حبة لم تجب و
فيما زاد فبحسابه ذلك
ولا تجب الزكوة في

فصل :- سونے چاندی اور پھلوں کی
زکوٰۃ کا بیان) سونے کی نصاب سیس
مثقال ہے اور اس میں زکوٰۃ ربع
عشر (چالیسواں حصہ) یعنی آدھا مثقال
ہے اس سے زیادہ ہو تو اسی حساب
دیں۔ چاندی کی نصاب دو سو درہم (یعنی
سارٹھے باون تولے ہے) اور اس میں زکوٰۃ
ربع عشر (چالیسواں حصہ) یعنی پانچ درہم
ہے اگر دو سو درہم سے کچھ بھی کم ہو تو اس میں
زکوٰۃ واجب نہیں اور اس سے زیادہ ہو تو

یعنی دو آدمیوں کے جانور مشترک ہوں تو دونوں کی مجموعی تعداد پر ایک شخص کے جانور کی طرح زکوٰۃ دیکھائیے
مثلاً دو آدمیوں چالیس بکریاں آپس میں خلط ہوں تو ان اسی بکریوں کی زکوٰۃ ایک ہی بکری ہے جب کہ بکریاں خلط نہ ہوں
تو ہر ایک کے ذمہ ایک ایک بکری زکوٰۃ واجب ہوتی ۱۲۔ ۱۳ یعنی سارٹھے سات تولے ۱۲

الحلی المباح ، ونصاب
 الثمار والزروع خمسة
 اوسق كالرطب والعنب
 والحنطة والشعير والتمر
 والحدس فنصابه عشرة
 اوسق بعد الجفاف و
 التنقية والوسق ستون
 صاعاً وقدرها الف و
 ستمائة رطل بالعراق
 وما زاد فبحسابه ويجب
 الزکوة فیما یسقی بماء
 السماء او السیح او القنوت
 العشر او یشرّب بعروقه
 العشر و فیما یسقی بالنضح
 او یشری ففیه نصف العشر

فصل :- ویقوم عروض

التجارة عند الحول بما

اسی حساب سے دیں۔ جو زیور جائز ہو اس
 میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ پھلوں اور غلہ کی نصف
 پانچ دس ہے اچھل اور غلہ مثلاً یہ ہیں الجوز
 انگور، گیہوں، جو، چاول، مسودان میں
 سے جو چھلکے کے ساتھ ذخیرہ کیا جاتا ہے اور
 اس کے ساتھ کھایا نہیں جاتا ہے چاول، اس کی
 نصاب سکھانے اور صاف کرنے کے بعد دس
 دس ہے اور دس ساٹھ صاع کا ہوتا ہے جو
 عراقی رطل سے ایک ہزار چھ سو رطل
 ہوئے اور جو اس نصاب سے زیادہ ہو اس
 کی زکوٰۃ اس حساب سے ہوگی۔ جو کھیت
 بادش یا بہنے والے پانی یا نالے سے سیراب
 کیا جائے اس کی زکوٰۃ میں عشر (دسواں
 حصہ) واجب کیا وہ کھیت جو خود بخود سیراب ہو
 جاتا ہو اس میں بھی عشر ہے اور کئی آبپاشی ڈول
 سے یا پانی خرید کر کے کی جائے اس میں نصف عشر اپنی
 بیواں حصہ ہے۔ فصل :- (مال تجارت،

کان اور دینے کی زکوٰۃ کا بیان) سال پورا

لہ شرح منہاج ص ۱۶۱ سے جو آٹھ سو چوبیس ملکہ برابر ہے ۱۲۰ انحر

اشتریت به و یخرج من
ذلك ربع العشر اذا بلغ
النصاب وما یخرج من
المعادن من الذهب
والفضة یخرج منه ربع
العشر فی الحال وما یوجد
من الرکک اذ علی ضرب
الجاهلیة اذا کان
نصابا ففيه الخمس فی
الحال۔

فصل ۲۰: ویجب الفطر
بثلاثة اشیاء الاسلام و
غروب الشمس من آخر
شهر رمضان و وجود
الفضل عن قوته وقوت
عیاله فی یومه ولیلته
ویزکی عن نفسه وعن
تلممه نفقته من المسلمین

ہونے پر مال تجارت کی قیمت اسکے
مطابق لگائی جائے جتنے میں خریدا
گیا تھا اگر نصاب پورا ہو تو اس قیمت میں
سے ربع عشر (چالیسواں حصہ) نکالا جائے
کان سے جو سونے چاندی نکالے جاتے ہیں
ان میں سے اسی وقت چالیسواں حصہ نکالا
جائے۔ جس دینہ میں جاہلیت کے نشان
پائے جائیں اگر نصاب پورا ہو تو ان میں
اسی وقت خمس (پانچواں حصہ)
زکوٰۃ ہے۔

فصل ۲۱: (صدقہ فطر کا بیان) صدقہ
فطر تین چیزوں سے واجب ہوتا ہے،
(۱) مسلمان ہونا۔ (۲) ماہ رمضان کے
آخری دن کا سورج غروب ہونا۔ (۳)
عید کے دن اور رات میں اپنی اور اپنے
عیال کی خوراک سے کچھ فاضل ہونا۔
صدقہ فطر اپنی جانب سے اور ان مسلمان
کی طرف سے ادا کرے جن کا نفقہ اس

لے مدد اہل دینہ میں واجب زکوٰۃ کیلئے سال پورا ہونا شرط نہیں۔ بلکہ یعنی جن کا نفقہ اسکے ذمہ لازم ہے ۱۲ (۱۲ مہینہ)

صَاعًا مِنْ قُوتٍ بِلَدِهِ وَ
 قَدَرُهُ خَمْسَةُ ارطالٍ وَ
 ثَلَاثُ رَطْلٍ بِالْعِرَاقِ وَيُخْرِجُ
 السَّيِّدَ الْفَطْرَةَ مِنَ الْعَبْدِ
 الْمُنْقَطِعِ خَبْرُهُ فِي الْحَالِ
 فَلَوْ أَعْسَرَ الزَّوْجُ أَوْ كَانَ
 عَبْدًا فَعَلَى الْحُرِّ فِطْرَةٌ
 نَفْسُهَا وَعَلَى السَّيِّدِ فِطْرَةٌ
 الْأُمَّةُ وَمِنْ بَعْضِهِ حُرٌّ
 وَجِبَ عَلَيْهِ قِسْطُهُ وَمَنْ
 أَيْسَرَ بِيَعْضِ صَاعٍ لَزِمَ
 اخْرَاجُهُ وَإِنْ وَجَدَ مَا يُخْرِجُ
 عَنْ الْبَعْضِ قَدَّمَ نَفْسَهُ
 ثُمَّ زَوْجَتَهُ ثُمَّ وَلَدَهُ
 الصَّغِيرَ ثُمَّ الْأَبَ ثُمَّ الْأُمَّ
 ثُمَّ وَلَدَهُ الْكَبِيرَ وَلَوْ
 أَخْرَجَ عَنْ نَفْسِهِ مَنْ

کے ذمہ ہے (ایک آدمی کے صدقہ فطر کی مقدار
 اس شہر کے غلہ سے ایک صاع ہے۔ صاع
 کی مقدار عسراقی رطل سے پانچ رطل اور
 ایک تہائی رطل ہے۔ مالک اپنے اس غلام
 کا بھی صدقہ فطر اسی وقت ادا کرے جو غائب
 ہو اور اس کی خبر نہ ہو، اگر شوہر تنگ دست ہو یا
 غلام ہو تو آزاد عورت پر اپنا صدقہ واجب ہے مالک
 پر باندی کا صدقہ واجب ہے، جس غلام کا کچھ حصہ
 آزاد ہے اس پر اتنے حصہ کا صدقہ واجب ہے جو ایک
 صاع سے کم دینے کی قدرت رکھتا ہو اس
 پر اتنا ہی نکالنا واجب ہے اگر اس کے پاس
 اتنا مال ہے کہ بعض ہی کا صدقہ ادا کر سکتا ہے
 (ہر ایک کا ادا نہیں کر سکتا) تو پہلے اپنا صدقہ
 دے پھر (ہو سکے تو) اپنی بیوی کا پھر اپنی
 نابالغ اولاد کا پھر والد کا پھر ماں کا پھر
 بالغ اولاد کا۔ اگر اپنی جانب سے وہ غلہ جیا
 جس کا استعمال غالب ہے اور اپنے متعلقین

لے ایک صاع چار سیر و پڑھ پاؤ ایک دہیرہ ہوتا ہے۔ ۱۲ سامان آخرت ص ۲۷

لے اس کا صدقہ اس وقت تک ادا کرے جب تک کہ قاضی اجتہاد یا دلیل سے اس کی موت کا فیصلہ نہ کرے (ج ۲ قیلوی)

القوت الغالب وعن قریبہ
من الاعلیٰ جاز ولا يجوز
تبعیض الصاع ،

فصل : يجب دفع الزکوة
الی ثمانية الاصناف الذین
ذکرهم الله تعالیٰ فی
القرآن اثم الصدقات
للفقراء والمساکین
والعاملین علیہا والمؤلفه
قلوبہم فی الرقاب و
الغارمین و فی سبیل الله
وابن السبیل فریضة من
الله والله علیہم حکیم
ولا یقتصر علی اقل من
ثلاثة من کل صنف و
خمسة لا يجوز دفعها
الیہم احدثها الغنی بمال

کی طرف سے اس سے بہتر غلہ
دیا تو جائز ہے، ایک کی طرف سے
دو طرح کا غلہ دینا جائز نہیں ۔

فصل : ا مصارف زکوة کا بیان ان
آٹھ قسم کے لوگوں کو زکوة دینا واجب ہے
جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم
میں فرمایا ہے "صدقات فقراء و مساکین
کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو اس
کام پر مقرر ہیں اور وہ جن کے
قلوب کی تالیف مقصود ہے اور گرجن
چھڑانے میں اور تاوان والے کیلئے اور اللہ
کی راہ میں اور مسافر کیلئے یہ اللہ کی طرف سے
مقرر کرنا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے"
ان میں سے کسی بھی قسم کے تین افراد سے
کم پر اقتصار نہ کرے ، پانچ طرح
کے لوگوں کو زکوة دینا جائز نہیں
۱۔ مال یا ہبے جو مالدار ہو ۲۔ غلام

۱۔ یعنی اس کے ذمہ مجبور ہے اور اس نے نصف صاع مجبور اور نصف صاع گنہگار دیا تو یہ جائز نہیں (۱۴ شرح منہاج)
۲۔ اگر ان تمام قسم کے افراد مل جائیں تو ہر ایک کو دسے اور ایک قسم کے کم از کم تین افراد کو ضرور دے سوائے
عامل کے ، ۱۲ (اجلا میں)

۳۔ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب، جن کا نفقہ کسی کے ذمہ لازم ہو۔
 ۴۔ انہیں فقراء کے حصہ سے نہیں دیگا۔
 ۵۔ کافر، مالک نصاب ہونے سے پہلے زکوٰۃ دینا جائز نہیں اور سال تمام ہونے سے پہلے دینا جائز ہے ہاں دو سال قبل زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

رمضان کے شروع ہی میں صدقہ فطر ادا کر دینا جائز ہے رمضان سے پہلے جائز نہیں۔

روزہ کا بیان

فصل ۱: رویت ہلال (شعبان کے تیس دن مکمل ہونے پر یا ایک عادل شخص کی رویت رمضان کا روزہ فرض ہو جاتا ہے غلام اگرچہ عادل ہو، اس کی رویت سے اور عورت کی رویت

اوکسب والثانی العبد و الثالث بنو ہاشم و بنو عبدالمطلب و الرابع من تلزم نفقته لا یدفع الیہم بسہم الفقراء، والخامس الکافر، ولا یجوز تعجیل الزکوٰۃ علی ملک النصاب ویجوز قبل الحول ولا عن عامین ویجوز تعجیل الفطر من اول رمضان لا قبلہ،

فصل ۲: یجب صوم رمضان باستکمال شعبان ثلاثین یوما او برویۃ عدل الہلال لا برویۃ عبد ولو عدلا و امرأة و لورائی

۱۔ کہ زکوٰۃ فقراء کا حصہ ہے انہیں کو دی جائے ۱۲ اختر

۲۔ یعنی سال ابھی پورا نہ ہوا مگر نصاب مکمل ہو چکی ہو ۱۳ (شرح مہاج: ج ۱ ص ۱۲۱)

الفاسق لزومه الصوم و
 اذ اشهد واحد عند
 الحاكم في هلال رمضان
 جاز بخلاف روية هلال
 شوال فانه يثبت بشهادة
 شاهدين حريين دون
 عبيدين واذ ارؤى ببلدة
 لزم حكمه دون مسافة القصر
 ومن سافر من بلدة
 الروية الى بلدة بعيدة
 لم يرفيه يوافقهم في
 الصوم او بالعكس يعيد
 معهم وقضا يومان ان
 صام ثمانية وعشرين

سے روزہ واجب ہیں ہوتا۔ اگر فاسق نے
 چاند دیکھا تو اس پر روزہ لازم ہے اگر مسلم
 کے پاس ہلال رمضان کی گواہی ایک آدمی
 بھی دے تو جائز ہے شوال کے ہلال کے
 برخلاف کہ اس کا ثبوت دو آزاد عامل
 مردوں کی گواہی سے ہوگا۔ دو عادل
 غلام کی گواہی سے بھی ثبوت
 نہ ہوگا۔ جب کسی شہر میں چاند دیکھا جائے
 تو اس کی حکم مسافت قصر سے کم میں لازم
 ہوگا۔ جو شخص ایسے شہر سے جہاں چاند
 ہو گیا ہے کسی دور شہر کی طرف سفر کرے جہاں
 چاند نہیں ملتا ہے تو روزہ رکھنے میں اس شہر کے
 لوگوں کی موافقت کرے یا معاملہ اسکے برعکس ہو تو
 انکے ساتھ عید کرے اور اگر اسکے اٹھائیس ہی
 روزے ہوئے ہوں تو ایک روزے کی قضا کرے،

فصل :- و شروط وجوب (روزے کی شرطوں اور فضول کا بیان)

۱۔ چونکہ فاسق کی شہادت بہتر نہیں اس لیے اس کی رویت سے دوسروں پر لازم نہ ہوگا۔ ۲۔ غمو آخر القادسی
 کہ اصح یہ ہے کہ دوری اور نزدیکی کا اعتبار اختلاف مطالع سے ہوگا۔ ۳۔ (منہاج ص ۲۵)
 ۴۔ یعنی ایسے شہر سے سفر کرے جہاں عید کا چاند نہیں ہوا۔ اور ایسے دور شہر میں گیا جہاں عید کا چاند ہو
 چکا تھا تو اس شہر والوں کی طرح یہ بھی عید کرے اور ایک روزے کی قضا کرے، ۵۔ (منہاج ص ۲۵)

الصوم ثلاثة الاسلام و
البلوغ والعقل وفروض
الصوم خمسة النية بما
هي فرض ولا يضر الاكل
والشرب والجماع بعدها
ولا يجب التجديد والثاني
المساک عن الاكل و
الشرب والجماع وتعمد
القيء في اليوم

فصل :- والذي يفطر
الصوم عشرة اشياء احدها
ما وصل الى الجوف عمداً
او الحقنة من احدى
السبيلين والوطى عمداً
وانزال المني بالمباشرة
والحيض والنفاس والولادة

روزہ فرض ہونے کی شرطیں تین ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) کے فرض پانچ ہیں (۱) فرض روزے کی نیت کرنا نیت کرنے کے بعد کھانا پینا جماع کرنا منفر نہیں اور نئے سرے سے نیت کرنا ضروری نہیں (۲) دن میں کھانے سے باز رہنا (۳) پینے سے رکا رہنا (۴) جماع سے باز رہنا (۵) قصد اقی سے رکنا۔

فصل :- (روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان) روزہ توڑنے والی چیزیں دس ہیں۔ جوٹ (پیٹ یا دماغ) تک قصد کسی چیز کا ہو نچانا یا خانہ یا پیشاب کے مقام سے حقنہ لگانا قصد و طمی کرنا مباشرت کی وجہ سے منی کا انزال ہونا حیض و نفاس کا آنا ولادت مواد اللہ مرتد

۱۔ لہذا کافر نابالغ اور مجنون پر روزہ فرض نہیں ستم شرح منہاج میں ہے کہ کافر پر عدم صحت کے ساتھ واجب ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

۲۔ یعنی رات میں آئندہ دن کے روزہ کی نیت کرنا پھر کھانا پیا تو دوبارہ پھر نیت کرنے کی ضرورت نہیں ۱۲۔ آخر القادر کے مباشرت کی تید سے احتلام وغیرہ خارج ہو گئے لہذا احتلام سے اور محض سوچنے اور نظر کرنے سے انزال ہو جانے تو روزہ نہیں ٹوٹتا چھوٹے اور بڑے کیلئے سے انزال ہو تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔ ۱۲ (شرح منہاج) ص ۲۲

والردة والجنون ويبطل الصوم بالتقطير في باطن الاذن والاحليل ويفطر بالوصول الى باطن الدماغ والبطن والامعاء والمثانة بالاستعاط والاكل ولا يفطر الصوم بالاكتحال وان وجد طعمه ولا بشر المسام ووصول غبار الطريق وغريبة الدقيق والذباب الى باطنه و يعذر بابتلاع ريقه من معدنه فلو خرج عن الفم ثم رده وابتلع ريقه افطر او بل الخيط بريقه ورده الى فمه وعليه رطوبة تنفصل وابتلع ريقه افطر

ہو جانا، مجنون ہونا، کان اور اگلی شرمک کے اندر (کوئی چیز) ٹپکانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ دماغ، پیٹ، معدہ اور مثانہ کے اندر کوئی حصہ تک کوئی چیز چڑھانے یا کھانے کی وجہ سے پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سر نہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ اس کا مزہ محسوس ہو اسی طرح مسامات کے ذریعہ پانی یا تیل وغیرہ، خوف تک پہنچ جانے سے اور راستہ کا غبار آئے کا غبار اور مکھی کے اندر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، روزہ دار تھوک کو اس کے معدن ہی سے نکل لے تو معذور ہے ہاں اگر منہ سے تھوک نکل جائے پھر اس کو ٹوٹا لے اور نکل جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا یا اگر دھاگے کو اپنے تھوک سے تر کر کے منہ میں دوبارہ لے جائے اور دھاگے پر جو

اے تھوک کا معدن زبان کے نیچے ہے جہاں سے تھوک رآمد ہوتا ہے۔ معدن سے تھوک نکلا اور نکل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح اصغر یہ ہے کہ تھوک منہ میں جمع کر کے نکل لے جب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا مگر اس سے پہنچا چاہیے کیونکہ ایک ذریعہ ہے کہ تھوک منہ میں جمع کر کے نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ولا باس بالفصد والحجامة.
ولو اصاب المسافر و
المريض صائمین فلھما
الفطر لان اقام المسافر
وشفی المريض ويجب
القضاء علیھما وعلى
الحائض والنفساء

فصل : يجب الامساك
على من تعدى بالفطر
اونسى النية ولا يجب
الامساك على المسافر و
المريض والحائض و
النفساء وامساك ببقية
النهار من خواص رمضان
فلا امساك على من تعدى
يوم النذر والقضاء. ویسن
تعجيل الفطر على تمر ثم
من ماء ویسن تاخیر

رطوبة ہو وہ جدا ہو جائے اور وہ تھوک نکل لے
تو روزہ ٹوٹ جائیگا فصد کھلوانے اور کھینا لگوٹ
میں کئی حرج نہیں اگر مسافر اور مریض روزہ دا
ہوں تو روزہ توڑ سکتے ہیں۔ اور اگر مسافر نے
اقامت کر لی اور مریض اچھا ہو گیا تو انہیں روزہ
توڑنے کی اجازت نہیں مسافر اور مریض (جو روزہ
نہ کھیں) اور حیض نفاس الی پر روزے کی قضا
واجب، **فصل :** (رمضان المبارک کا
احترام اور روزے کی سنتوں کا بیان) جو
بغیر کسی غدر شرعی کے رمضان کا روزہ توڑ
دے یا نیت کرنا بھول جائے اس پر واجب
ہے کہ (دن کے بقیہ وقت میں کھانے پینے وغیرہ
سے) بچے، مسافر، مریض اور حیض نفاس والی
پر امساک (کھانے پینے وغیرہ سے بچنا) واجب
نہیں بقیہ دن کا امساک رمضان المبارک کی
خصوصیات ہے لہذا جو نذر اور قضا کے لئے
بلا وجہ توڑ دے اس پر (بقیہ دن) امساک واجب نہیں
افطار میں جلدی کرنا اور کھجور سے وہ نہ ہو تو پانی سے

السحور ما لم يقع في الشك
ويجب صون اللسان عن
الكذب والغيبة وترك
الكلام الفحش ويستحب
الغسل من الجنابة قبل
الفجر والاحتراز عن
الحجامة والقبلة وذوق
الطعام والعلك ويستحب
ان يقرأ هذا الدعاء بعد
النية، اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْقَائِمُ عَلَى
كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ، و
يستحب ان يقول عند فطر
الصوم اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ
وَعَلَى رِزْقِكَ افْطَرْتُ وَلَا
يجوز الصيام خمسة ايام
من السنة العيدين وايام

افطار کرنا سنت ہے، سحری میں اتنی تاخیر کرنا کہ
صبح ہونے کا شک ہو سنت ہے، جھوٹ اور
غیبت سے زبان کو محفوظ رکھنا اور مخشش
گولی سے باز رہنا واجب ہے۔

مستحب یہ ہے کہ جنابت کا غسل صبح صادق طلوع
ہونے سے پہلے ہی کر لے اور پھینا لگوانے
بوسہ لینے، کھانا پکھنے، جبروں کو ہلاتے ہونے
سنچے، روزہ کی نیت کرنے کے بعد اس
دعا کا پڑھنا مستحب ہے، اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَنْ
ترجمہ: اللہ ہے جس کے سوا کسی کی عبادت
نہیں آپ زندہ اور وہ قائم رکھنے والا
ہر جان کی نگہبانی اس کے ساتھ کر نیوالا
ہے جو اس جان نے کیا، روزہ افطار کرتے
وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْ
اے اللہ تیرے ہی لئے میں نے روزہ
رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔
سال کے پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنا

لے یہ وجوب من حیث الصوم نہیں ہے کہ ان کے ارتکاب سے روزہ باطل ہو جائے بلکہ روزہ دار کیلئے
من حیث الصوم ان باتوں سے بچنا مسنون ہے۔ ۱۲ (شرح منہاج ۲۵ ص ۱۲)

التشريق ويكره الصوم
يوم الشك -

فصل: يجب الكفارة
بافساد صوم يوم من رمضان
بجماع تام، ومن وطئ
في الفرج عامداً فعليه
القضاء مع الكفارة والكفارة
عتق رقبة مؤمنة سليمة
من العيوب المضرة فان
لم يجد فصيام شهرين
متتابعين فان لم يستطع
فاطعام ستين مسكينا
فان عجز استقرت في ذمته
ومن مات وعليه من

جائز نہیں عیدین (کے دو دن) ایام تشریق
(کے تین دن)۔ شک کے دن روزہ رکھنا کر دینے

فصل روزے کے کفارہ اور فدیہ
کا بیان (رمضان کے دن کا روزہ جماع
تاًم سے توڑ دینے پر کفارہ واجب ہوتا ہے،
جو جان بوجھ کر شرمگاہ میں وطی کرے اس پر
قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ کفارہ یہ
ہے کہ ایک ایسا مسلمان غلام آزاد کرے
جس میں نقصان وہ عیب ہوں۔ اگر یہ نہ ہو سکے
تو پے درپے دو مہینے روزے رکھے، اس کی
بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں
کو کھانا کھلائے،

اگر ان تمام سے وہ عاجز ہو تو اس کے ذمہ
کفارہ برقرار رہے گا۔ (جب اس کو ان میں سے

۱۔ یعنی سوال کی پہلی تاریخ اور ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور تیرہویں تاریخ کو روزہ جائز نہیں یعنی
اگر ان ایام میں روزہ رکھا جائے تو صحیح نہ ہوگا۔ ۲

۳۔ یوم شک شبان کا تیسواں دن ہے جب کہ اس کی رات میں مطلع صاف ہونے کے باوجود ہلال نظر نہ آیا ہو اور لوگ اس
کا نظر آنا پسند کرتے ہوں اور کوئی بھی اس کی گواہی نہ دے یا بچے، غلام یا قاصد و فاجر رویت ہلال کی شہادت
دیں اس دن بلا سبب نفل روزہ رکھنا اصح نزدیک صحیح نہیں ہاں جس کو اس دن روزہ رکھنے کی عادت ہو
جو جیسے کوئی شخص ہر دو شنبہ و پنج شنبہ کو روزہ رکھتا ہو اور شک کا دن اس کے روزے کا دن واقع ہو تو وہ
روزہ رکھ سکتا ہے۔ (شرح منہاج جلد ۱ ص ۱۱۱)

۴۔ جماع تام یعنی حشفہ غائب ہو جائے لہذا اگر حشفہ غائب نہیں ہوا تو اس کو جماع تام نہیں کہیں گے۔ (عمرو ۲۵)

الصيام اخرج عنه لكل
يوم مداً وللشيخ اذا عجز
من الصوم يفطر ويطعم
عن كل يوم مداً و
الحامل والمرضع اذا
خافتا على نفسيهما افطرتا
وعليهما القضاء بلا فدية
وان خافتا على ولديهما
افطرتا وعليهما القضاء و
الفدية والكفارة لكل
يوم مداً والمرريض و
المسافر سفرأ طويلاً يفطران
ويقضيان.

فصل: من فاته صوم
يوم من رمضان او نذر
او كفارة فمات قبل اتمام
القضاء فلا تدراك ولا اثم
وان مات بعد التمكن

کسی پر بھی قسدت ہو جائے تو اس کو ادا کر لیا
جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزہ ہو تو
ہر ایک دن کے بدلے میں اسکے ترکہ سے ایک مد
نکالا جائے۔ بولٹھا آدمی جب روزہ رکھنے سے
عاجز ہو جائے تو وہ روزہ نہ رکھے اور ہر ایک دن کے
بدلے میں ایک مد صدقہ کرنے حائل اور دودھ
پلانیوالی کو جب اپنی ذات کے ضرر کا خوف ہو اور
روزہ توڑ دے تو ان پر بغیر سیرہ کے صرف قضا تو
ہے، اور اگر انہیں اپنے بچے کو ضرر پہنچنے کا خطرہ
ہو اور روزہ توڑ دیں تو ان پر قضا اور فدیہ دونوں
واجب ہیں۔ ایک دن کا کفارہ ایک مد ہے
مریض اور طویل سفر کر نیوالے کیلئے روزہ نہ رکھنے
کی اجازت ہے۔

فصل: میت کی طرف سے فدیہ دینے کا بیان
رمضان کے ایک دن کا بھی روزہ یا نذر یا
کفارہ کا روزہ جس کا فوت ہو جائے اور وہ
قضا پر قساور ہونے سے پہلے ہی مر جائے
تو اس پر فوت شدہ روزے کی نہ تلائی

لے کر انگریزی تول سے گھینا ایک سیر آٹھ روپے بھر ہوتا ہے۔ مسلمان آخرت (ص ۲۱)
جس نے قضا کی طاعت رکھتے ہوئے اس میں تاخیر کی اور مر گیا۔ اس کے ترکہ سے دو مد نکالا جائے (مہاجر ص ۲)

انخرج من تركته لكل
يوم مُدًا من طعام ولو
مات قبل الامكان وعليه
صلوة واعتكاف فلا فدية
ولا اشتر

ہے اور نہ ہی کوئی گناہ اور اگر قضا پر قہر
ہونے کے بعد مرا تو ہر ایک دن کے بدلے میں اس
کے ترکہ سے ایک مُد اناج نکالا جائیگا۔ اور اگر
کوئی قدرت رکھنے سے پہلے ہی مر گیا اور اس
کے ذمہ نماز یا اعتکاف ہو تو اسپر کوئی فدیہ گناہ نہیں

اعتکاف کا بیان

فصل : والاعتكاف
مستحب في كل وقت وفي
رمضان اكدر وفي الاخير
منه افضل لطلب ليلة القدر
وارجائها ليلة الحادي
والعشرين او الثالث و
الحشرين وله شرطان النية
والمكث في المسجد ولا
يصح الاعتكاف الا في
المسجد والجامع افضل

فصل :- اعتکاف ہر وقت مستحب ہے اور
رمضان میں اس کی زیادہ تاکید ہے
اور رمضان کے اخیر عشرہ میں افضل ہے
شب قدر کی تلاش کیلئے اور اس امید کی
وجہ سے کہ شب قدر رمضان کی اکیسویں یا
تیسویں رات ہے۔ اعتکاف کیلئے دو چیزیں
شرطیں ہیں (۱) نیت (۲) مسجد میں ٹھہرنا۔ مسجد کے
علاوہ کسی اور سری جگہ اعتکاف صحیح نہیں
اور جامع مسجد میں افضل ہے، مکث
مسجد سے نہ نکلے مگر کسی غذا کی وجہ سے

۱۔ اعتکاف یہ ہے کہ مسجد میں نیت کے ساتھ ٹھہرے۔ (شرح منہاج جلد ۲ صفحہ ۱۵)
۲۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ کا رجحان اسی جانب ہے۔ ۱۲ (شرح منہاج ج ۲ صفحہ ۱۵) عورت مسجد میں نیت ہی
جگہ اعتکاف کر سکتی ہے جو اس نے گھر میں نماز پڑھنے کیلئے مقرر کر رکھی ہے یہی قول دیکھ ہے مگر قول جدید یہ ایک مسجد عورت
کا اعتکاف صحیح نہیں قول جدید پر جس عورت کو جماعت کیلئے نکلتا مکرہ ہے اسے اعتکاف کیلئے نکلتا بھی
مکرہ ہے اور جسے جماعت کیلئے نکلتا مکرہ نہیں اسے اعتکاف بھی مکرہ نہیں۔ (شرح منہاج ج ۲ صفحہ ۱۵) والشرعیٰ اعلم (شرح منہاج ج ۲ صفحہ ۱۵)

ولا يخرج من الاعتكاف
الا لعذر من حيض او
مرض لا يمكن المقام
معه ولو طرأ الحيض في
الاعتكاف وجب الخروج
وكذا الجنابة ولا يحسب
زمان الحيض والجنابة
ويبطل الاعتكاف بالوطي
وشروط المعتكف الاسلام
والعقل والنقاء عن الحيض
والجنابة والنفاس.

جیسے حیض یا ایسا مرض جس کی وجہ سے وہاں رکنا ممکن نہ ہو، اگر اعتکاف میں حیض آگیا تو مسجد سے نکلنا واجب ہے، یہی حکم جنابت کا بھی ہے۔

حیض اور جنابت کا وقت اعتکاف میں شمار نہ ہوگا، جماع کرنے سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے مبتکف کی شرطیں یہ ہیں، اسلام، عقل، حیض و نفاس اور جنابت سے پاک ہونا

حج کا بیان

فصل :- وشرائط وجوب
الحج سبع خصال الاسلام
والبلوغ والعقل والحرية
ووجود الزاد والراحلة
وتخلية الطريق يعني امن
الطريق وامكان المسير

فصل :- حج کے شرائط و ارکان اور سنن کا بیان) حج واجب ہونے کی سات شرطیں ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) آزاد ہونا (۵) زاد و راہ کا ہونا (۶) سوار کی کا ہونا (۷) راستہ کا خالی ہونا یعنی راستہ مامون ہو اور سفر کرنا ممکن ہو

لے اگر راستہ میں جان یا مال کو نقصان پہونچے کا خوف ہو اور اس راستہ کے علاوہ کوئی اور راستہ مامون نہ ہو تو حج واجب نہیں لے یعنی اتنا وقت ہو کہ سفر طے کر سکے ۱۲ ۱ شرح منہاج جلد ۱ ص ۱۲۸

و اركان الحج خمسة
 الاحرام مع النية والوقوف
 بعرفة والطواف بالبيت
 الحرام والسعي بين الصفا
 والمروة والحلق و اركان
 العمرة اربعة : الاحرام
 والطواف ، والسعي والحلق
 ونية الاحرام احرمت
 للحج ، و واجبات الحج
 غير الاركان ثلاثة الاحرام
 من التملقات و رمي
 بالحجارة بمئتي ثلاثة ايام
 والحلق ، و سائر الحج
 سابع الافراد وهو تقديم
 الحج على العمرة والتلبية
 و طواف القدوم والمبيت
 بمزدلفة ، و ركعتان
 للطواف والمبيت بمئتي و

اركان حج پانچ ہیں گداه انیت کیساتھ احرام
 باندھنا ، و قوف عرفہ و عرفات میں ٹھہرنا
 ، س ، خانہ کعبہ کا طواف کرنا ، صفا اور
 مروہ کے درمیان سعی کرنا ، ہا سر منڈانا۔
 عمرہ کے ارکان چار ہیں ، احرام ، طواف ، سعی ، سر
 منڈانا ، احرام کی نیت اس طرح کرے
 میں نے حج کیلئے احرام باندھا۔
 ارکان کے علاوہ حج کے واجبات تین
 ہیں ۔ میقات سے احرام
 باندھنا ۔ مئیں مئیں تین دن رمی
 جمار کرنا ، سر منڈانا ۔
 حج کی سنتیں سات ہیں ۔
 افراد یعنی حج کا عمرہ پر مقدم کرنا
 بسیک کرنا طواف قدوم
 مزدلفہ میں رات گزارنا ،
 طواف کی دو رکعتیں ، مئیں رات
 گزارنا اور طواف و دارع ،

۱۔ حق سے مراد سر کے بال بعد کرنا کم از کم تین بال خواہ استرے بغیر سے یا پھٹی سے و شرعیاتی اعم ، صہیح جلد ۲ صفحہ ۱۱۵
 ۲۔ حق کو واجبات میں شمار کرنا غالباً اختلاف اوقات کے بنیاد پر ہے قبول میں ہے کہ تین مرتبہ واجب کی وجہ مسئلہ و شرعیاتی

طواف الوداع، ویتجرد
عند الاحرام عن المخيط
ویتلبس الاذان والسر داہ
ابیضین،

فصل: ویحرم غلی
المحرم عشرة اشیاء لبس
المخيط وتغطية الرأس
من الرجل والوجه من
المرأة وترجیل الشعر و
تقلیم الاظفار والتطیب
وقتل الصيد وحلق الرأس
وعقد النکاح والوطی و
المباشرة بشهوة وفي جميع
ذلك الفدية الا عقد النکاح
فانه لا ینعقد ولا یفسد
الحج الا بالوطی بالفرج ولا
یخرج منه بالفساد ومن
فاته الوقوف تحلل بعمل

احرام کے وقت سٹے ہوتے کپڑے
آباد سے دستبند تہہ ہیند یا نرہ
لے، ہیند چادر اور ہ
لے،

فصل: محرمات احرام اور وہ
واجبہ کا بیان احرام والے پر وہ چیزیں
حرام ہو جاتی ہیں، سلا کپڑا پہننا، مرد
کو سر ڈھانکنا اور عورت کو منہ چھپانہ
بالوں میں کہنگی کرنا، ناخن کاٹنا، خوشبو
لگانا، شکار کرنا، سرمہ لگانا، نکاح
کرنا، جھٹا کرنا، قلم کھینچنا
شہوت سے کہ ساتھ مباشرت کرنا۔
ان میں سے نکاح کے علاوہ دیگر تمام
امور کے ارتکاب میں فدیہ ہے کیوں
کہ نکاح مہ عقد ہی نہیں ہوتا بھرا کھڑا
جج فاسد نہیں ہوتا مگر فرج میں دلی
کرنے سے۔ اور فساد واقع ہونے سے
محرم احرام سے خارج نہیں ہوتا ہے

لے جگہیں سے کوئی بل کسی مرد جاکر شرم نہان میں ہے ازالۃ الشرمین الا من ادغی وعلیٰ ادغی (۲۵ ص ۱۲)

عمرة وعليه القضاء و
والهدى، والذماء في
الاحرام خمسة احدها
الدم الواجب بترك نسك
وهو على الترتيب شاة فان
لم يجد فصيام عشرة ايام
ثلاثة في الحج وسبعة اذا
رجع الى اهله،

والثاني الدم الواجب
بالحلق فهو على التخيير
شاة او صوم ثلاثة ايام او
التصدق بثلاثة اصواع على
سنة مساكين،

والثالث الدم الواجب
بالاحصار فتحلل بالنية و
الحلق وينذبح شاة،
والرابع الدم الواجب بقتل
صيد وهو على التخيير

جس کا دقون عرفہ فوت ہو جائے وہ
عمرہ کر کے احرام کھول دے اور اس
پر قضا اور قربانی لازم ہے، احرام میں پانچ
دم ہیں (۱) وہ دم جو ترک عبادت سے
واجب ہو اس کی ترتیب یہ ہے کہ
ایک بکری ذبح کرے پھر اگر یہ نہ ہو
سکے تو دس روزے رکھے تین حج
کے دنوں میں اور سات جب اپنے گھر پہنچ جائے
۲، وہ دم جو بال جدا کرنے سے واجب
ہوتا ہے اس شخص کو اختیار ہے
کہ ایک بکری ذبح کرے یا تین دن
روزہ رکھے یا چھ مسکینوں کو تین
صاع صدقہ کرے،

۳، وہ دم جو احصار کی وجہ سے واجب
ہوتا ہے لہذا (جس کو روکا گیا ہے) وہ نیت
اور حلق کے ذریعہ احرام کھول دے اور ایک
بکری ذبح کرے، ۴، وہ دم جو شکار کرنے
سے واجب ہوتا ہے اس میں اختیار ہے کہ

ان كان الصيد مماله مثل
اخرج بالمثل من النعماء
قومه واشترى بقيمته
طعاماً فيصدق به او صام
عن كل مد يوماً وان كان
الصيد متقوماً لأمثال له
اخرج بقيمته طعاماً او صام
عن كل مد يوماً.

والخامس الدم الواجب
بالوطي وهو على الترتيب
بدنة فان لم يجدها
فبقرة فان لم يجدها فبيع
من الغنم فان لم يجدها
قوم البدنة واشترى
بقيمته طعاماً فيصدق به
فان لم يجد فصام عن
كل مد يوماً ولا يجزئه
الهدى ولا الاطعام

اگر وہ شکار مثل جانور ہے، جیسے شتر مرغ نیل
گائے ہرن وغیرہ، تو چھپائے میں سے کسی
کے مثل ذبح کرے یا جس شکار کو مارا ہے
اس کی قیمت لگائے اور اس قیمت کا غلہ
خرید کر صدقہ کر دے یا (اس قیمت کے غلہ
میں بٹھنے مد ہوں) ہر مد کے بدلہ میں ایک
روزہ رکھے، اور اگر شکار کیا ہو جانور قیمتی ہو
مثلی نہ ہو (جیسے بڑی، گویا وغیرہ) تو اس کی
قیمت کا غلہ لیکر صدقہ کر دے یا اس قیمت کے
غلہ میں بٹھنے مد ہوں) ہر مد کے بدلہ میں ایک روزہ رکھے
(۵) وہ دم جو احرام میں طمی کرنے سے واجب ہوتا ہے
اسکی ترتیب یہ ہے کہ اونٹ ذبح کرے پھر بٹھے ہو سکے
تو گائے پھر یہ نہ ہو سکے تو سات بکریاں ذبح
کرے پھر اگر یہ بھی نہ ملے تو اونٹ کی قیمت
لگائے اور اس کی قیمت کا غلہ خرید کر صدقہ
کر دے، پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اس
قیمت کے غلہ میں بٹھنے مد ہوں) ہر مد کے بدلہ میں ایک
روزہ رکھے قربانی کرنا اور غلہ صدقہ کرنا وہی کافی

۱۲ مثلاً
۱۳ یعنی شتر مرغ کے شکار میں اونٹ، نیل گائے کی شکار میں گائے اور ہرن کے شکار میں بکری ذبح کرے ۱۲ مثلاً
۱۴ اگر بڑی تول سے نکلتا ایک سیر آٹھ روپے بھر ہوتا ہے، (اسلمن آخرت ص ۱۲)

الا بالحرم ويجزئه ان
يصوم حيث شاء ولا يجوز
قتل صيد الحرم ولا قطع
شجرة الحرم للمحرم و
المحل معاً۔

فصل: وقت احرام
الحج شوال و ذوالقعدة
وعشر ليال من ذي الحجة
مع ايامها سوى يوم النحر
فلو احرم من غير وقته
انقعد عمرة وجميع
السنة وقت لها وميقاته
للحج نفس مكة لمن
هو فيها و للمتوجه من
المدينة ذوالحليفة و
بعدها عن مكة عشر
مراحل ومن مصر و
الشام والمغرب الجحفة

ہے جو حرم میں ہو (حرم سے باہر
نہیں) اور روزہ جہاں حیا ہے
رکھے کافی ہے۔ جرم کا شکار مارنا
اور اس کا درخت کاٹنا محرم اور غیر
محرم ہر ایک کیلئے ناجائز ہے

فصل: ایقات کا بیان) حج
کیلئے احرام کا وقت شوال ذوالقعدہ
اور ذوالحجۃ کی دس راتیں ہیں ان
کے دنوں کے ساتھ سوائے یوم نحر کے لہذا
اگر اس وقت کے علاوہ کبھی احرام باندھا تو
صرف عمرہ منعقد ہوگا اور عمرہ کے احرام کے
لئے پورا سال وقت ہے حج کا احرام باندھنے
کیلئے مکہ میقات ہے اس شخص کیلئے جو
مکہ میں مقیم ہے، مدینہ منورہ سے آئندہ والوں
کیلئے ذوالحلیفہ ہے اور یہ مکہ سے تقریباً
دس منزل دور ہے اور مصر
شام اور مغرب کی طرف سے
آئندہ والوں کیلئے جحفہ ہے یہ مکہ سے

۱۔ اس زمانہ میں اس جگہ کا نام ایبار علی ہے۔ ۱۲ / اختر القادری
کہ جحفہ اب بالکل معدوم سا ہو گیا ہے وہاں آبادی نہ رہی لہذا رائج سے احرام باندھتے ہیں ۱۲

و بعدھا خمسون فرسخا
ومن قہامة الیمن
یللم: ومن نجد و
نجد الحجاز قرن و
بعدہما مرحلتان ومن
المشرق ذات عرق و
بعدھا مرحلتان .

فصل: والافضل ان
یحرم من اول المیقات
و یجوز من آخرہ وین
الغسل للاحرام ولدخول
مكة وللقوف بعرفة و
مزدلفة غداة النحر و
لرہی ایام التشریق
فان عجزتیمم ویتحب
اکثار التلبیة حتی

پچاس فرسخ دور ہے، تہامہ
الیمین سے آبنوالوں کیلئے یلم
ہے۔ نجد اور نجد حجاز سے
آبنوالوں کیلئے قرن ہے۔ یہ
دونوں مکہ سے دو منزل دور
ہیں اور مشرق (عراق وغیرہ) سے
آبنوالوں کیلئے ذات عرق میقات ہے یہ
بھی مکہ سے دو منزل دور ہے۔

فصل: احرام کے سنن و مستحبات
افضل یہ ہے کہ میقات کے شروع ہی میں
احرام باندھ لے اور اس کے آخر سے بھی
جائز ہے۔ احرام کیلئے، مکہ میں داخل ہونے
کیلئے، عرفات میں وقوف کیلئے، مزدلفہ
میں وقوف کیلئے قربانی کی صبح اور ایام
تشریق میں رمی کیلئے غسل کرنا سنت
ہے، اگر غسل سے عاجز ہو تو تیمم کر لے
مستحب یہ ہے کہ جب تک احرام میں رہے بلند

لہ قبول میں ہے کہ جعفر کر منظر سے چھ منزل پر ہے ۱۲ (ج ۲ ص ۹۳)

۱۲ ہندوستان والوں کی میقات یلم کی عداوات ہے ۱۲

۱۳ بلند آواز سے کہے عورت بلند آواز نہ کرے بلکہ اتنی آواز میں کہے کہ خود سن لے، ۱۴ (شرح منہاج ص ۱۳۳)

الحائض مع رفع الصوت
 في دوام المحرام وصيغتها
 لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَكَ
 لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
 إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
 وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
 لَبَّيْكَ فَاذَا وَقَعَ بِصِرْهِ عَلَى
 بَيْتِ الْكَعْبَةِ شَرَفَهَا اللَّهُ
 تَعَالَى فَيَقْرَأُ هَذَا الدُّعَاءَ
 اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا
 وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَ
 مَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَفَهُ
 وَعَظَّمَهُ مِنْ حُجَّةٍ وَ
 اعْتَمَرَةٍ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا
 وَتَعْظِيمًا وَبَرًّا اللَّهُمَّ
 أَنْتَ مُجِيبُنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
 اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
 السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَعُودُ السَّلَامُ

آواز کے ساتھ خوب کثرت سے لبیک کہے
 یہاں تک کہ حضرات الی بھی لبیک کے
 الفاظ یہ ہیں لبیک انہ ترجمہ : میں تیرے
 پاس حاضر ہوا اے اللہ میں تیرے حضور حاضر
 ہوا تیرے حضور حاضر ہوا تیرا کوئی شریک نہیں
 میں تیرے حضور حاضر ہوا بیشک تیرا ہی
 نعمت اور ملک تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی
 شریک نہیں کہہ منظر شرفہا اللہ تعالیٰ پر جب
 نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے ، اللہم زدہذا البیت
 انہ ترجمہ : اے اللہ تو اس گھر کی شرافت
 و بزرگی و عظمت و ہیبت زیادہ کر اور اس
 کاحج و عمرہ کرنے والوں میں سے جو اسکی
 عزت و تعظیم کرے تو اس کی شرافت و
 بزرگی و تعظیم اور کمائی کو زیادہ کر ، اے
 اللہ تو ہماری دعائیں قبول کرنے والا
 ہے ، اے ہمارے رب ہمیں سلامتی
 کے ساتھ رکھ اے اللہ تو سلام ہے
 اور تجھ سے سلامتی ہے اور تیرے ہی طرف

۱۔ سراج میں لبیک کے الفاظ یہ ہیں . لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
 لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ ۛ (ج ۲ صفحہ ۳۳)

سلامتی لوٹتی ہے تو اے ہمارے رب ہم کو
سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ،

فصل للطواف بالواضحة
واجبات و سنن اما
الواجبات فستر العورة و
الطهارة عند الحدث
والخبث و اما السنن
فنية الطواف اطوف بهذا
البيت و ان يطوف ماشيا
و يستلم الحجر في اول
الطواف و يقبله و يضع
جبهته عليه فان عجز
استلم ثم اشار باليد و يقول
في اول طوافه بِسْمِ اللَّهِ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ اِيْمَانًا
بِكَ وَتَصَدِّقًا بِكِتَابِكَ وَ
وَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا
لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ

فصل ۱۰ : طواف اور صفا و مردہ کی سعی کا بیان (طواف کی تمام قسموں کیلئے واجبات و سنن ہیں۔ واجبات یہ ہیں ستر عورت، حدث اور نجاست سے پاک ہونا، نیتیں یہ ہیں نیت کرنا کہ میں اس گھر کا طواف کرتا ہوں۔ پسیدل طواف کرنا۔ پہلے طواف میں حجر اسود کو چھوئے اس کو بوسہ دے اور اس پر اپنی پیشانی رکھنے اگر (بوسہ دینے اور پیشانی رکھنے سے عاجز ہو تو) ہاتھ سے چھو کر اس کو چوم لے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو) ہاتھ سے اشارہ کر لے، پہلے طواف میں یہ کہے بسم اللہ واللہ اکبر کنز ترجمہ :- اللہ کے نام سے شروع اور اللہ بہت بڑا ہے اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیری کتاب تصدیق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ قَبَالَه
 الْبَابُ. اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا
 الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ
 حَرَمُكَ وَالْاَمَنَ اَمْنُكَ
 وَهٰذَا اَمَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ
 مِنَ النَّارِ وَيَقُولُ بِسْمِ
 الرُّكْنِ الْيَمَانِي اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا
 اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
 الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
 النَّارِ وَالِدُعَاءُ الْمَأْثُورِ اَفْضَلُ
 مِنْ قِرَاءَةِ الْغَيْرِ وَيَقُولُ
 فِي السَّعْيِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
 حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا
 وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَيَسْتَحِبُّ
 اَنْ يَتَرَقَّى عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
 قَدْرَ قَامَةِ وَيَقُولُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
 اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا
 وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا اَوْلَانَا
 لَا اِلَهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَحْدَهُ

کرتے ہوئے اور تیسرے عہد کو پورا کرتے ہوئے
 اور تیسرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے
 ہوئے نماز کعبہ کے دروازے کے سامنے یہ پڑھے
 اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اَمَقَامُ تَرْجِمہ :- اے اللہ گھر تر اگر ہے
 اور حرم تیرا حرم ہے اور امن تیری ہی امن ہے
 اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے
 رکن یمانی کے درمیان یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا
 اَمْنًا تَرْجِمہ :- اے اللہ اے ہمارے رب دنیا میں
 ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور
 جہنم کے عذاب ہمیں بچا۔ اور حدیث میں
 جو نماز موی ہے اسکا پڑھنا دوسری نمازوں
 سے افضل ہے، سنی میں یہ پڑھئے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
 تَرْجِمہ :- اے اللہ تو اسے حج مبرور کر اور گناہ
 بخش اور سعی مشکور کر۔ مستحب یہ ہے کہ صفا و
 مروہ پر قد آدم برابر چڑھے اور کہے
 اللہ اکبر اَمْر تَرْجِمہ :- اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت
 بڑا ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت دی اور حمد ہے
 اللہ کیلئے کہ اس نے ہم کو دیا اللہ کے سوا
 کوئی مہبود نہیں جو اکیلا ہے اسکی کوئی

لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ
 لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
 بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ
 عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ حَدَّثَ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا
 إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
 وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ،

کتاب البیوع

شرطه الايجاب والقبول
 والايجاب من البائع
 قوله بعتك او ملكتك
 والقبول من المشتري
 وهو قوله اشتريت او
 تملكيت او قبلت ولا يضر
 تقديم لفظ المشتري فلو

شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے اور اسی کے
 لئے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے
 اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر شے پر
 قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
 جو اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ سچا کیا
 اور اپنے بندے کی مدد کی اور کافروں کی
 جماعتوں کو تنہا اس نے شکست دی اللہ کے
 سوا کوئی معبود نہیں ہم اسی کی عبادت کرتے
 ہیں اسی کیلئے دین کو خالص کرتے ہوئے اگرچہ
 کافر ہوں

خرید و فروخت کا بیان

بیع کی شرط ایجاب اور قبول ہے
 ایجاب بیچنے والے کی طرف سے ہوتا
 ہے وہ بیچنے والا کا یہ قول ہے کہ میں نے
 تجھے بیچا یا میں نے تجھے مالک کر دیا، اور
 قبول خریدنے والے کی طرف سے ہوتا
 ہے قبول یہ ہے کہ خریدنے والا کہے
 میں نے خریدا یا میں مالک ہوا یا میں نے

لے اور اسی کے مثل جس میں صحت و صراحت ہو جیسے میں نے تجھے دیا میں نے تجھے شرک کیا میں نے تجھے بدل میں دیا میری طرف سے

قال المشتري بغيري فقال
البائع بعثك ويشترط ان
لا يطول الفصل بين
لفظيهما و ان يكون القول
موافقا في المعنى فلو قال
بعثك بمائة صحيحة فقال
بمائة منكسرة لم يصح و
شرط العاقد الرشد ويشترط
الاسلام لمن يشتري له
المصحف والحديث والعبد
المسلم ولا يصح بيع
السلاح من الحربى وللمبيع
شروط ، أحدها ان يكون
طهارة العين فلا يصح بيع
الكلب والقبحس لا يمكن تطهيره
ولودها واما ما يمكن تطهيره
كالثوب النجس يصح بيعه الثانى

قبول کیا، خریدنے والا اپنے بچنے والے سے پہلے
بولے تو بھی صحیح نہیں۔ لہذا اگر خریدنے والا
کہے مجھ کو بیچ تو اپنے بچنے والا کہے میں نے
تجھ کو بیچا اور شرط یہ ہے کہ ایجاب قبول کے
الفاظ کے درمیان فصل نہ ہو لیکن ہوا اور یہ بھی شرط
ہے کہ قبول معنی کے لحاظ سے ایجاب کے
موافق ہو لہذا اگر بائع نے کہا میں نے تم کو
ایک سو صحیح کے میں بیچا خریدار نے کہا میں نے
سو ٹوٹے ہوئے سکوں میں خرید تو بیع صحیح نہیں،
خرید و فروخت کرنا والے کا ہوشیار ہونا شرط ہے
اور اس شخص کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے جو
قرآن شریف، حدیث شریف اور مسلمان غلام خرید، حربی
کو ہتھیار فروخت کرنا صحیح نہیں ہے۔ بیع (جو
چیز بیچی اور خریدی جائے) اسکے لئے چند شرطیں
ہیں (۱) وہ پاک ہو لہذا کتے اور ایسی ناپاک
چیز کی بیع صحیح نہیں جس کا پاک کرنا ممکن نہ ہو
اگرچہ تیل ہو یا جس کا پاک کرنا ممکن ہو جیسے

لے اور اسی طرح میں راضی ہوا میں نے کیا اور ہاں کہنے سے بھی قبول ہو جائیگا۔ ۱۳ (۱) تیلو بی ج ۲ ص ۱۵۳
۲ فصل طویل یہ ہے کہ ایجاب کے بعد اتنا وقف ہو جائے کہ قبول سے روگردانی کرنا سمجھ میں آئے ۱۴ (شرح منہاج
۳ یعنی جو اپنے دین و مال کا بیع ہو، لہذا بچے اور پاگل کا عقد صحیح نہیں ہے ۱۵ (شرح منہاج ص ۱۵۵) (۲) ص ۱۲

المنفعة فلا يصح بيع الحشرات
وكل سبع لا ينتفع به
ويصح بيع الماء والتراب
وان كثر، الثالث امكان
التسليم فلا يصح بيع الضال
والمغصوب والابق الرابع
ولاية العاقد فيلغو بيع
الفضولي وهو شراء بغير
اذن مالك وشراء بعين
مال غيره، الخامس العلم
بالبيع فيبيع احد الثوبين
باطل.

فصل السلم هو بيع موصوف
في الذمة يشترط فيه مع
شروط البيع امور احدها
تسليم رأس المال في
مجلس لا عن حوالة به

نپاک کپڑا کی بیع صحیح ہے (۱) اس چیز میں نفع
ہو لہذا کپڑے کوٹے اور ایسے دندے جن سے
نفع نہ ہو انکی بیع صحیح نہیں پانی اور مٹی کی بیع
صحیح ہے اگرچہ انکی کثرت ہو (۲) وہ چیز متقدر و تسلیم
ہو ایسی بیچنے والا اس چیز پر کرنے پر قادر
ہو لہذا گم شدہ چیز مغصوب کے موئے مال اور بھل گئے
ہوئے غلام کی بیع درست نہیں (۳) عاقد کا تصرف
والا ہونا لہذا فضولی کی بیع لغو ہے بیع
فضولی یہ ہے کہ مالک کی اجازت کے بغیر
خریدنا اور اپنے غیر کے عین مال سے خریدنا،
(۵) بیع کا معلوم ہونا لہذا دو کپڑوں میں سے
ایک انبیرستین کیے (فروخت کرنا باطل ہے۔

فصل، بیع سلم کا بیان (بیع سلم یہ
ہے کہ جس چیز کو خریدا جائے وہ بائع کے
ذمہ دین ہو، بیع کی (مذکورہ) شرطوں کے ساتھ
بیع سلم میں کچھ اور شرطیں ہیں، رأس المال
(ثمن) اسی مجلس میں سپرد کر دینا اس کو

۱۔ حشرات جیسے سانپ، بکھڑا بوا، گرلا، جونی وغیرہ ۲۔ شرح منہاج ج ۲ ص ۵۵۱

۳۔ جیسے شیر، بھیریا، پتیا وغیرہ ۴۔ ان کی بیع صحیح نہیں اور وہ دندے جن میں نفع ہو جیسے بکھڑا، تیندوا، مسمی
وغیرہ انکی بیع صحیح ہے (۵) (شرح منہاج ص ۵۵۱) کہ یعنی عاقد اس چیز کا مالک یا دلیل ہو (۶) (منہاج)

وَالثَّانِي كَوْنُ الْمُسْلِمِ فِيهِ دِينَ.

وَالثَّالِثُ بَيَانُ مَوْضِعِ التَّسْلِيمِ،

وَلْيُشَارَطَ كَوْنُ الْإِجْلِ مَعْلُومًا

فَلَا يَصِحُّ التَّاجِيلُ بِالْحَصَادِ

أَوْ قَدْ وَهَرَ الْحَاجُ وَيَصِحُّ

بِالْأَشْهُرِ السَّوْمِيَّةِ وَ

يَصِحُّ بِالْعِيدِ وَالْجُمَادِيِّ

وَمُطَلَقِ الْأَشْهُرِ يَجْعَلُ عَلَى

الْعَمَلِ —

فصل فی الذبح

يَحْصُلُ كَمَالُ الزَّكَاةِ

بِأَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ أَحَدُهَا

قَطْعُ الْحَلْقُومِ،

وَالثَّانِي قَطْعُ الْمَرِيِّ

اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ

کی طرف منتقل کرنا صحیح نہیں ہے۔

(۱) مسلم فیہ (جنگی بیع ہو) اس کا دین ہونا

(۲) مسلم فیہ کے سپرد کرنے کی جگہ کو بیان کرنا

اور میعاد کا معلوم ہونا شرط ہے۔ لہذا فصل کاٹنے

یا حاجیوں کی آمد سے میعاد مقرر کرنا صحیح نہیں ہے

رومی مہینوں سے مقرر کرنا صحیح ہے۔ اسی طرح صرف

عید اور جمادی سے بھی مدت متعین کرنا صحیح ہے مہینے

جب مطلق ہوں تو چاند کے مہینے لئے جائیں گے۔

فصل (ذبح کا بیان) کامل طور پر جانور

کی زکوۃ شریعی چار چیزوں سے

حاصل ہوتی ہے۔

(۱) حلقوم کا کاٹنا۔

(۲) مری کا کاٹنا۔

سے حاجیوں کی آمد سے وقت مقرر کرنا کہ جب حجاج گرام حج سے واپس ہوں گے اس وقت بیع سپرد

کریں گے یہ درست نہیں کیوں کہ ان کی واپسی معلوم نہیں ہوتی۔ مگر اس زمرے میں تاریخ پہلے سے متعین

معلوم ہوتی ہے۔ لہذا اگر عاقدین کو حجاج گرام کی واپسی کی صحیح تاریخ وقت عقد معلوم ہو تو بیع سلم میں اس

سے مدت مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے۔ ہذا اما ظہری و العلم عندی محمودا خیر القادری

یعنی حنفی بیان کیا عبد الغفر بایں الاصحی نہیں کہا۔ اسی طرح جمادی کہا۔ جمادی الاول یا جمادی الاخری نہ کہا جب

بھی صحیح ہے۔ اور ان میں سے جو اول ہوا اس پر محمول کریں گے۔ (شرح منہاج ص ۲۳۷)

۱۲ یعنی شمسی یا قمری مہینے کی تعیین نہیں کی تو قمری مہینہ لیا جائے گا۔ ۱۲

۱۲ حلقوم وہ رگ جس سے سانس آتی جاتی ہے جو خلق سے پھڑے کو جاتی ہے اسے زفرہ کہتے ہیں ۱۲

۱۲ مری وہ رگ جس سے کھانا پانی اترتا ہے یہ خلق سے معدہ کو جاتی ہے۔ ۱۲

والثالث قطع الود جبین
و یجزی منها الشیطان و
هو قطع الحلقوم والمرئ
و شرط الذابح ان یکون
مسلمًا وتحل ذبیحة المرأة
والرقیق والفاسق والحائض
والجنب والصبی ولو غیر
مميز ویکره زکوة
الاعمی والبصیر فی الظلمة
و یتحب تحدید الشفرة و
توجه الذابح والمذبح
الی القبلة وان یقول بِسْمِ اللَّهِ
اللَّهُ أَكْبَرُ الصَّلَاةُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

فصل زکوة کل حیوان

مقدور علیہ بقطع تمام

الحلقوم والمرئ

یعنی حلقوم اور مری کا کاٹنا بھی
کافی ہے اس سے جانور حلال ہو
جائیگا، ذبح کرنیوالے کا مسلمان ہونا
شرط ہے۔

عورت، غلام، فاسق، حیض والی،
جنابت والے اور بچہ اگرچہ اس کو
تمیز نہ ہو ان سب کا ذبیحہ حلال ہے
نابینا اور وہ دیکھنے والا جو تاریکی میں
ہو ان کا ذبح کرنا مکروہ ہے چھری
تیز کرنا، ذبح کرنیوالے کا اور جس
جانور کو ذبح کیا جائے اس کا قبلہ رو
ہونا اور بسم اللہ اللہ اکبر والصلوة
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھنا مستحب ہے۔

فصل : (ذبح کرنے کا طریقہ) ہر وہ

جانور جس پر قابو ہو اس کی ذکاة شرعی

پورا حلقوم اور مری کے کاٹنے سے

۱۲۸ حقیقہ کے نزدیک ان چار رنگوں میں سے تین کا کاٹنا کافی ہے ۱۲۸ (متن الی شہارح) مثلاً
۱۲۸ کتابی کا ذبیحہ بھی جائز ہے۔

ولا یجزئ باقیہ و یستحب
 قطع الودجین و ہما
 عرقان فی صفحتی العنق
 و ان یکون البعیر قائما
 علی ثلثة اقدام معقول
 الرکبة و ان یضجع البقرة
 والشاة لجنبہا الا یسرو یجوز
 العکس و یتروک رجلہا
 الیمنی و یشد باقی القوائم
 و یستحب فی الابل النحر و
 هو قطع اللبۃ اسفل العنق
 و فی البقرة و الغنم الذبح
 فی اعلی العنق ولو ذبحہ من
 قفاه عصی فلو قطع غیرہما
 من المقدور فاکلہ
 حرام و لو ترک منہما او
 من احدہما شیئا و ان
 قل و مات الحيوان او

ہوگی ان دونوں میں سے کچھ باقی رہ جائے
 تو زکاة نہیں ہوگی، و دجین کا
 کاٹنا مستحب ہے اور دجین گردن کے
 دونوں کنارے پر دو رگیں ہیں مستحب ہے
 کہ اونٹ تین پیروں پر کھڑا ہو اور ایک
 ٹانگہ ران ملا کر باندھ دی گئی ہو اور گائے
 بکری کو ان کے بائیں پہلو پر لٹا دیا جائے
 اور اس کے برعکس بھی جائز ہے اور گائے
 بکری وغیرہ کا دانا پر کھلا چھوڑ دیا جائے
 اور بقیہ پر باندھ دیے جائیں، اونٹ میں
 نحر کرنا مستحب ہے گلے کے نیچے سینہ کے
 بالائی حصہ کو (نیزہ وغیرہ بھونک کر) کاٹنے
 کو نحر کہتے ہیں۔ اور گائے بکری کو گردن کے
 اعلیٰ حصہ میں ذبح کرنا مستحب ہے، اگر گردی
 کی طرف سے ذبح کیا تو گنہگار ہوا، اگر ملقوم
 اور مری کے بجائے کوئی اور رگ کاٹی تو اس کا کٹنا
 حرام ہے اسی طرح ان دونوں رگوں میں سے
 یا صرف ایک میں سے کچھ حصہ اگرچہ قلیل ہو کٹنے

لے یعنی اونٹ کو ذبح کرنا اور گائے بکری کو نحر کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ (شرح منہاج مشکاۃ ج ۲ ص ۲۵)

انتہی الی حركة المذبوح
ثم قطع الباقي حرم.

فصل و شرط الذبح ان
یکون فی قطع واحد فلو

قطع البعض و رفع یده
فمیتة لم تוכל ولو

مرض شاة او بهيمة اخرى
فصارت الی ادنی الرمق

ولم یبق فیها حیوة مستقرة
فذابحت حرمت فی اصح

الوجهین وعند بعضهم
تحل ولو حرب الصيد من

کلب المسلم فعارضه مجوسی
ورد علیه فقتله کلب المسلم

حل کما لو ذبح مسلم شاة
امسکها مجوسی و یحل

ذبیحة المرأة والرقیق

سے رہ گیا اور جب انور مر گیا یا حرکت مذبح
کو پہنچ گیا پھر رگ کا بقیہ حصہ کاٹا تو حرام

فصل ۱ ذبح کر نیکی شرطوں کا بیان ذبح
کرنے کی شرط یہ ہے کہ ایک ہی دھج میں

رگوں کو کاٹے لہذا اگر کچھ رگ کاٹ کر
ہاتھ اٹھالیا تو وہ جانور مردار ہے کھانا نہ جائے

بکری یا کوئی اور جانور اتنا بیمار ہو کہ اس
میں بالکل معمولی رت رہ گئی ہو اور حیات

مستقرہ باقی نہ رہی ہو ایسی صورت میں ذبح
کیا جائے تو حلال ہے اگر بکری نہ ہرٹا پودا

کھا کر بالکل معمولی رت کو پہنچ جائے اور
ذبح کر دی جائے تو دو طریقوں میں زیادہ

صحیح یہی ہے کہ وہ حرام ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک
حلال ہے، اگر مسلمان کے کتے شکار بھاگا اور کسی

مجرسی نے اس شکار کو پھیر کر کتے کے سامنے کر دیا اور
مسلمان کے کتے نے اسے مار ڈالا تو وہ شکار حلال ہے ایسے ہی

بھی اگر کوئی مسلمان بکری کرے تو کوئی مجوسی اس

لے حرکت مذبح نہ حالت ہے جس میں بیانیہ آواز اور حرکت تمیز اضطراری ہو جاتی ہیں اور جب ان کی موت فی الحال
واقع ہوتی ہے ۱۳۔ لے حیات مستقرہ وہ حالت ہے جس میں جانور کی حرکت اختیاری ہو جانور کا ترپنا یا خون کا
گود کر نکالنا اس کی پہچان ہے۔ ۱۲ (تعلیل ج ۲ ص ۱۸)

والفاسق والحائض و
الجنب والمكره و ان
اكره المجوسى و
الاخرس الذى له اشارة
مفهومة وقيل ذبيحته
مطلقاً و لو ترك من
الحلقوم او المرى شيئاً
يسيراً ومات الحيوان فهو
ميت وكذا لو انتهى الى
حركة المذبوح فقطع
المتروك ولو ذبح
رجل بقرة او شاة او دجاجة
او غيرها فهو على اربعة
اوجه يتحرك بعد الذبح
ويخرج منه دم مسفوح او
يتحرك ولم يخرج بعد
الذبح منه دم مسفوح او
خرج منه دم مسفوح و

بکری کو پکڑ لے : عودت : غلام ذاتی
حائض : خنابت والا اور وہ مسلمان
جسے (ذبح کرنے پر) مجبور کیا گیا ہو اگرچہ
مجوسی ہی نہ ہو مجبور کیا ہو اور وہ گونگا
جس کا اشارہ سمجھ میں آئے بعض نے
کہا کوئی بھی گونگا ہو (خواہ اس کا اشارہ
سمجھ میں آئے یا نہ آئے) ان سب ذبیحہ حلال
ہے۔ اگر حلقوم یا مری کا تھوڑا سا حصہ
بھی چھوڑ دیا اور جانور مر گیا تو وہ مردار ہے
اسی طرح (جس جانور کے ذبح میں حلقوم
یا مری کا کچھ حصہ چھوڑ دیا) اور وہ حرکت
مذبح کو پہنچ گیا پھر بقیہ حصہ کاٹے (تو
وہ بھی مردار ہے) اگر کوئی شخص گائے یا
بکری یا مرغی یا کوئی دوسرا جانور ذبح کرے
تو اسکی چار صوتیں میں ذبح کے بعد وہ
جانور حرکت کرے اور اس سے بہتا خون
نکلے یا حرکت کرے اور ذبح کے بعد اس
سے بہتا خون نہ نکلے یا بہتا خون اس سے

لے حرکت مذبح وہ حالت ہے جس میں بینائی کو اثر اور حرکت اختیاری نہیں ہیں اور جانور کی موت فی الحال واقع ہوتی ہے

لم يتحرك ففي هذه الوجوه
 الثلاثة يحل لانه وجد
 علامة الحياة اما دم مسفوح
 او حركة وفي الوجه الرابع
 فهو اذ لم يتحرك ولم يخرج
 منه مسفوح لا تحل لانه لا
 يوجد فيه علامة الحياة
 ولو ذبح مشاة فاضطربت
 او عدت وماتت حلت و
 لو اكلت البهيمة نباتا
 مضرة فصارت الى اذ في
 الرمق فذبحت حرمت
 والجنين الذي يوجد ميتا
 في بطن المذكات حلال،
فصل: يحل ميتة السمك
 والجراد فلا حاجة الى
 ذبحهما وان صادهما المجوسي
 وكذا الدود المتولد

نکلے اور وہ حرکت نہ کرے تو ان صورتوں
 میں وہ حلال ہے اس لئے کہ اس میں زندگی
 کی علامت بہا خون یا حرکت پائی گئی۔ اور
 چوتھی صورت یہ ہے کہ وہ نہ حرکت کرے
 اور نہ اس سے بہتا ہوا خون نکلے تو وہ جانور
 حلال نہیں کیوں کہ اس میں زندگی کی علامت
 نہیں پائی گئی۔ اگر کسی ذبح کی تو وہ اچھلی یا بھاگی
 اور مر گئی تو حلال ہے اگر جانور کوئی نقصان
 دہ پودا کھا کر بالکل معمولی ریت کو پہنچ
 جائے اس وقت وہ ذبح کیا جائے تو
 وہ حرام ہے۔ اگر جانور
 پیٹ کا بچہ جو ذبح کئے ہوئے جانور
 کے پیٹ میں مردار پایا جائے وہ حلال ہے
فصل: (وہ جانور جو بغیر ذبح کے حلال ہے)
 مردار ٹھنڈی اور ٹھنڈی حلال ہے ان کو ذبح
 کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اگرچہ بھوسی ہی
 نے ان کا شکار کیا ہو اسی طرح وہ کھرا

لم حنفیہ کے نزدیک ذبح کئے ہوئے جانور کے پیٹ سے مردار بچہ برآمد ہو تو مردار ہے اور نہ بچہ ہے تو حلال
 کر کے کام میں لا سکتے ہیں۔ ۱۲

من الطعام كالحل والفاكمة
اذا اكل معه ولا ينبغي ان
تقطع بعض السمكة وهي
حية فان فعل وابتلعها
حية حل —

فصل وان ارسل المسلم
والمجوسي كلبين او سمينين
الى صيد فان سبق كلب
المسلم او سهمه فقتله
او انها الى حركة المذبح
حل .

وان وجد العكس او
جرحاه معا او مرتبا او
لم يزد هف احدهما او
لم يعلم ايهما قتله حرم
ويجوز الاصطياد بجوارح
الصباع والطير والكلب
والفهد

جو کھانے کی چیز مثلاً سرکہ اور پھل سے
پیدا ہوتا ہے جب اس چیز کے ساتھ کھایا جائے
تو حلال ہے۔ زندہ پھلی کا کچھ حصہ کاٹنا نہیں
چاہیے۔ پھر بھی اگر زندہ پھلی کا کوئی حصہ کاٹا
کر ٹکڑیاں تو حلال ہے۔

فصل (آلہ فزع کا بیان)
مسلمان اور مجوسی نے ایک شکار پر دو کتے یا
دو تھر چھوڑے ایسی صورت میں مسلمان کا کتیا تھر
پہلے پہنچ گیا اور اس شکار کو مار ڈالا
اس کو حرکت مذبورہ تک پہنچا دیا۔ تو
حلال ہے اور اگر اس کے برعکس ہو
یا اس شکار کو دونوں ساتھ ہی زخمی کر یا
پایکے با دیگرے زخمی کر یں مگر ان میں سے
کوئی بھی شکار کو فوراً ہلاک کرے یا یہ معلوم ہی
نہ ہو کہ ان دونوں میں سے کس نے
اس کو ہلاک کیا۔ تو وہ شکار
حرام ہے۔ شکاری درندے، پرندے
کتے درندے

۱۔ اگر اس چیز سے لگ کر کے کھایا جائے تو حرام ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ مطلقاً حرام ہے، تیسرا قول یہ ہے کہ مطلقاً
حرام ہے خواہ ساتھ میں کھایا جائے یا الگ۔ ۱۲ (افترج منہاج ص ۲۴۴)

۱۳ یعنی مکروہ ہے۔ ۱۴ (الغلیو ص ۲۴۴)

۱۵ یعنی مجوسی کا کتیا یا اس کا تھر پہلے پہنچ کر اس کو ہلاک کر دے یا حرکت مذبورہ تک پہنچا دے ۱۲

۱۶ یعنی مسلمان اور مجوسی کے دو کتے یا دو تھر ایک ساتھ شکار پر پہنچیں یا ایک کا پہلے ہی پہنچا مگر اس نے بھی
ہلاک نہیں کیا تھا کہ دوسرا بھی پہنچ گیا اور دونوں ہلاک ہو گئے کسی بھی فوراً ہلاک نہیں کیا تو شکار حرام ہے۔ ۱۲

والباز والشاهين فيحل ملجرحه
او ادر كه صاحبه ميتاً او
في حركة المذبوح ويشترط
كونها معلّمة، والمعلّمة
هو الذي يزجر بزجره و
ترسل بارساله ولا تاكل
منه، وفي جوارح الطيور
كذلك، ويحل ذبيحة
المقدور عليه بكل محدود
يجرح من حديد ونحاس
وذهب وخشب وقصب و
حجر وزجاج دون سن
وظفر، —

فصل: مسألة التفريق
بين البهيمة وولدها
بعد استغناؤه عن اللبن

باز اور شاہین سے شکار کرنا جائز ہے
لہذا جس شکار کو یہ زخمی کر دیں اور شکاری
جانور کا مالک اس شکار کو مردہ یا حرکت
مذبووح میں پائے تو وہ حلال ہے۔ شرط
یہ ہے کہ شکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں سکھایا
ہوا جانور وہ ہے جو روکنے سے رک جائے اور
چھوڑنے سے آگے بڑھے اور شکار سے کچھ
نہ کھائے، شکاری پرندوں میں بھی یہی شرط ہے
جس جانور پر قبضہ ہوا اسکو ہر ایسی دھار دار چیز
سے ذبح کرنا جائز ہے جس سے زخم پہنچایا جا
سکتا ہے وہ لوہے، تانبے، سونے، لکڑی،
بانس، ترکل، پتھر اور شیشے کی ہو دانت اور
ناخن نہ ہو۔

فصل (جانور ادا کرنے کے درمیان
تفریق کا بیان) چوپائے سے اس کے
بچے کو جدا کرنا اس وقت جائز ہے جب کہ بچہ

لے اگر اس شکار کی حرکت حرکت مذبووح سے زیادہ قوی ہے تو بغیر ذبح کے حلال ہوگا۔ ۱۲ (القیلوبی ص ۱۲)
لے یعنی شکاری پرندے کیلئے بھی یہ شرط ہے کہ وہ معلوم ہو جب شکار سے روکا جائے تو رک جائے جب اس پر بھیجا
جائے تو چلا جائے اور اس سے کچھ نہ کھائے۔ ۱۲ (مناہج ص ۱۲)
لے ناخن دانت اور ہڈی سے ذبح کرنے سے جانور حلال نہ ہوگا۔ ۱۲ (مناہج ص ۱۲)
لے یعنی دونوں زندہ ہوں اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے۔ ۱۲ (محمود آخر القادری)

جائز علی الصحيح وبہ قطع
الجمہور، قلت هذا
الوجه شاذ فی منع التفریق
بین البهیمۃ وولدها هو
فی التفریق بغیر الذبیح
واما ذبیح احدهما فحائز
بلا خلاف . والله اعلم

فصل لایجوز للمسلم
ان یهدی للكافر یوم
النیروز والماہرجان
وسائر ایام عیدہم
ولیس له ان یقبل منهم
هدیۃ فی ہذا الیام
ولا یجوز ان یبیع ویشتري
ولا یعمل شیئاً من اعمالہم
لانہ تشبہ بہم قال علیہ
السلام من تشبہ بقوم
فہو منہم

کو دودھ کی حاجت نہ رہے یہی صحیح ہے۔
اور اسی پر جمہور کا یقین ہے۔ میں کہتا ہوں
جو پائے اور اس کے بچے کے درمیان تفریق
کی ممانعت کا مذہب شاذ ہے (اور یہ اختلاف
اس صورت میں ہے) جبکہ تفریق ذبیح کے بغیر ہو
اس لئے کہ ان دونوں میں سے ایک کو ذبیح کرنا
تو بغیر کسی اختلاف کے جائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فصل (کفار کے تہوار میں شرکت کا حکم)
مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ کافر کو نیروز، ماہرجان
اور ان کے خوشی کے دیگر ایام میں تحفہ پیش کرے
اور ان دنوں میں مسلمان ان کا تحفہ قبول بھی
نہ کرے۔ اسی طرح (ان دنوں میں) خرید و
فروخت کرنا یا کوئی بھی ایسا کام کرنا جو ان
کے اعمال سے ہو جائز نہیں۔ اس لئے کہ
یہ ان کافروں سے مشابہت ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے
وہ انہیں میں سے ہے۔

۱۔ فقہ حنفی کی مشہور کتاب بہار شریعت میں ہے یوں ہی ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے
چیزیں خریدنا کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خرید لی جاتی ہیں کہ آج خریدنا
دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں۔ ۱۲ (ج ۹ ص ۱۷۲)

فصل: خص النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الواجبات بصلوة الضحی والاضحیة والوتر والتہجد والسواک وتحییر نسائه بین مفارقتہ واختیارہ واذا رغب فی نکاح امرأۃ وہی خلیہ وجب علیہا الاجابة ویعزم علی غیرہ خطبتہا و ذات زوج وجب علیہ طلاقہا واذا ادعی من فی الصلوۃ

فصل: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند خصائص (مذابہ ذیل امور کا واجب ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص ہے نماز پاشت، قربانی، وتر، تہجد، مسواک اور اپنی اندراج مطہرات کو اختیار دینا کہ وہ آپ کو اختیار کریں یا نہ کریں۔ جب آپ کسی غیر شادی شدہ عورت سے نکاح کی خواہش فرمائیں تو اس عورت پر اس کا قبول کرنا واجب ہے اور اس عورت کو یہ پیام نکاح بھیجا دوسرے پر حرام ہے اور اگر شادی شدہ عورت سے نکاح کی خواہش فرمائیں تو شوہر پر واجب ہے کہ اس

لہ قرآن امت کے قریب سنت مرکبہ ہے شرعاً منہاج میں ہے ہی سنۃ فی حقنا موکدۃ اور اس کا واجب ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے کیونکہ میں ہے واما ہو صلی اللہ علیہ وسلم فضائل واجبۃ علیہ خصوصۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم لبرائی اور برائی میں ہے ثلاث هن علی خالقن ولکن سنۃ الوتر والسواک و قیام اللیل یعنی تین چیزیں میسر لے فرض اور تہجد سے لے سنت ہیں وہ وتر، مسواک اور قیام اللیل یعنی تہجد ہیں۔ پاشت کہ نماز کا واجب ہونا بھی آپ کے خصائص سے ہے (خصائص کریں) حنفیہ کے نزدیک اس آیت کے اعتبار سے نماز پاشت کے اندراج مطہرات نے آپ سے انہی سامان سلب کے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال فرمایا تھا سامان دنیا کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لئے یہ عالم اقرس پر گراں ہوا اور آیت کریمہ نازل ہوئی:

یا ایہا النبی قل لا ذواک الک الایۃ یعنی اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیویوں سے فرمادے اگر تم دنیا اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طسرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کو چاہتی ہو تو ٹھیک اللہ نے تمہاری نیکی دایوں کیلئے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ماس میں اندراج مطہرات کو تنبیہ دی گئی کہ وہ حضور کو اختیار کریں یا اپنے نفس کو اختیار کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وجب علیہ اجابتہ و
لا یبطل الصلوة و بوجوب
المشاورة و ازالة المنکر
و مصابرة لعدو و ان کثر
و یجب قضاء دین من مات
من المسلمین معسرًا و
من المحرمات بحرمة
الصدقتین و الزکوة علی
قربیه بنی ہاشم و بنی
عبد المطلب و موالیہم و
بحرمة رفع الصوت علیہ
و ندائہ و راء الحجرات و
باسمہ و خائنة الاعین بان
یومی الی مباح علی خلاف

عورت کو طلاق دیدیے۔ اگر سرکاریہ
شخص کو بلائیں جو نماز میں نہ تو اس پر
جواب دینا ضروری ہے اور اس سے اس
کی نماز بھی باطل نہیں ہوگی۔ مشورہ کرنا بڑی
بات کو مثلاً دشمن اگرچہ زیادہ ہوں ان
پر صبر کرنا آپ پر واجب ہے۔ جو
مسلمان تنگدستی کی حالت میں مر گیا اس
کا قرض ادا کر دینا آپ پر واجب تھا۔
مندرجہ ذیل امور کا حرام ہونا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے خصائص سے ہے "صدقہ اور زکوٰۃ
آپ کے رشتہ دار بنی ہاشم بنی مطلب انکے آڑا
کردہ غلاموں پر حرام ہے آپ کے حضور آواز بلند
کرنا، دیوار کے پیچھے سے اور آپ کا نام لیکر آپ کے
پکارنا حرام ہے امر مباح کی جانب بھی چوری

۱۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص کبریٰ میں مندرجہ ذیل آیتوں سے ان دونوں حکم کا استدلال کیا ہے ،
انہی اولیٰ بالوفین من انفسہم ، ۱۔ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے) اور یا ایہا الذین امنوا استجبوا للہ
و للرسول اذا دعاکم لعایہ حییکم ، اسے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں
اس چیز کیلئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے کی ۔ ۲

۳۔ بنی ساری شریف میں ہے حضرت سید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے آواز دی میں چونکہ نماز پڑھ رہا تھا اس لیے جواب نہ دیا پھر نماز سے ناسخ ہو کر حضور کی خدمت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں
نماز پڑھ رہا تھا اس لیے مافرت ہو سکا ، حضور نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں سنا ہے یا ایہا الذین امنوا استجبوا للہ و
للسول اذا دعاکم لعایہ حییکم اسی قسم کا واقعہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے ۔ ۴

۵۔ خصائص کبریٰ میں ہے امر مباح میں آنکھ کا اشارہ علم لوگوں کیلئے جائز ہے اللہ ہر امر منوفا میں حرام ہے ۔ ۱۳

ما يظهر ويشعر به الحال
والمن يستكثر بان يعطى
شيئاً لياخذ اكثر وامساك
كارهته ونكاح الكتابية
والامة المسلمة و
التسرى بالكتابية و
تحريم زوجاته اللاتي
توفي عنهن او دخل بهن
على غيره ،

ومن المباحات بالوصال
بين الصومين واخذ
صفي المخنم من جارياة
وغيرها لنفسه وياخذ

چھے کی نگاہ سے اشارہ کرتا آپ پر حرام تھا ہاں جنگ
کے موقع پر جس سمت آپکا ارادہ ہوتا تو آپ اس کے
خلاف ظاہر فرماتے تھے ، زیادہ لینے کی نیت کسی پر
احسان کرنا بایں ملوک کوئی چیز اس لئے دینا کہ اس
سے زیادہ لیں جو عورت آپ کو ناپسند کیے اس کو روکنا
کتابیہ سے نکاح کرنا ، مسلمہ باندی سے نکاح کرنا اور
ہم خوابی کیلئے کتابیہ باندی کو مقرر کرنا ، آپکی ازواج
جو آپ کے بعد با حیات ہیں ، وہ عورتیں جو آپ کی صحبت
سے مشرف ہوئیں دوسرے پر حرام ہیں ۔

(مندرجہ ذیل امور کا مباح ہونا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے اور ذیل میں
وصال کرنا ، مال غنیمت میں سے باندی یا اس کے علاوہ
کوئی اور چیز اپنے لئے خاص کر کے لینا ، آپ جس

لے رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع واعلیٰ ہے اس لئے یہ امر آپ کیلئے منوع ہے روزہ عام لوگوں کو مسلول
ہے کہ ایک چیز اس لئے ہدیہ کی جائے کہ اس سے بہتر ملے ، واللہ تعالیٰ اعلم
کہ کتابیہ سے نکاح کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ ان ذوات مطہرات امہات المؤمنین ہوتی ہیں اور یہودی ، نصرانی عورت کا
ام المؤمنین بننا مناسب نہیں اور یہ وجہ بھی ہے کہ کافر عورت آپ کو ناپسند کریگی ، واللہ تعالیٰ اعلم
تھے قبلولین ۲۷۱ میں ہے فیجزل لہ التسری لا النکاح جس سے معلوم ہوا کہ آپ کیلئے کتابیہ سے نکاح جائز نہ تھا مگر
کتابیہ باندی سے طہرت جائز تھی ۔ خصائص کبریٰ میں ہے کہ یہی صحیح ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا مذہب ہے کہ کتابیہ باندی کے
ساتھ بھی طہرت حرام تھی ۱۲

کے رات میں انظار کئے بغیر روزے کے پیچھے روزہ رکھنا وصال ہے اور اس سے بچنے کا حکم ہے حدیث شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا کعبہ والوصال قبل فانک قال فانک لتستعفی ذلک مثلی انی ابیت عندہ فی
یطعمنی ویسقینی فاصکلو ۱ تم لوگ صوم وصال سے بچو مومن کی گئی کہ آپ وصال فرماتے ہیں ، تو فرمایا کہ تم لوگ میرے مثل
نہیں ہو میں اپنے رب کے پاس ہوں اور مجھے کھانا پینا ہے تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے ۔

طعام المحتاج و شرابه
و علیہ البذل و ان یفدیه
الشخص بمہجۃ او غیرہا
واخذ خمس الخمس من
الفی و الغنیمۃ و جعل
ارثہ صدقۃ و ان یشہد
و یقبل و یحکم لنفسہ
و ولدہ ولا ینقض وضوئہ
بالنوم۔

سے چاہیں، کھانا اور پینا بقدر ضرورت
لے کر اپنے اوپر خرچ کر سکتے ہیں،
آپ پر انسان کا اپنی جان اور دوسری
چیز کو قربان کرنا۔ فنی اور غنیمت میں
سے خمس کا پانچواں حصہ لینا (بعد از فتنا)
آپ کے ترکہ کو صدقہ کر دیا جانا، اپنے لئے
اور اپنی اولاد کیلئے گواہی دینا اس
کا قبول کرنا اور فیصلہ دیدینا اور سونے
سے آپ کے وضو شریف کا نہ ٹوٹنا۔

نکاح کا بیان

فصل: اذا عزم علی نکاح
امراۃ یستحب ان ینظر
الی وجہہا و کفہا ظہراً و
بطناً و ان لم تاذن ولہ
تکریر النظر و یحرم نظر

فصل: جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح
کا ارادہ کرے تو مستحب ہے کہ اس عورت کا چہرہ
اور اس کے ہاتھ کا ظاہر و باطن حصہ دیکھ لے اگرچہ
ا عورت دیکھنے کی اجازت نہ دے اتنی مرتبہ
دیکھنے کی حاجت ہو وہ دیکھ سکتا ہے۔

۱۔ فنی اس مال کو کہتے ہیں جو کافروں سے قتال اور ان پر حملہ کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔ اس مال کو کفار مسلمانوں کی خبر سن کر ان کے
خون سے چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں اسی طرح مرتد جو قتل کر دیا گیا ہو یا مرگیا ہو اس کا مال اور فنی کافر جو حادثہ مرگیا ہو اس کا
بھی مال فنی ہے۔ غنیمت اس کو کہتے ہیں جو قتال اور حملہ کر کے کفار سے حاصل کیا جائے۔ (شرح مہناج ۳ ص ۱۳۵)
۲۔ ان کے علاوہ منظور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت سے فصائیں ہیں جن میں حضرت علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب
الفاکس الکبریٰ میں مفصل و مدلل ذکر فرمایا ہے۔ ۱۲ / آخر

الفحل الى الاجنبية الكبيرة
ويحل خطبة الخلية عن
النكاح والعدة ويحرم الخطبة
على خطبة الغير بخير اذنه
ان علم صريح اجابة المخبر
ويستحب تقديم الخطبة
على الخطبة والعقد مثاله
ولو قال الولي اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا
شريك له واشهد ان
محمدًا عبده ورسوله
اللهم افى تائب اليك من
كل ذنب اذنبته عمداً او
خطأً سراً او علانية واتوب
اليك اللهم تقبل توبتي

نکاح وغیرہ کی غرض ہوتی، اجنبیہ عودت کی
طرف مرد کو نظر کرنا حرام ہے۔
جو عورت کسی کے نکاح یا عدت میں نہ
ہو اس کو نکاح کا پیام دینا جائز ہے۔
دوسرے کے پیام پر پیام دینا پہلے پیام
نیچے دالے کی اجازت کے بغیر حرام ہے جبکہ
(دوسرے پیام دینے والے) کو یہ معلوم ہو کہ عورت
نے پہلے پیام کے قبول کا جواب صریحاً دیا ہے۔
پیام اور عقد نکاح سے پہلے خطبہ ہونا مستحب
خطبہ کی مثال یہ ہے کہ دل کے اشہدان لا اله الا
اللہ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ترجمہ: میں گواہی
دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق
نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی
دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول
میں ہے اللہ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اس

جس کوئی عدوت قرار نہیں دے سکتا ہے حاجت ہو دیکھ سکتا ہے حاجت ہو تو دیکھنا حرام ہے۔ (تیسویں ج ۳ صفحہ ۱۲)
اے عورت نکاح کے مولیٰ سے خالی ہو تو تفریق اور تفریق دونوں طرح پیام دینا جائز ہے عورت مکتوحہ یا طلاق دہی کی عدت
میں ہو تو تفریق و تفریق دونوں طرح پیام دینا حرام اور اگر عورت طلاق دہی کے سوا کسی دوسری عدت میں ہو تو تفریق کے الفاظ میں
پیام دینا حرام اور تفریق کے الفاظ میں پیام دینا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ملف من شریعت منہاج جلد ۵ صفحہ ۱۲۳)
اے اگر عورت نے پہلے پیام کا صریحاً جواب نہ دیا ہو یا دوسرے پیام دینے والے کو پہلے پیام کا علم ہی نہ ہو یا پیام کا علم
ہو مگر علم نہ ہو کہ عورت نے پہلے پیام کے قبول کا صریحاً جواب دیا ہے تو دوسرا پیام حرام نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

واغفر خطیئتی وخطیئۃ
 والدی امنت باللہ و
 ملئکتہ وکتابہ ورسلہ
 والیوم الآخر والقدر
 خیرہ وشرہ من اللہ
 تعالیٰ والبعث بعد الموت
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بسم اللہ والحمد للہ و
 الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
 انہ خیر خلق اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم، وقال
 الزوج مثله ثم يقول
 صیغۃ العقود وهو اذا
 کان اباً یقول یا محمد
 زوجتک وانکحتک بنتی
 عائشۃ بمہرمبلغہ مائۃ
 مثقال من ذهب خالص
 مصری بوزن مہائم لہا
 مہرا ثم یقول الزوج

گناہ سے مجھے میں نے قصداً یا بھول کر پوشیدہ
 یا ظاہری طور پر کیا اور تیسری طرف رجوع
 کیا ہوں اے اللہ میری توبہ قبول فرما اور میرے
 اور میرے والدین کے گناہ بخش دے یہاں ایمان
 لایا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور
 اس کے رسولوں اور قیامت اور اللہ کی جانب سے
 خیر و شر کی تقدیر پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے
 پر اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت
 والا، اللہ کے نام سے شروع اور سب خوبیاں اللہ
 کو اور درود و سلام ہو اس کے رسول پر بیشک
 وہ اللہ کی مخلوق میں سب بہترین مٹی اللہ علیہ السلام
 اور شوہر بھی اسی طرح کہے پھر ولی الفاء
 عقد کہے مثلاً اگر ولی باپ ہو تو یوں کہے
 اے محمد میں نے تیرا نکاح اپنی بیٹی عائشہ
 سے مہر کے عوض کیا۔ خالص شہری
 سونے سے مبلغ سو مثقال مہائم کے وزن
 سے لڑکی کیلئے مہر ہے پھر دوہرا
 کہے میں نے اس نکاح کو آپ کی
 طرف سے اپنے لئے اس مہر مذکور پر

قبلت نکاحها و تزويجها
 منك لي بهذا المهر المذكور
 و رضيت به و ان كان
 الولي جدا فيقول زوجتك
 و انكحتك عائشة بنت
 قاسم بمهر يبلغه مائة
 مثقال من ذهب خالص
 مصري بوزن مكة لها
 مهرا ثم يقول الزوج قبلت
 نکاحها و تزويجها منك
 لي بهذا المهر المذكور
 و رضيت به و ان كان
 ولي الزوجة اخا فيقول
 زوجتك و انكحتك انحتي
 عائشة بمهر يبلغه مائة
 مثقال من ذهب خالص
 مصري بوزن مكة لها
 مهرا و يقول الزوج قبلت
 نکاحها و تزويجها لي منك

قبول کیا اور اسی پر راضی ہوا۔
 اور اگر ولی دادا ہو تو یوں کہے
 میں نے تیرا نکاح عائشہ بنت قاسم
 سے مہر کے عوض کیا خالص شہری
 سونے سے مبلغ سو مثقال مکہ کے
 وزن سے اس کے لئے مہر ہے پھر
 دوہا کہے، میں نے اس کا
 نکاح آپ کی طرف سے اپنے لئے
 قبول کیا اس مہر مذکور پر اور اس
 پر راضی ہوا۔
 اور اگر ولی دوہن کا بھائی
 ہو تو یوں کہے،
 میں نے تیرا نکاح اپنی بہن عائشہ
 سے مہر پر کیا، مبلغ سو مثقال
 خالص شہری سونے سے مکہ کے
 وزن سے اس کیلئے مہر ہے۔ اور
 دوہا یوں کہے میں نے اس کے نکاح
 کو اپنے لئے آپ کی جانب سے قبول
 کیا اس مہر مذکور پر، اور اس

بهذا المهر المذكور
 ورضيت به وان كان
 ولي الزوج اباً وولي الزوجة
 ايضاً اباً فيقول ولي الزوجة
 لابني الزوج زوجت وانكحت
 بنتي فلانة لك بنك فلان
 بمهر مبلغه مائة مثقال
 من ذهب خالص مصري
 بوزن مهائم لها مهراً
 فيقول ابو الزوج قبلت
 نكاحها وتزويجها منك
 لابني فلان بهذا المهر
 المذكور ورضيت به و
 ان كان الزوج صغيراً وكان
 ولي الزوج اخاً وولي الزوجة
 اباً فيقول ابو الزوج
 لاخت الزوج زوجت و
 انكحت بنتي عائشة
 لاختك فلان بمهر مبلغه

پر راضی ہوا، اور اگر دوہے کا ولی اس کا باپ ہو
 اور دوہن کا ولی بھی باپ ہو تو دوہن
 کا ولی دوہے کے باپ سے یوں کہے
 میں نے اپنی نسلان بیٹی کا نکاح تمہارے
 فلاں بیٹے سے مہر پر کیا مبلغ سو
 مثقال خالص شہری سونے سے
 مہائم کے وزن سے لڑکی کیلئے
 مہر ہے تو دوہے کا باپ کہے میں
 نے اس لڑکی کا نکاح تمہاری طرف
 سے اپنے فلاں بیٹے کیلئے اس
 مہر مذکور پر قبول کیا اور اس
 پر راضی ہوا۔ اور اگر دوہا صغیر
 (نابالغ) ہو اور اس کا ولی اس کا
 بھائی ہو اور دوہن کا ولی اس کا
 باپ ہو تو دوہن کا باپ دوہے کے بھائی
 سے کہے میں نے اپنی بیٹی عائشہ
 کا نکاح تمہارے فلاں بھائی سے
 مہر پر کیا مبلغ سو مثقال خالص

ماعة مثقال من ذهب
خالص مصري بوزن مہام
لہا مہراً فيقول اخ الزوج
قبلت نکاحها وتزويجها
منك لاني فلان بهذا
المهر المذكور ورضيت
به، وان كان ولي الزوج
جداً وولي الزوجة اباً
فيقول ابو الزوجة زوجت
وانكحت بنتي فلانة
من ابنك فلان بمهر
مبلغه كذا وكذا الى اخره
فيقول جد الزوج قبلت
نکاحها وتزويجها منك
لا بن ابني فلان بالمهر
المذكور ورضيت به و
ان كان ولي الزوجة
جداً وولي الزوج اباً فيقول
جد الزوجة زوجت

شہری سونے سے مہائم کے وزن
پر اس کیلئے مہر ہے۔ تو دوہلے کا
بھائی کہے میں نے اس لڑکی کا نکاح
تمہاری جانب سے اپنے فلاں بھائی کیلئے
اس مہر مذکور پر قبول کیا اور
اس پر راضی ہوا اور اگر دوہلے کا ولی
اس کا دادا ہو اور دوہلے کا ولی اس
کا باپ ہو تو دوہلے کا باپ کہے میں نے
اپنی فلاں بیٹی کا نکاح تمہارے
فلاں پوتے سے مہر پر کیا جو مبلغ اتنا
اتنا ہے آخر تک کہے،
تو دوہلے کا دادا کہے میں نے اس
لڑکی کا نکاح تمہاری طرف سے
اپنے فلاں پوتے کیلئے مہر مذکور پر
قبول کیا اور اس پر راضی ہوا
اور اگر دوہلے کا ولی دادا ہو اور
دوہلے کا ولی باپ ہو تو دوہلے کا
دادا کہے میں نے اپنے فلاں بیٹے کی فلاں
بیٹی کا نکاح تمہارے فلاں بیٹے

وانكحت فلانة بنت ابني
فلان من ابنك فلان
بمهر مبلغه كذا وكذا
الى اخره فيقول ابو الزوج
قبلت نكاحها وقزويجها
منك لا بني فلان بهذا
المهر المذكور ورضيت
به و ان كان جدین فيقول
جد الزوجة زوجت و
انكحت فلانة بنت ابني
فلان لابن ابنك فلان
بمهر مبلغه كذا وكذا
فيقول جد الزوج قبلت
نكاحها وقزويجها منك
لا بن ابني فلان بالمهر
المذكور ورضيت به و
ان كان الولی غیرهم
من الاولیاء من العصبۃ
فيقول زوجتك وانكحتك

سے مہر پر کیا جو مبلغ اتنا اتنا
ہے اخیر تک کہے،
تو دو لے کا باپ کہے میں نے
اس لڑکی کا نکاح تمہاری چاہ
سے اپنے فلاں بیٹے کیلئے اس
مہر مذکور پر قبول کیا اور اس پر
راضی ہوا۔ اور اگر مرد و عورت
دونوں کے ولی ان کے دادا ہوں
تو دوہن کا دادا کہے میں نے اپنے
فلاں بیٹے کی فلاں بیٹی کا نکاح یہ
فلاں پوتے سے مہر پر کیا جو مبلغ
اتنا اتنا ہے، تو دو لے کا دادا کہے
میں نے اس لڑکی کا نکاح تمہاری
طرف سے اپنے فلاں پوتے کیلئے مہر
مذکور پر قبول کیا اور اس پر راضی
ہوا۔ اور اگر ان کے علاوہ دوسرے
عصبہ رشتہ داروں میں سے ولی ہو
تویوں کہے،
فلاں بنت فلاں جس کا میں

مولتی فلانة بنت فلان
 بكذا وكذا الى اخره
 فيقول الزوج قبلت نكاحها
 وتزويجها منك لي بمهر
 كذا وكذا، وان كان
 ولي الزوجة وكيلًا فيقول
 زوجتك وانكحتك فلانة
 موكلتي بمهر مبلغه كذا
 وكذا الى اخره فيقول الزوج
 قبلت نكاحها وتزويجها
 منك لي بهذا المهر المذكور
 ورضيت به وان كان
 وكيل ابی الزوجة فيقول
 للزوج زوجتك وانكحتك
 فلانة بنت موكلی فلان
 بمهر مبلغه كذا وكذا
 الى اخره فيقول الزوج
 قبلت نكاحها وتزويجها
 منك لي بهذا المهر المذكور

ولی ہوں اس کا نکاح میں نے تم سے
 اتنے اتنے مہر پر کیا اخیر تک کہے، تو
 دولہا کہے میں نے اس لڑکی کا نکاح
 تمہاری طرف سے اپنے لئے اتنے اتنے
 مہر پر قبول کیا۔ اور اگر دولہن کا ولی
 وکیل ہو تو یوں کہے میں نے تم سے
 اپنی فلاں موکلہ کا نکاح مہر پر کیا
 جس کا مبلغ اتنا اتنا ہے اخیر تک
 کہے، تو شوہر کہے میں نے اس لڑکی
 کا نکاح تمہاری جانب سے اپنے لئے
 اس ذکر شدہ مہر پر قبول کیا اور اس
 پر راضی ہوا۔ اور اگر دولہن کے باپ کا
 وکیل ہو تو دولہے سے یوں کہے، میں
 نے اپنے فلاں موکل کی فلاں بیٹی
 کا نکاح تم سے مہر پر کیا جو مبلغ
 اتنا اتنا ہے اخیر تک کہے۔
 تو دولہا کہے میں نے اس لڑکی
 کا نکاح تمہاری طرف سے اپنے لئے
 اس مہر مذکور پر قبول کیا۔

و رضیت بہ و وکیل جد
 الزوجة يقول للزوج
 زوجتك وانكحتك فلانة
 بنت ابن موکلی فلان بمهر
 کذا وکذا فيقول الزوج
 قبلت نکاحها وقزويجها
 منك لي بهذا المهر المذكور
 ورضیت بہ۔

اور اس پر راضی ہوا۔ اور دوہن کے
 دادا کا وکیل اس طرح سے دوہلے
 سے کہے میں نے تمہارا نکاح اپنے فلاں
 موکل کی فلاں پوتی سے اتنے اتنے مہر
 پر کیا تو دوہا کہے میں نے اس لڑکی کا
 نکاح تمہاری جانب سے اپنے لئے اس
 مہر مذکور پر قبول کیا اور اس پر
 راضی ہوا۔

فصل (ارکان نکاح کا بیان)

فصل: انما یصح النکاح
 بلفظ التزویج والانکاح
 کقول الولی زوجتك
 وانکحتک ویقول الزوج
 قبلت نکاحها وقزويجها
 ولا یصح تعلیق الا یجاب

بیشک لفظ تزویج اور انکاح سے نکاح
 صحیح ہوتا ہے مثلاً ولی کا قول میں
 نے تیری تزویج کی اور تیرا نکاح
 کیا، اور دوہا کہے میں نے اس کا نکاح
 اور اس کی تزویج قبول کی ایجاب و
 قبول کی تسلیق صحیح نہیں ہے۔

۱۔ سینہ نکاح کے الفاظ کا انکاح اور تزویج سے مشتق ہونا ضروری ہے نیچے مالک بنائے یاہر کہنے کے الفاظ
 سے نکاح صحیح نہیں ہوگا ۱۲

۲۔ یعنی ایجاب و قبول کو کسی شرط پر موقوف رکھنا جائز نہیں مثلاً لڑکی کا باپ کہے اگر میری لڑکی حلق پا جائے یا اس کا شوہر
 مر جائے اور عت گزارا لے تو اس کا نکاح میں نے تم سے کرنا تو لڑکا کہے میں نے قبول کیا اس سے نکاح صحیح نہ ہوگا۔
 (شرح منہاج ج ۲ ص ۲۱)

والقبول ولا يصح النكاح
الا بحضور الشاهدين بصفة
الاسلام والحرية والذكورة
والعدالة والسمع والبصر
ولا تزوج المرأة نفسها
بحال وان اذن لها وليها
ولا غيرها ولا تقبل النكاح
لاحد وللأب والجد تزويج
البكر صغيرة او كبيرة بغير
اذنها لكن يستحب اذن
البالغة وليس لهما تزويج
الموطوءة بغير اذنها،
وان كانت الموطوءة صغيرة
انتظر بلوغها وليس لغير
الأب والجد تزويج الصغيرة
بحال ولهم تزويج البالغة
بصریح الاذن في الشبهة و

ایسے دو گواہوں کی حاضری کے بغیر نکاح
صحیح نہیں ہوتا جو اسلام (کافر نہ ہونا)، حریت
(غلام نہ ہونا)، ذکوریت (عورت و خنثی نہ ہونا)، عدالت
(فاسق نہ ہونا)، سماعت (بہرا نہ ہونا) اور
بصارت (اندھان نہ ہونا) کی صفات سے
متصف ہوں۔ عورت کسی بھی حال میں اپنا
نکاح خود نہیں کر سکتی اگرچہ اس کا ولی اس
کو اجازت دیدے اور دوسرے کا بھی نہیں کر
سکتی اور نہ ہی وہ کسی کیلئے نکاح قبول کر سکتی
ہے۔ باپ اور دادا کو اختیار ہے کہ بارگاہ
کا نکاح خواہ وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اس کی
اجازت کے بغیر کریں لیکن بالذات سے اجازت
لینا مستحب ہے موطوءہ کا نکاح اس کی اجازت
کے بغیر کرنا باپ دادا کو بھی جائز نہیں اور اگر موطوءہ
صغیرہ ہو تو اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا
جائے گا۔ باپ دادا کے سوا دوسرے کوئی شخص نا بالغ
کا نکاح کسی بھی حال میں نہیں کر سکتا خواہ

۱۔ دادا کو ولایت اجازت اس وقت حاصل ہے جب کہ باپ دھویا ہو مگر ولایت کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔ ۲۔

۳۔ حق نہیں دیا

۴۔ جس سے ولی کی گنتی ہو خواہ حلال یا حرام

۵۔ شہر نابالغ کا نکاح اس کے بلوغ سے پہلے نہیں ہو سکتا کیونکہ شبہ کے نکاح کیلئے اجازت شرط ہے۔ اذن نابالغ کو اجازت دینا

سکوت البکر۔

باکر ہوا شیبہ) دوسرے لوگ بالذکر کا نکاح کر سکتے

ہیں جبکہ شیبہ صریح طور پر اجازت دیدے اور

دبا کر سے اجازت لی جائے تو وہ سکوت کرے۔

فصل : ۱۱ (ولیار کا بیان) اولیار میں سے

(نکاح کرنے کیلئے) سب مقدم باپ ہے، پھر

دادا اور پرتک پھر حقیقی بھائی ہے پھر علاقائی بھائی

پھر حقیقی بھائی کا بیٹا پھر علاقائی بھائی کا بیٹا

پھر چچا پھر چچا کا بیٹا پھر دوسرے عصبات

وراثت کی ترتیب کے اعتبار سے، فرع

کو ولایت حاصل نہیں مگر جب کہ چچا کا

پوتا ہو یا قاضی ہو یا مولیٰ معتق ہو پھر اگر

مولیٰ معتق اور اس کے عصبات بھی نہ ہوں

تو سلطان یا اس کا نائب مثلاً قاضی

وغیرہ نکاح کر دیں۔ اور اسی طرح ولی جب

نکاح سے روک دے تو (سلطان یا اس کا نائب

نکاح کرے) یہ عضل اس وقت پایا جائیگا

جب کہ بالغہ عاقل کسی کفو کے ساتھ اپنا نکاح کرے

کیلئے اپنے ولی سے کہے اور وہ انکار کر دے۔ اگر رملی

فصل :

يقدم من الاولياء الاب

ثم ابوه وان علا ثم الاخ

لا بويين ثم لاب ثم ابنهما

كذا ثم العم ثم ابنه

كذا ثم سائر العصبات

بترتيب الارث ولا ولاية

للفرع الا ان يكون ابن ابن

عم او قاضيا او معتق فان

لم يوجد المعتق وعصباته

نروج السلطان او نائبه

كالقاضي كذلك عند عضل

الولي وانما يحصل العضل

اذا دعت به البالغة العاقلة

الى كفوفها متنع ولو عينت

كفوا واراد الاب والجد

سے وہ بھائی جو باپ میں شریک ہو ماں الگ ہو۔ ۱۲ سے مولیٰ معتق اس ملک کو کہتے ہیں جس نے غلام کو آزاد کیا۔ ۱۳

غیرہ اجیب دونہا ولا ولاية
لرقيق وصبي ومجنون و
محمجور عليه بسفه فان
كان بالا قرب بعض هذه
الصفات فالولاية لا بعد
والاغماء ان لم يدم غالباً
انتظر والعمى لا يقدح بخلاف
الفسق وان نكح بغير اذن
الولي لم يصح و اذا احرم
الولي نزع السلطان وكذا
ان غاب الاقرب مسافة
القصر وفي دونها يراجع و
اذا اجتمع اولياء في درجة
استحب ان يزوجهما فقهم
واسنهم برضاء الباقيين
فان تشاحوا اقرع بينهم

نے کسی کنو کو متین کر لیا اور باپ دادا اس کے
سوا کسی دوسرے سے کرنا چاہتے ہیں تو یہی دورا
منقول کیا جائیگا، غلام بچہ مجنون اور جس کے بیوقوفی
کی وجہ سے حجر کیا گیا ہوا انہیں ولایت حاصل نہیں
ہے اگر اولیٰ قریب میں ان میں سے کوئی صفت
ہو تو ولی العبد کو ولایت حاصل ہوگی نیز ہوگی
اگر اکثر قائم نہیں رہتی تو افاقہ کا انتظار کیا جائیگا۔
ناہیا ہونا مانع ولایت نہیں ہاں ناسا
ہونا مانع ولایت ہے، اگر ولی کی اجازت کے
بغیر نکاح ہوا تو صحیح نہیں ہے جب ولی محرم ہو تو
سلطان نکاح کرے گا۔ اور اسی طرح اگر ولی اقرب
مسافت قصر پر غائب ہو تو سلطان نکاح کرے گا
اور مسافت قصر سے کم پر غائب ہو تو اس کے
لوٹنے کا انتظار کیا جائیگا جب ایک ہی دور میں
چند اولیا جمع ہو جائیں تو مستحب یہ ہے کہ ان
میں جو بڑا فقیہ ہے اور زیادہ عمر والا ہو وہ ولی
اولیاء کی رضا سے نکاح کرے اور اگر ان میں اختلاف
ہو جائے تو ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے (اور جس کے نام قرعہ نکلے وہ نکاح کرے)

۱۔ حجر کہتے ہیں کسی کو تصرفات الیہ سے روک دینے کو ۱۲ (طیبولی ص ۱۲۹)

۲۔ جیسے اگر باپ میں ان میں سے کوئی صفت پائی گئی تو ولایت دادا کو ہے وہی نکاح کرے ۱۳

۳۔ جیسے چند بھائی یا چند بھینچا ہوں۔ ۱۴

فصل : خصال الکفاءة

منها السلامة من العيوب
 المثبتة للخيار فمن فيه
 بعضها ليس كفوا للسليمة
 ومنها النسب فالعجمي ليس
 كفوا للعربية ومنها الحربية
 فالرقيق ليس كفوا للحر
 والعتيق ليس كفوا للحر
 الاصلية ومنها العفة
 فالفاسق ليس كفوا للعفيفة
 ومنها الحرفة فاصحاب
 الحرفة الدنيئة كالكناس
 والحجام وقيم الحمام و
 الحارس والراعي ليس كفوا
 لابنة الخياط وابن الخياط
 لا يكافؤ لابنة التاجر و
 البزاز ولا هما لابنة العالم
 والقاضي

فصل : کنو کا بیان (کنو ہونے کی صفات

چند ہیں (۱) ایسے عیوب سے سالم ہونا جو تیار کو
 ثابت کرتے ہیں لہذا جس شخص میں ان عیوب میں سے
 کوئی ہو وہ ایسی عورت کا کنو نہیں جو ان عیوب سے
 سالم ہو (۲) نسب لہذا بعمی شخص عربی عورت کا کنو
 نہیں ہو سکتا (۳) حریت غلام آزاد عورت کا کنو
 نہیں ہو سکتا اور آزاد کیا ہو غلام اس عورت کا
 کنو نہیں ہو سکتا جو اصل سے آزاد ہو یہی عفت
 (پاکدامنی) لہذا فاسق مرد پاکدامن کا کنو نہیں ہے
 (۵) حریت (پیشہ) لہذا گھٹیا پیشے والے مثلاً
 جاروب کش ، حجام ، حمام کا
 منتظم ، چوکیدار اور چپردا ہا درزی
 کی لڑکی کے کنو نہیں ہیں اور درزی
 کا لڑکا تاجسر اور پارچہ فروش کی
 لڑکی کا کنو نہیں ہے اور یہ دونوں تاجر
 اور پارچہ فروش کے لڑکے (عالم اور
 قاضی کی لڑکی کے کنو نہیں ہیں۔

نو

۱۲ یعنی وہ عیوب جو کنو ہونے میں مستبر ہیں ۱۲

۱۳ جیسے جنوں جنام برص ۱۲ (۱) شرح منہاج ص ۲۷۲ ج ۳

فصل: غلام کے نکاح کا بیان، غلام کا
 نکاح اس کے مالک کی اجازت کے بغیر باطل
 ہے اور مالک کی اجازت صحیح ہے۔ او مالک
 کو غلام کے نکاح پر حق اجبار نہیں ہے ہاں اس کو
 باندی پر حق اجبار حاصل ہے خواہ باندی کیسی
 بھی ہو۔ باپ اور دادا کو حق حاصل ہے کہ زنا
 بالغ بچے کی (صغیرہ اور کبیرہ باندی کا نکاح
 کسی مصلحت کی وجہ سے کر دے جبکہ انہیں اس کے
 نکاح کی اجازت ہو۔

فصل: محرمات کا بیان، نسب اور رضاعت
 سے وہ عورتیں حرام ہیں جن کا ذکر قرآن کریم
 میں ہے تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور
 بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور
 خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں
 اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں
 دودھ پلایا، اور دودھ کی بہنیں اور
 تمہاری عورتوں کی مائیں اور ان کی
 بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں

فصل: نکاح العبد بخیر
 اذن سیدہ باطل و باذنہ
 صحیح و لیس للسید اجبارہ
 علی النکاح ولہ اجبارہا ہی
 صفة كانت وللادب والجد
 تزویج امته الصغیرة بالمصلحة
 و امته الکبیرة حیث یجوز
 لہ تزویجہا۔

فصل: ویحرم من النسب
 والرضاع التي ذکرهن
 بنص القرآن: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
 أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ
 وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ
 الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأَخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمْ
 اللَّدَنِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ
 مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ
 نِسَائِكُمْ وَرَبَائِكُمُ الرِّبِّي

۱۲ شرح منہاج ۲۳۹
 ۱۲ یعنی باندی یا الزنا یا الزنا بکرہ ہو یا شیعہ عاتکہ ہو یا مجوزہ اس کے مالک کو حق اجبار حاصل ہے
 ۱۲ شرح منہاج میں بھی کی باندی کے نکاح کیلئے اجازت کا ذکر نہیں ہاں منیہ کی باندی کیلئے ان کی اجازت فرمادی ہے ۱۲

فِي حُجُورِكُمْ مِنْ فِسَائِلِكُمْ
الَّذِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ
تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ وَحَلَالٌ أَبْنَائُكُمْ
الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ
تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ إِلَّا
مَا قَدْ سَلَفَ إِنْ أَمَّلَهُ كَانَ
عَفْوَراً وَحَيْمَاءَ وَلَا يَحْرَمُ
الْأَخُ مِنَ الرِّضَاعِ وَجَدَّةُ الْوَلَدِ
وَإِخْتُهُ مِنَ الرِّضَاعِ وَيَحْرَمُ
وَلَدُ الزَّنا عَلَيَّ الْأُمِّ دُونَ الْآبِ
وَلَا يَجُوزُ نِكَاحُ أُمِّ الْغَيْرِ
وَقَحْتُهُ حُرَّةً وَإِذَا اسْلَمَ
الزَّوْجَانِ مَعًا اسْتَمَرَ النِّكَاحُ

ان بیویوں سے جن سے تم جماع کر چکے
ہو اور اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو
ان کی بیٹیوں میں گناہ نہیں اور تمہارے
نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنوں
کا اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا بیشک اللہ
تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔
رضاعی بھائی کی حقیقی ماں اور بیٹے
کی رضاعی دادی اور اس کی رضاعی
بہن حرام نہیں ہیں۔ زنا کا لڑکا ماں
پر حرام ہے اور زنا کی لڑکی اپنے باپ پر حرام
نہیں دوسرے کی باندی سے نکاح کرنا
جائز نہیں جب کہ اس کے نکاح میں آزاد
عورت ہو۔ جب شہر اور بیوی دونوں ساتھ ہی
اسلام قبول کریں تو ان کا نکاح باقی رہتا ہے

(تجدید نکاح کی ضرورت نہیں)

۱۔ اس مسئلہ میں حنیف کا اختلاف ہے کیونکہ حنیف کے نزدیک زمانہ سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہو جاتی ہے لہذا جس عورت
سے زنا کیا اس کی ماں اور لڑکیاں زانی پر حرام ہیں یونہی وہ زانیہ محبت بھی اس شخص کے باپ دادا اور
بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔ **ہکذا فی کتب الحنفیۃ** ۱۔ **واللہ تعالیٰ اعلم** ۲
۲۔ کافر اسلام لیا اور اس کا بیوی اسلام نہیں لے آئی تو اگر وہ کتابیہ ہے تو نکاح باقی رہے گا اور بت پرست یا مجوسیہ ہے
اور دخول نہیں ہوا ہے تو ان کے درمیان فرقت ہو جائیگی اور دخول ہو چکا ہے تو اس صورت میں اگر حقیقت کے اندر اسلام
آئی تو نکاح باقی رہے گا اور حدت میں اسلام نہیں لے آئی یہاں تک کہ حدت گزر گئی تو ان کے درمیان فرقت ہو جائیگی اسی
لحاظ سے بیوی مسلمان ہو گئی اور شوہر اس کے ساتھ مسلمان نہیں ہوا تو اگر دخول نہیں ہوا ہے یا دخول ہوا ہے مگر حدت کے اندر
اسلام نہیں لیا تو فرقت ہو جائیگی **واللہ تعالیٰ اعلم** (شرح منہاج ص ۱۲ ج ۳)

عہ یعنی بیٹے کی رضاعی دادی اور بیٹے کی رضاعی بہن اس بیٹے پر تو حرام ہیں باپ پر حرام نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتاب الطلاق

فصل : یصح الطلاق من
کل زوج مکلف مختار
ولو سکران ویصح الطلاق
بلفظ الصریح بغیر نية و
بالکناية مع النية و صریحه
طلقتک و انت طالق و
مطلقة بالکناية بنحو
اطلقک و انت مطلقة و
اذ هبی و ابعدي و بترجمتها
بساثر اللغات و ان اشتھر
لفظ للطلاق مثل حلال الله
علی حرام او حرام الله علی
حلال الحق بالصریح و لو
قال انت علی حرام او حرمتک
و نوى الطلاق او الظهار

فصل : (طلاق کا بیان) ہر مکلف اور مختار
 شوہر کی طلاق صحیح ہے اگرچہ نشہ میں ہو مرتکب
 لفظ سے طلاق بغیر نیت کے واقع ہو جاتی ہے
 اور کنایہ میں نیت کے ساتھ طلاق واقع ہو جاتی
 ہے طلاق مرتکب کے الفاظ یہ ہیں میں نے تجھ کو
 طلاق دی تو طلاق الی تو مطلقہ ہے کنایہ جیسے
 میں تجھے آزاد کرتا ہوں۔ تو آزاد ہے علی حیا
 وود ہو (طلاق کے عربی الفاظ بولے) یا
 ان کا ترجمہ کسی بھی زبان میں کرے (طلاق
 واقع ہو جائیگی) اگر کوئی لفظ طلاق کیلئے
 مشہور ہو جائے جیسے اللہ کا حلال مجھ حرام ہے
 یا اللہ کا حرام مجھ پر حلال ہے تو وہ بھی مرتکب
 کے حکم میں ہے ادا اگر کہے تو مجھ پر حرام ہے
 یا میں نے تجھ کو حرام کیا اور طلاق یا ظہار کی نیت
 کی تو جو نیت ہوگی وہی واقع ہوگا۔ اگر کوئی

۱۔ صحت طلاق کیلئے شوہر کا مکلف و عفت رہنا شرط ہے لہذا نابالغ اور مجنون کی طلاق نافذ نہ ہوگی کیونکہ یہ مکلف
 نہیں اسی طرح جس کو ناحق طلاق دینے پر مجبور کیا گیا تو اگر وہ شرعی کی صورت میں مشورۃ کے نزدیک اسکی طلاق واقع نہیں ہوگی
 ۲۔ منہاج میں ہے قلت الاصح ان کنایۃ و اللہ اعلم قیلولی میں اسی قول کے تحت ہے و صوالحہ (۲۵۰-۲۵۱)

حصل ما خواه وان قال
القائل لامته انت علي
حرام او حرمتك و نسوي
العتق عتقت والا فعليه
كفارة اليمين وقوله
هذا العبد او الطعام او الثوب
علي حرام لغو ويشترط اقتران
النية باول الكناية مسندا
امته الى آخرها واسارة
الناطق بالطلاق لغو ومن
الاخر ص معتبرة في كل
عقد وحل، ولو قال
جزءك او جعضك او يدك
او شعرك او ظفرك او
دمك طالق وقع الطلاق
لا ان اشار الى ريق وعرق

شخص اپنی باندی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے
یا تجھ کو میں نے حرام کیا اور اس
کی نیت آزاد کرنیکی ہو تو وہ باندی آزاد ہو
جائے گی اور اگر آزاد کرنے کی نیت نہ ہو تو
اس پر کفارۃ یمین^{۱۱} ہے۔ اور یہ کہنا کہ یہ
غلام یا یہ کھانا یا یہ کپڑا مجھ پر حرام ہے لغو ہے۔
کنا یہ میں شرط ہے کہ اول لفظ ہی سے نیت
مقترن ہو اور وہ اپنے قصد کو کنا یہ کے آخر لفظ
تک ملائے رہے جو بولنے کی طاقت رکھتا ہو اس
کا طلاق کا اشارہ کرنا لغو ہے۔

گونگے کا اشارہ کرنا ہر عقد^{۱۲} حل میں معتبر ہے۔ اگر
کوئی کہے تیرا جز یا تیرا بعض یا تیرا ہاتھ یا تیرا بال یا
تیرا ناخن یا تیرا خون طالق ہے تو طلاق واقع
ہو جائیگی۔

اگر تھوک پسینہ اور منی کی طرف
اشارہ کرے تو طلاق واقع نہیں

۱۱۔ کفارۃ یمین یہ ہے کہ قسم کھانے والا ایک مسلمان غلام آزاد کرے یا دس سکینوں کو ہر ایک کو ایک لکھ کے حساب سے غلام دے یا ان کو
بکس دے اور ان میں سے کوئی بھی نہ ہو سکے تو تین روزے رکھے۔ ۱۲

۱۳۔ عند جیسے سچ و نکاح وغیرہ حل جیسے طلاق و عتق وغیرہ ۱۴

۱۵۔ مثلاً کہے تیرا تھوک تیرا پسینہ طالق ہے اسی طرح تیری منی تیرا دودھ طالق ہے تو طلاق نہیں پڑے گا شرع منہاں
(ج ۳، ص ۲۲۵)

و مَنى ولا يقع طلاق الا كراه
 وشروط الا كراه عدم قدرة المكره
 عن الدفع بهرب او غيره فظن
 ايقاع ما هدد به لو امتنع
 ويحصل الا كراه بتخويف
 بضرب شديد او حبس او
 اتلاف مال وفحوها ولو
 تلفظ بالطلاق وادعى الا كراه
 لم يقبل في الظاهر الاجمعية
 كالحبس والمؤكل ونحوهما
فصل : اذا علق الطلاق
 بالكل وممانه اور غيف
 فاكلت وابتقت شيئاً وان
 قل لم تطلق وينفذ الطلاق
 في مرض الموت كما يقع
 في صحته وان كتب الناطق
 الطلاق وقع وان كتب
 الناطق والاخرى اذا بلغك

ہوگی۔ اگر اہ کی صورت میں طلاق واقع
 نہیں ہوتی۔ اگر اہ کی شرطیں یہ ہیں جس
 پر جبر کیا گیا بھاگ کر یا کسی اور طریقہ سے
 دفع کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اس
 کو گمان ہو کہ (جبر کرنے والے کی بات کا) اگر
 انکار کریگا تو وہ اپنی جسمی پر عمل کر دے گا اگر اہ پایا
 جاتا ہے ضرب شدید یا قید یا مال کے نقصان وغیرہ
 کا خوف دلائے ہے اگر کوئی طلاق کے الفاظ بولے
 اور اگر اہ کا دعویٰ کرے تو ظاہر مذہب میں اس کا قول
 مقبول نہیں ہے اگر قرینہ ہو جیسے قید مؤکل وغیرہ تو طلاق
 واقع نہ ہوگی۔ **فصل (تعلیق طلاق کا بیان)**
 جب طلاق مطلق کی اناریا روٹی کھانے پر تو عورت
 نے کھالیا اور کچھ چھوڑ دیا اگرچہ محتوڑا ہی تو طلاق
 واقع نہ ہوگی۔ مرض موت میں بھی طلاق واقع
 ہو جاتی ہے جس طرح صحت میں پڑ جاتی ہے۔
 بولنے والے نے طلاق لکھی تو واقع ہو جائیگی
 اگر بولنے والے نے اوگوئے لکھا کہ جس وقت
 تیرا پاس میرا خط پہنچے تو طلاق ہے تو عورت

۱۔ جن صمد تواریخ عقل زاکر کر خوال چیز کا پنے والا گہر گہر نہیں مثلاً اگر اہ شرعی کی صورت میں سبب بی یا اسے علم نہیں تھا کہ یہ
 چیز نسا کہ ہے اور بی بی کو طلاق واقع نہ ہوگی۔ (شرح منہاج ص ۲۳۵)

کتابی فانت طالق طلقت
بوصوله اليها ومن شرب
ما يزيل العقل متعديا
نفذ طلاقه^۱ ويملك الحر
ثلاثا والعبد اثنين۔

فصل: تجب شهادة
الحسبة فيما تمحض حق
الله تعالى اوله فيه موكد
كالطلاق والعقاق والعفو
عن القصاص وبقاء العدة
وانقضائها والنسب متى
حكم الحاكم بشهادة
اثنين ثم بانا كافرين
او عديدين او صبيين او
فاسقين نقض حكمه۔

فصل: انما تجب العدة
بالوطي ولو من حبى وخصى

کے پاس اس خط کے پہنچے ہنی طلاق پڑ جائے
گی جس نے گناہ کے طور پر عقل زائل کرنے والی چیز
پی تو اس کی طلاق واقع ہے۔ آزاد
مرد تین طلاق کا مالک ہے اور غلام دو ہی
طلاق کا مالک ہے۔

فصل: گواہی کا بیان جاننے والے
کا ان امور میں گواہی دینا واجب ہے
جو خالص حق اللہ ہیں۔ اور اس میں بھی جو
اس کیلئے حق مؤکد ہے جیسے طلاق، عتاق
قصاص معاف کرنا، عدت کا باقی رہنا
عدت کا گزر جانا اور نسب، جب حاکم دومر کی
کی گواہی پر فیصلہ کرے پھر سارے ہو کہ وہ
دونوں کافر یا غلام یا نابالغ یا فاسق ہیں
تو اس کا حکم باطل ہو جائے گا۔

فصل: ائمت کا بیان ولی سے
عدت واجب ہوتی ہے اگرچہ نابالغ اور خصی

۱۔ کتب فقہ میں اولہا کہ جو ترتیب ہے اس کے لحاظ سے اس فعل کو اخیر میں ہونا چاہیے لیکن فقہ حنفی کا جو نسخہ فقہ کے پاس ہے
اس میں یہی ترتیب ہے لہذا اس میں کسی قسم کی تقدیم و تاخیر مناسب نہیں۔ ۲۔ یہ حاشیہ گزشتہ صفحہ پر لکھا گیا ہے۔
۳۔ جیسے طلاق، زکوٰۃ، روزہ وغیرہ (شرح منہاج ص ۱۲۵)
۴۔ عدت اس مدت کو کہتے ہیں جس میں عورت انتظار کرتی ہے کہ اسے علم ہو جائے کہ اس کا رحم عمل سے خالی ہے (۴) (شرح منہاج ص ۱۲۵)

وبادخال المني وان تيقن
 برأة الرحم فتعد الحرة
 بثلاثة اقراء اي اطهار
 فتعد الامة وام الولد
 والمكاتبه ومن فيها
 جزء رق بقرأين فان
 طلقت في الحيض قبل
 الجماع او بعده انقضت
 العدة بالشروع في الحيضة
 الرابعة وتعد الحرة
 الأنسة التي لم تحض
 اصلا فعدتها بثلاثة اشهر
 والامة الأنسة التي لم
 تحض فعدتها بشهر ونصف
 وشهرها ثلثون يوماً وتعد
 الحامل حرة وغيرها بوضع
 تمام حمل ولو ميتا و
 بوضع التوأمين دون
 احدهما ومتى تخلل

سے ملی ہو اور منی داخل کرنے سے بھی
 عدت واجب ہو جاتی ہے، اگرچہ رحم پاک ہو یا
 یقین ہو۔ آزاد عورت کی عدت تین طہر ہے
 باندی ام ولد، مکاتبہ، اور وہ عورت جس
 میں غلامی کا کوئی جز ہو ان سب کی عدت
 دو طہر ہے۔ اگر حیض میں جماع
 سے پہلے یا اس کے بعد طلاق دی
 گئی تو چوتھے حیض کے شروع ہونے
 پر عدت پوری ہوگی۔ آزاد آنسہ عورت
 جس کو سرے سے حیض آتا ہی نہ ہو
 اس کی عدت تین مہینے ہے اور آنسہ
 باندی جسے حیض نہ آتا ہو اس کی
 عدت دیر ۱۷ مہینے ہے اور عدت کا
 ایک مہینہ تیس دن کا ہوگا
 حاملہ عورت خواہ آزاد ہو یا کنیز اس کی
 عدت کامل طور پر وضع حمل ہے اگرچہ
 بچہ مردہ پیدا ہو۔

دونپکے ایک حمل سے ہوں تو دونوں
 کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہوگی ایک

بینہما دون ستہ اشہر
فہما قوا مان وتنقضی
بوضع مضغہ فیہا صورۃ
اولم تکن صورۃ وقالت
القوابل انہا اصل آدمی
دون علقۃ۔

فصل

تجب علی المرأة الاحداد
و هو ترک تزیین فی عداۃ
الوفاء دون الرجعیۃ و
یستحب فی البائن فیحرم
التزیین بلبس المصبوغ
وان کان خشنا ویحرم
التحلی بالذهب والفضۃ
واللؤلؤ والتطیب ودھن
الرأس والاکتحال
بالاٹمہ وبالسواد لا
للرمہ لیلاً ویمسحہ

سے نہیں۔ جب دو بچوں کے درمیان چھ بیٹے
سے کم کا وقفہ ہو تو وہ دونوں ایک محل سے
ہیں۔ مضغہ میں صورت بن گئی ہو تو اس کے خدج
ہونے سے عدت پوری ہو جائے گی یا صورت
نہ بنی ہو اور دائیوں نے کہا کہ یہ آدمی
کی اصل ہے تو اس کے بھی عدت پوری ہو جائیگی) علقہ سے
انہیں ہوگی۔

فصل، سوگ کا بیان، عدت و فوات میں
عورت پر سوگ کرنا واجب ہے سوگ کا معنی
ہے زینت (بناؤ سنگار) ترک کر لینا، طلاق
رجعی کی عدت میں سوگ نہیں، طلاق بائن کی عدت
میں سوگ کرنا مستحب ہے۔ (سوگ میں آنے
ہوئے کپڑے پہن کر زینت کرنا حرام ہے اگرچہ
موٹا کپڑا ہو۔ نیز سونے چاندی اور موتیوں
کے زیور پہننا، خوشبو لگانا، سر میں
تیل لگانا پتھر کا سرمہ اور
سیاہ سرمہ لگانا حرام ہے۔ آشوب چشم
کی وجہ سے رات کے وقت سرمہ لگانا

۱۔ دم میں جب خون گلا اٹھا ہو جاتا ہے اس کو علقہ کہتے ہیں اور جب علقہ گوشت کا تھرا بن جاتا ہے اس کو مضغہ کہتے ہیں ۲۔
۳۔ یعنی اگر بانی رہ جاتا تو صورت بن جاتی ہے ۱۲۔ (شرح منہاج ص ۱۱۳ ج ۲)

نهاراً ویجوز لها التجمد
بالفراش والاثاث والتنظيف
بغسل الرأس وقلم الاظفار
وازالة الاوساخ والامشاط
واذا انقضت العدة جاز لها
التزويج ولها الاحداد على
غير الزوج بثلاثة ايام
ويحرم الزيادة. ويجب السكنى
للمعتدة عن طلاق ولو بائناً
وعن فسخ و وفاة اولعان
ولو اعتق متولده فله ان
يزوجها من غير استبراء.
تم الكتاب بحمد الله الوهاب
كتاب مکمل ہولی بحمد اللہ الوهاب -

حرام نہیں جبکہ اس کو دن میں صفا کر دے
سوگ والی کے لئے بستر اور گھر کا سامان
آراستہ کرنا، سر دھونا، ناخن کاٹنا اور
میل کچیل دور کرنے سے صفائی ستھرائی
حاصل کرنا اور بالوں میں کنگھا کرنا جائز ہے۔
جب مدت پوری ہو جائے تو عورت کو نکاح
کرنا جائز ہے۔ شوہر کے سوا دوسرے کی
موت پر عورت کو تین دن سوگ کرنا جائز ہے
تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے۔ عدا
والی عورت کیلئے خواہ طلاق بائن کی عدت میں ہو
یا فسخ نکاح یا وفا بالعان کی عدت میں سکنی
واجب اگر کسی اپنی حاملہ باندی کو آزاد کر دیا تو اسکو
حق ہے کہ بغیر عدت گزار ہی اس سے نکاح کر لے،

۱۷ جیسے دوست، عالم، صالح، ہمسرا، آقا اور غلام کی موت پر سوگ کرنا۔ ۱۲ (قلیوب ج ۴ ص ۵۲)
۱۸ یعنی جس مکان میں وہ وقت فرقت تھی اسی مکان میں عدت گزارنی شوہر یا اسکے علاوہ کسی کو
اسکے نکلنے کا حق نہیں اور نہ ہی اسکو نکلنے کی اجازت ہے۔ ۱۳ (منہل ج ۴ ص ۵۵)
کتبہ احقر محمد اختر القادری خادم افتار بنو العلوم محمدیہ ممبئی ۲۶
تاریخ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ











